

15/17

# اخلاق نامہ

اِنَّ مِنْ جَيَارِكُمْ اَحْسَنُ اَخْلَاقًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”مؤمنوں میں سے بہترین وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔“

نصیر الدین حیدر

# اخلاق نامہ

تصیر الدین حیدر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا

مکتبہ اہلسنت  
چوک اردو بازار لاہور



## انشاب

جسے خلوص، محبت اور لگن کے ساتھ  
میں نے اسے کتاب کو ترتیب دیا ہے  
اسی خلوص اور محبت کے ساتھ

میں  
اپنی خاص کاوش کو  
بااخلاق و باکردار محمد علی قزلباشی  
(مکتبہ القریشیہ)

کے نام  
منسوب کرتا ہوں!

دعا گو:  
نصیر الدین حیدر

98243

ہملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر	عبدالحفیظ قریشی
باہتمام	محمد علی قریشی
مطبع	نیراسد پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	خرم آرٹس لاہور
سن اشاعت	1998
تعداد	600
قیمت	150 روپے

مکتبہ القریشی اردو بازار لاہور

ISBN 969-38-0193-8

# اقوال وارشادات



- اللہ تعالیٰ کے احکام
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات
- عاشق رسول حضرت اویس قرنیؓ کے اقوال
- حضرت داؤدؑ کے اقوال
- حضرت سلیمانؑ
- حضرت عیسیٰؑ
- حضرت عائشہؓ
- حضرت عمرؓ
- حضرت امام حسنؑ
- حضرت امام محمد باقرؑ
- حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
- سید علی ہجویریؒ
- حضرت ابوانقاسم نصر آبادیؒ
- حضرت باریزید بسطامیؒ
- حضرت معروف کرخیؒ
- حضرت مجدد الف ثانیؒ
- حضرت شفیق بلخیؒ
- حضرت ابو حمزہؒ
- حضرت شیخ ابوعلی محمد بن عبدالوہاب ثقفیؒ
- حضرت شیخ ابوعلی دقاقؒ
- حضرت لقمانؑ
- ابو تراب حضرت علیؑ
- حضرت ابو بکرؑ
- حضرت عثمانؑ
- حضرت امام حسینؑ
- حضرت امام جعفر صادقؑ
- حضرت حسن بصریؑ
- حضرت شیخ ابوالحسن علی بن ابراہیمؑ
- حضرت فضیلؑ
- حضرت ابوالحسن خرقانیؑ
- حضرت حسن بصریؑ
- حکیم ابوعلی (عالم معقولات)
- حضرت ابوعلی احمدؑ
- حضرت ابو بکر صدیقؑ

- حضرت ابواسحاق ابراہیم بن احمد خواصؒ
- حضرت شمشاد و منوریؒ
- حضرت شیخ ابوالحسن صالحؒ
- حضرت ابوالعباس السیاریؒ
- حضرت شیخ ابوشمان سعید بن سلامؒ
- شیخ زید الدین عطاریؒ
- حضرت امام شافعیؒ
- حکیم بوعلی سینا
- فروسی طوسی
- علامہ اقبال
- ایمان افروز واقعات (اقوال و ارتقادات)
- کنفیہ شمس
- حکیم بزرگ نهر
- کیخسرو
- سقراط
- ارسطو
- فیتا نورث
- بطلمیوس
- گرونانک
- وکٹر، سیوگو
- والیٹر
- خلیل جبران
- سینکا
- آسکرو اللہ
- حضرت معین الدین چشتیؒ
- حضرت ابوالفضل حسن مرخسیؒ
- حضرت شیخ ابوالعباس نھاوندیؒ
- مولانا جمال الدین رومیؒ
- حضرت امام غزالیؒ
- شاعر ابن یسین
- علامہ عنایت اللہ المشرقی
- قائد اعظم محمد علی جناحؒ
- ہانا تابدہ
- حکیم بزرگ نهر
- دیو جانس کلپی
- افلاطون
- جالیوس
- حکیم بقراط
- حکیم اقلیدس
- ٹیکسپر
- ماؤز سے تنگ
- ایڈلف ہٹلر - ٹینی سن
- گوٹے
- برنارڈ شا
- نیولین

- |               |              |
|---------------|--------------|
| ○ لاٹک فیلو   | ○ ملین       |
| ○ شوپہار      | ○ سڈنی فلیپ  |
| ○ ایگرسن      | ○ ٹاماس ٹائی |
| ○ برٹینڈرسل   | ○ فرینکلن    |
| ○ ہربرٹ سینسر | ○ بارٹن      |

- عورت، حسن اور محبت کے بارے میں دانشور کیا کہتے ہیں؟
- مختلف شاعروں، بزرگوں، دانشوروں اور دور اندیشوں کے اقوال اور ارشادات!







## رسد کریم نے فرمایا

- "میں وہ خدا ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں جس نے میری قضا کو تسلیم کیا اور میری بلا و مصیبت پر صبر کیا اور میری نعمتوں پر شکر ادا کیا اب اس کو اپنے پاس صدق لکھتا ہوں اور جس نے میری قضا کو تسلیم نہ کیا اور میری بلا و مصیبت پر صبر نہ کیا اور میری نعمتوں پر شکر نہ کیا۔ پس اس شخص کو چاہیے کہ وہ میرے سوا کسی اور کو تلاش کر لے۔"
- شاید تم کسی شے کو برائو متیکن حقیقت میں وہ تمہارے لیے اچھی ہو اور اسی طرح شاید تمہیں کسی شے سے محبت ہو اور وہ تمہارے لیے مضر ہو۔
- لیکن — یہ تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔
- اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بد لے۔
- لوگوں سے بے رنجی نہ کر اور زمین پر اتر کر نہ چل۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی اترنے والے شیخی خور کو پسند نہیں کرتا۔
- مسلمانو!
- تم میری یاد میں لگے رہو تاکہ میرے ہاں بھی تمہارا ذکر خیر ہوتا رہے اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔
- تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے اور وہ شخص (اپنے پیچھے کچھ) مال چھوڑنے والا ہو تو اپنے والدین اور رشتے داروں کے لیے انھان کے ساتھ وصیت کر جائے۔ یہ حکم متقیوں پر لازم ہے۔

○ اے ایمان والو!

جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے تو اسے چاہیے کہ وصیت کے وقت اپنے میں سے (یعنی مسلمان) دو معتبر آدمیوں کو گواہ کر لے اور اگر یہ صورت سفر میں پیدا ہو تو اپنے علاوہ (یعنی غیر مسلموں کو) بھی گواہ ٹھہرایا جاسکتا ہے۔

○ اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے لیے اور برائی کرو گے تو اپنے لیے۔

○ تم کو چاہیے کہ اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلائی کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

○ جب کسی قوم کی بربادی کے دن آتے ہیں تو اس کے آسودہ حال لوگ فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ اللہ کے عذاب کی زد میں آجاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو برباد کر دیتا ہے۔

○ اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر آفت نازل کرنا چاہتا ہے تو وہ آفت پلٹ نہیں سکتی اور نہ اللہ کے سوا اس قوم کا کوئی مددگار ہو سکتا ہے۔

○ نیک بندوں کی شان تو یہ ہونی چاہیے کہ اگر لغویت کے پاس سے ان کا گزر ہو تو بزرگانہ انداز سے گزر جائیں۔

○ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں جب ان پر شیطان کا گزر ہوتا ہے تو وہ فوراً چونک جاتے ہیں اور اسی وقت ان کو سوجھ بجاتی ہے۔

○ پس تم کو چاہیے کہ اگر کبھی شیطان چھڑ چھاڑ کر کے تم کو ابھارے تو فوراً اللہ کی پناہ میں آ جاؤ۔ وہ سننے اور جاننے والا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ توبہ تو قبول کرتا ہی ہے مگر انہی لوگوں کی جو نادانی سے کوئی بری حرکت کر بیٹھتے ہیں اور جلدی سے توبہ کر لیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ایسوں ہی کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

○ اور اللہ تعالیٰ سب کا حال جانتا ہے اور دین و دنیا کی مصلحتوں سے واقف ہے۔

○ جو شخص سیدھے راستے پر چلا وہ اپنے ہی ذاتی فائدے کے لیے چلا

اور جو ٹھٹکا تو اس کے بھٹکنے کا خمیازہ اسی کو بھگتنا پڑے گا۔

○ اور کوئی متنفس کسی دوسرے کے بارگناہ کو اپنے اوپر نہیں لے گا۔ اور جب تک ہم رسول بھیج کر اتنا حاجت

نہ کر لیں کسی کو اس کے گناہ کی سزا نہیں دیا کرتے۔

○ اے اولادِ آدم!

کہیں شیطان تم کو بہکانے دے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو بہکا کر (جنت سے) نکلوا دیا اور ان سے ان کے پڑے بھی اترواٹے تاکہ ان کو ان کی شرک گاہیں دکھلا دے کیونکہ وہ اور اس کا خاندان تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور شیطان کے ساتھی ہم نے انہی لوگوں

کو کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے

○ اللہ تعالیٰ مشکریہ میں کو پسند نہیں کرتا۔

○ ریا کو دل سے نکال دو۔

○ اپنے ایمان لانے کا بھی احسان کسی کو مت جاؤ جبکہ اللہ تعالیٰ کا احسان مانو کہ اس نے تم کو دولت ایمان سے نالا مال کیا۔

○ اگر کوئی دو سہرا تم پر چڑھائی کرے تو تم کو بدلہ لینے کی اجازت ہے۔

○ شراب، سجا اور فال کے تیر شیطان کا کام ہیں۔ ان سے بچو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

○ جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔

○ یتیم کے مال کے قریب بھی مت جاؤ سوائے احسن طریقے کے۔ حتیٰ کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائے۔

○ کافروں کی طرح مت کھاؤ کہ ان کا کھانا ایسا ہے جیسے جانور کھاتے ہیں (کہ حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں جو سامنے آیا کھا گئے)۔

○ اللہ کی دی ہوئی پاکیزہ چیز میں کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو

اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایسا نہ کرو۔

○ تحقیق وہ آنکھیں اندھی نہیں بلکہ وہ دل جو سینے میں ہیں اندھے ہیں۔

○ خدا تعالیٰ سے تو اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے آثار قدرت کا علم رکھتے ہیں۔

○ اور ان لوگوں کی تو یہ قبول نہیں جو زندگی بھر برے کام کرتے رہے ریاں تلمسکہ ان میں سے جب کسی

کے سامنے موت آن کھڑی ہوئی تو کہنے لگے :

”اب میری توبہ!“

○ اور اسی طرح ان کی بھی توبہ خیر۔

تی جو کافر لگے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

○ مگر اہوں کے سوا ایسا کون ہے جو اپنے پروردگار کی رحمت سے ناامید ہو۔

○

○ اسے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) !  
کہہ دو کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ خدا تعالیٰ تم کو اپنا دوست بنا لے گا۔

○ تحقیق، وہ لوگ جنہوں نے تفرقہ کیا اور فرقے فرقے ہو گئے تمہیں ان کے بارے میں کوئی اختیار نہیں۔ ان کا معاملہ حضور الہی پیش ہے اور وہی ان کو ان کے اعمال سے خبر دے گا۔ کفار کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ باطل کی پیروی کرتے ہیں۔

○ یاد رکھو!  
جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان دار ہیں۔ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں۔ غصے میں معاف کر دیتے ہیں۔ اپنے رب کا حکم مانتے ہیں۔ نماز کو قائم رکھتے ہیں اپنے کام آپس میں صلاح و مشورے سے کرتے ہیں۔ اللہ کے دیے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اگر کوئی خواہ مخواہ ان پر سرکشی کرے تو اس پر اتنا ہی بدلہ لیتے ہیں۔ اگرچہ صبر کرنا اور بخش دینا ہمت کے کام ہیں۔

○ اسے بنی آدم!  
کھاؤ اور پیو۔ مگر اسراف مت کرو۔ بلاشبہ امر ان کرنے والے اللہ کو نہیں بجاتے۔  
○ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری مبین لغو (مثلاً تقویٰ اور صلح کاری کے خلاف قسم کھا بیٹھنا۔ بلا قصد عادت کے طور پر یوں ہی باللہ واللہ خدا کی قسم وغیرہ کے الفاظ زبان سے نکالنا) پر نہیں پکڑتا بلکہ ان قسموں پر پکڑتا ہے جو تم اپنے دلوں میں پختہ ارادے سے کھاتے ہو۔  
○ مسکین کے ساتھ احسان کرو۔

○ نیکی یہ ہے کہ ایمان لاکر اپنی محبت سے اپنا مال مسکینوں کو دو۔  
○ بھوک میں خاک نشیں کو کھانا کھانا گویا ایک دشوار گزار گھاٹی کو عبور کر لینا ہے۔  
○ تم اپنی محبت سے فقیروں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھا دو۔ اس کے بدلے میں ان سے شکر یہ مت چاہو۔

○ لوگو!  
تم پر جو مصیبت پڑتی ہے تو تمہارے اپنے ہی کرتوتوں سے پڑتی ہے اور خدا تعالیٰ تو تمہارے بہت سے قصوروں سے درگزر فرماتا ہے۔

○ کیا لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کے بھید اور مشوروں کو نہیں جانتے؟  
 کیوں نہیں۔ یقیناً جانتے ہیں بلکہ ہمارے صحیح ہوئے (فرشتے) ان کے پاس نکلتے رہتے ہیں۔  
 قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے اور کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اگر کسی  
 کا عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے بھی لے آئیں گے۔

جن کے اعمال کی تولیوں بھاری ہوں گی وہ فلاح یافتہ ہوں گے  
 اور جن کی تولیوں ہلکی ہوں گی یہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا۔ اس واسطے کہ یہ ہماری  
 نشانیوں سے انکار کرتے تھے۔

○ ہر کوئی اپنے کیے کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور کسی کی حق تلفی نہ ہوگی۔  
 ○ جو شخص ایمان لاکر اچھے عمل کرتا ہے ہم اس کا اجر ضائع نہیں کرتے بلکہ نیک عمل مومنوں کو اپنے فعل  
 سے اور زیادہ دیتے ہیں۔

○ جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم ان کو اپنا راستہ بتائیں گے۔  
 ○ دوزخ کے عذاب سے ڈرتے رہو جو نافرمانوں اور منکروں کے لیے تیار ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مانو۔ عجب نہیں کہ تم پر رحم کیا جائے۔  
 ○ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے خدا اس کے لیے وجہ خروج بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا  
 ہے جو اس کے خواب و خیال میں بھی نہ ہو۔

○ کوئی امت ایسی نہیں گزری کہ اس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔  
 ○ تمہارے لیے خدا کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عمدہ نمونہ ہیں۔  
 ○ اے لوگو!

ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کر کے تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دیے تاکہ تم ایک دوسرے  
 کو پہچان سکو۔

○ اللہ کے ان زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اور ہر  
 چیز کی خبر رکھتا ہے۔

○ خوب جان لو کہ دنیا کی زندگی سوائے کھین تاشے، بناؤ سنگھار، آپس کی بڑائی بیان کرنے اور زیادہ  
 مال اور اولاد کی خواہش کے کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے بارش کہ اس سے پیدا  
 شدہ سبزہ کسانوں کو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ پھر وہ سبزہ زوروں پر آتا ہے پھر تمہارے دیکھتے دیکھتے

زرد ہو جاتا ہے اور پھر روندنا ہو گا کھاس ہو کر رہ جاتا ہے۔ پھر آخرت میں (کافر و گنہگار کے لیے) سخت عذاب اور نیک (مومن) کے لیے اللہ کی بخشش اور رضامندی ہے اور یہ دنیا کی زندگی تو مولے دھوکے کے فائدے کے کچھ بھی نہیں ہے۔

○ ہر شخص اپنے عمل کے بدلے میں گروہی ہے۔

○ جب تمہیں سلام کے ذریعے سے دعا دی جائے تو تم اس کے جواب میں بتصریح اور یا وہی کلمہ جواب میں کہو۔

○ البتہ ہم تم کو ایک شے سے آزمائیں گے۔ ڈر سے، بھوک سے اور مالوں جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دیدور۔ ان لوگوں کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ تحقیق ہم اللہ کے لیے ہیں اور تحقیق ہم اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔

○ خداوند تعالیٰ وہ ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تا کہ تمام ادیانِ سابق پر اس کو غالب کرے۔

○ رات دن کے رد و بدل میں سمجھ و اون کے لیے بڑی عبرت ہے۔

○ جس شخص نے اللہ کی باندھی ہوئی حدود سے باہر قدم رکھا اس نے اپنے آپ پر ہی ظلم کیا۔

○ جب ہم آدمی پر اپنا فضل و کرم کرتے ہیں تو وہ ہماری طرف سے منہ پھیر لیتا ہے اور ہم سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو بڑی لمبی چوڑی دہائیں مانگنے لگتا ہے۔

○ قیامت کا دن وہ دن ہو گا جس دن کہ ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جیسے مکتوب لپیٹ لیا جاتا ہے۔

○ اور جس طرح ہم نے اول بار مخلوقات کو پیدا کیا تھا اسی طرح ان کو دوبارہ بھی پیدا کریں گے۔ یہ ایک وعدہ ہے جس کا پورا کرنا ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔

○ مسلمانو!

○ ہم نے جو تم کو رزقِ طیب دے رکھا ہے اس کو بے تامل کھاؤ اور اگر تم اللہ ہی کی بندگی کا دم بھرتے ہو تو

○ اس کا شکر بھی ادا کرو۔

○ اسے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!

○ کہہ دو کہ خدا کے علاوہ تم جن کو پکارتے ہو وہ تمہاری مصیبت کو ہٹانے یا بدلنے کا کچھ اختیار نہیں

○ رکھتے۔ کیا تم ان ناموں کے لیے میرے ساتھ جھگڑاتے ہو جو تم اور تمہارے بڑوں نے گھڑ لیے ہیں۔ اللہ

○ نے ان کے حق میں کوئی سزا نازل نہیں کی۔

○ خدا کے احکام کو سننی کھیں نہ سمجھو اور اللہ تعالیٰ نے جو تم پر احسانات کیے ہیں ان کو یاد کرو۔ اس کا یہ احسان بھی نہ بھولو کہ اس نے تم پر کتاب اور عقل کی باتیں اتاریں۔ اور منظور یہ ہے کہ تمہیں ان حکموں یا کتاب کے ذریعے سے نصیحت کرے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

○ متعلق وہ لوگ ہیں جو خوش حالی یا تنگدستی دونوں حالتوں میں خدا کی راہ میں خرچ کرتے اور غصے کو روکتے ہیں اور لوگوں کے قصوروں سے درگزر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

○ لے ایمان والو!

آؤ میں تم کو ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو درونک مذاب سے بچالے (وہ یہ ہے) کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہو گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو ایسے بلذات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور ان بلذات میں رہنے کو سترے مکانوں میں داخل کرے گا۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اور ایک دوسری چیز بھی عطا فرمائے گا جس کو تم چاہتے ہو۔ وہ اللہ کی مدد اور جلد ملنے والی فتح ہوگی اور ایمانداروں کو خوش خبری سنا دیجیے۔

○ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد فرماتا ہے جو اس کی مدد کریں۔ جب ان کو حکومت ملے تو نماز قائم کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں۔ نیک کاموں کو حکماً جاری کریں اور بے کاموں سے حکماً روکیں۔

○ بڑا گناہ یہ ہے کہ تم وہ بات کو جو تم خود نہیں کرتے۔

○ اللہ تعالیٰ کو بندوں کے اعمال کی پوری خبر ہے۔

○ جو کوئی اپنے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں چاہتا ہے اسے دنیا میں مل جاتا ہے اور جو آخرت میں چاہتا ہے اسے آخرت میں مل جاتا ہے۔

○ جو شخص ایمان لاکر اچھے عمل کرتا ہے ہم اس کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

○ اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے لیے اور برائی کرو گے تو اپنے لیے۔

○ لے ایمان والو!

اللہ سے ڈرتے ہو اور تم میں سے ہر کسی کو چاہیے کہ یہ دیکھتا ہے کہ کل کے لیے کیا نیک عمل آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے باخبر ہے اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جا جنہو



○ نے اللہ کو بھلا دیا ہے۔ پھر اللہ نے ان کو بھلا دیا اور وہی لوگ نازمانا ہیں۔  
○ انسان بہتری کی دعا مانگنے سے تو کبھی نہیں اکتاتا (البتہ) اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچے تو شکستہ دل اور  
○ نا امید ہو جاتا ہے۔

○ ناشکری عذاب کی خوش خبری ہے۔

○ اگر کوئی تنگدست تمہارا مقروض ہو تو اس کو فراخی تک مہلت دو۔ اور اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر  
○ ہے کہ اس کو اصل فرضہ ہی بخش دو۔

○ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

○ میرے ان بندوں سے کہ ویجھے جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی (گناہ) کی ہے کہ اللہ کی رحمت سے  
○ نا امید نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ تو سب کے سب گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ وہ بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے رب  
○ کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اسی کا حکم مانو۔ اس سے قبل کہ تم پر عذاب آجائے۔ پھر کوئی تمہاری امداد نہ کر  
○ سکے گا۔ اور اللہ کی نازل کردہ بہتر بات پر چلو۔ قبل اس کے کہ اچانک عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی  
○ نہ ہو اور پھر حسرت کے مارے پھینکو اور۔

○ اے ایمان والو!

○ تم اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو۔ وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔  
○ اگر تم تکبر گناہوں سے بچتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے صغیرہ گناہوں کو معاف فرمادے گا اور تم کو  
○ عزت کے مقام میں داخل کرنے لگا۔

○ اے ایمان والو!

○ تم اپنے گناہوں سے سچے دل سے توبہ کرو۔

○ اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرے۔ اس کی کوشش ضرور دیکھی جاتی ہے۔

○ وہ (اللہ تعالیٰ) بندوں کے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

○ وہ (اللہ تعالیٰ) تو جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے۔

○ اس قرآن کا مقصد لوگوں کو سمجھانا ہے لیکن ہدایت اور نصیحت تو اس سے وہی لوگ پکڑتے ہیں جن  
○ کے دل میں خدا کا خوف ہے۔

- اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے تمہارا جوڑا تمہاری نسل سے پیدا کیا کہ تم اس کی طرف سکون
- یہ کیسی بڑی بات ہے کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہشات پوری کرو۔ اس سے زیادہ کوشی اور کیا ہوگی۔
- زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ یہ بہت بڑی بے حیائی اور بری راز ہے۔
- نعمت کا ملنا آزمائش ہے کہ تم شکر کرتے ہو یا ناشکری۔
- نماز سے فارغ ہو کر جس وقت اپنی کروٹوں پر لیٹو (کروٹیں لو) اس وقت اللہ کو یاد کرو۔
- موت کی بے ہوشی تو ضرور آ کہ ہی رہے گی اور ہم اس وقت آدمی کو جا دیں گے کہ یہی وہ حالت ہے جس سے تُو بھاگتا تھا۔
- اے ایمان والو!
- تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کے احکام سے مت پھرو۔
- اے ایمان والو!
- جب تم کفار سے میدان جنگ میں لڑو تو پیٹھ مت پھرو۔
- کہیں انسان کو من مانی مراد بھی ملی ہے جو آخرت اور دنیا سب کچھ اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ تم کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہوں اور اس کی رضامندی کے خواہاں ہوں اور ان کو چھوڑ کر اپنی آنکھوں کو دنیا کی زینت کی طرف مت پساؤ اور نہ ان لوگوں کی پیروی کرو جن کے قلوب یادِ الہی سے غافل ہیں اور جو اپنی خواہشاتِ نفسانی کے پیچھے لگ کر حد سے گزرنے ولے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے موت اور زندگی کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ تمہارا امتحان لے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔
- اس دنیا کی زندگی کو مزین کرنے کے لیے وہ مال اور بیٹے عطا فرماتا ہے۔
- اور بھانت بھانت کی چیزیں لوگوں کو برتنے کے لیے دیتا ہے (اور ساتھ ہی خبردار بھی کرتا ہے کہ دیکھی کہیں تمہارے مال اور اولاد تم کو یادِ الہی سے غافل نہ کر دیں اور اس طرح کہیں تم خسارے میں نہ جا پڑو۔
- صحیح معنوں میں علم وہ ہے جو (انسان کے دل میں) اللہ کا ڈر پیدا کر دے۔

- جو لوگ ایمان لاکر علم حاصل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا ہے۔
- (تم ہی بتاؤ کہ) ایسے شخص سے زیادہ غلام اور کون ہو سکتا ہے جو بغیر علم کے لوگوں کو بہکاتا پھرے۔
- مصیبت کی برداشت کے لیے صبر اور نماز کا سہارا پکڑو۔
- وعدہ کرتے وقت انشاء اللہ ضرور کہہ لیا کرو۔ اگر بھول جاؤ تو بے یاد آئے اس وقت کہہ لو۔
- اور یاد رکھو!
- انشاء اللہ نہ کہنے والے بندے عذاب میں مبتلا کیے گئے تھے۔
- اگر دشمن کو دوست بنانا اور خود اقبال مند بننا چاہو تو بدی کا جواب نیکی سے دو۔
- مشرک بھی اگر پناہ مانگیں تو دوسے دو اور ان کو ان کی جانے امن تک پہنچا دو۔
- ایمانداروں کو اللہ علیکم کما کرے۔
- جب کسی کے مکان پر جاؤ تو مکان کے فاصلے سے ہی چلا چلا کر آوازیں نہ دینے لگو بلکہ (دروازے پر دستک دے کر) صاحب خانہ کے باہر آنے تک صبر کرو۔
- اور بغیر اجازت لیے اور گھر والوں کو سلام کیے اندر مت جاؤ۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم اس کو یاد رکھو۔
- حقیقت باطل کو کچل دیتی ہے۔
- جس چیز کا علم نہ ہو اس کے لیے زبان مت کھولو۔
- پس تم اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔
- جان بوجھ کر حق کو باطل کے ساتھ مت ملاؤ اور نہ ہی حق کو چھپاؤ۔
- رشتہ داروں، بیٹیوں اور سہیلیوں (غرض سب سے) مصروفیت سے بات کرو۔
- اپنی آواز کو پست رکھو۔ سب سے ردی آواز تو گدھے کی ہے۔
- اپنے بڑوں کے سامنے بات چیت میں سبقت مت کرو اور ان کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھا کرو۔
- مومن (کامل) تو وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے قلوب ڈرجائیں اور جب ان کے سامنے اللہ کا کلام پڑھا جائے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو اور وہ اپنے رب پر توکل کریں۔
- اللہ تعالیٰ انتقام لینے میں بھی مظلوم کی مدد کرتا ہے۔

○ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

اے ایمان والو!

تم بھی ایسے (پیارے اور شفیق) رسولؐ پر درود و سلام بھیجا کرو۔

○ اے میرے حبیب!

آپؐ ان سے پوچھیے کہ اللہ کی زمیئت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی اور کھانے کی پاکیزہ چیزوں کو کسی نے حرام کیا ہے؟  
آپؐ فرمادیں گے کہ یہ سب نعمتیں تو اس دنیا کی زندگی میں بالعموم اور قیامت کے دن بالخصوص رکھنا ہی کے لیے ہیں۔

○ مسلمانو!

ہم نے جو مال تم کو دے رکھا ہے اس میں سے راہِ خدا میں بھی کچھ خرچ کرتے رہا کرو مگر اس دن سے پہلے پہلے کہ تم میں سے کسی کی موت آج موجود ہو اور اس وقت کہنے لگے کہ کاش! میرا پروردگار مجھ کو غور سے مہلت اور دینا اور میں خیرات کرتا۔ اور دوسرے نیک بندوں میں سے ایک نیک بندہ میں بھی ہوتا۔

○ لوگو!

اپنی بہت پاکیزگی مت جتایا کرو۔ پرہیزگاروں کو وہی خوب جانتا ہے۔

○ نصراہینوں نے حلال چیزوں کو بھی اپنے اوپر حرام کر لیا اور رہبانیت نکالی (اوائل میں) نصراہینوں میں عالم اور درویش پیدا ہوئے۔ ان میں تکبر نہ تھا۔

جب وہ قرآن کو سنتے تو ان کی آنکھوں سے آنسو ابل پڑتے تھے اس لیے کہ وہ حق کو پہچانتے تھے اور ان کے دلوں میں ہم نے رحمت و حاجت بھی رکھی تھی (لیکن ان باتوں میں انہوں نے اس قدر غلو کیا کہ) رہبانیت ایجاد کر لی۔

یہ رہبانیت ہم نے ان پر فرض نہ کی تھی۔ اس سے ان کا مقصد اگرچہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہی تھا لیکن وہ اس کے حق کی رعایت نہ کر سکے۔

انہوں نے اپنے دین میں غلو کیا اور خواہشاتِ الگانی پر چلنے لگے۔

انہوں نے حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور لباس و زمیئت کے بارے میں بھی اپنی طرف سے

بہت سی باتیں ایجا کر لیں اور اس پر یہ سمجھتے رہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ خوش ہو گا لیکن باری تعالیٰ نے ان کے اس رویے کی قرآن پاک میں صاف تردید فرمائی۔

○ پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہوتی ہیں اس لیے پیغمبر کی بیویوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہے۔

○ اپنی بیواؤں اور نیک غلاموں اور لونڈیوں کے نکاح کو دیا کر دو۔ اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کسائش والی سب کچھ جانتا ہے۔

○ لوگو! جب تک اللہ کی راہ میں وہ چیزیں خرچ نہیں کر کے جو تم کو عزیز اور پیاری ہیں نیکی کے درجے کو ہرگز نہ پہنچو گے۔

○ اور کوئی بھی چیز بھی خرچ کر و اللہ اس کو جانتا ہے۔

○ اگر تم ایسے نہیں ہو کہ سب کے سب کو چھوڑ کر تو ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ہرگز وہ میں سے ایک جماعت نکلتا تاکہ وہ دین میں تجھ پیدا کریں اور پھر وہ اپنی قوم کے پاس واپس آ کر ان کو (اپنے علوم و تجربات سے) آگاہ کریں تاکہ وہ بچتے رہیں۔

○ اے ایمان والو!

○ کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا کہ جن پر تم سے پہلے کتاب اتزی لیکن زمانہ دراز گزر جانے پر ان کے دل سخت ہو گئے اور وہ اس کو فراموش کر بیٹھے۔

○ اے ایمان والو!

○ جب جمعہ کے دن (بالخصوص اور باقی نمازوں کے لیے بالعموم) نماز کے لیے پکارا جائے تو فوراً ہی خرید و فروخت کو چھوڑ کر ذکر الہی کے لیے (مساجد کی طرف) سسکا کر کے آؤ۔

○ زمین پر اگر کرمت چلو۔ اگر کھلنے سے نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ بلندی میں پہاڑوں کے برابر پہنچ سکتے ہو۔

○ اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔

○ اے محبوب خدا!

○ مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجیے کہ اپنا پاؤں زمین پر مار کر نہ چلیں کہ جس سے ان کی زینت کا اظہار ہو۔

- آپس میں ایک دوسرے کا خون مت بہاؤ اور نہ لوگوں کو ان کے گھروں سے نکالو۔
- کسی کو ناحق قتل مت کرو۔
- اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!
- اپنی بیویوں، بیٹیوں اور تمام مسلمان عورتوں سے بھی کہہ دیجیے کہ اپنے اوپر چادروں کے گٹھنٹے کر لیا کریں تاکہ ان کی شرافت دور ہی سے معلوم ہو جائے اور کوئی ان کو ایذا نہ پہنچائے۔
- (اور یاد رکھی جو لوگ مسلمان مردوں یا عورتوں کو بغیر کسی گناہ کے ایذا دیں گے وہ ہر سچا گناہ گار ہوں گے اور ان کا ایسا کرنا سریع جہنم ہوگا۔
- بے شک نفسِ امارہ برائی کا حکم دینے والا ہے۔
- اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں کی خیانت کرتے تھے پس اس نے تم کو معاف کیا اور تم سے درگزر کیا۔
- پس اب تم اپنی عورتوں سے (رات کے وقت) مباشرت کر سکتے ہو۔
- (خاندانی اعتبار سے بھی اپنی بڑائی امت بیان کرو)۔ تم سب ایک ہی باپ آدم کی اولاد ہو یہ خاندان اور قبیلے محض تعارف کے لیے ہیں۔
- اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ شگفتہ ہے۔
- اگر تم سے کوئی گناہ کی بات یا بڑا کام سرزد ہو جائے تو اس پر مت اڑو۔
- یتیم کو مت دباؤ۔
- سائل کو مت جھڑکو۔
- اور اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو۔
- صابر وہ ہے جو مصیبت میں بھی اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ اللہ کے پاس جانک ہے۔
- اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض لوگوں کے ذریعے آزاتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ تم صبر کرتے (یعنی ثابت قدم رہتے) ہو یا نہیں۔
- جو ہماری ناراضگی لوگوں کی رضامندی کے مقابلے میں خریدتا ہے ہم اسے انہیں کے حوالے کر دیتے ہیں۔
- جو شخص خدا کے لیے محنت اٹھاتا ہے وہ اپنے ہی بھلے کے لیے اٹھاتا ہے ورنہ خدا تو دنیا جہان کے سب لوگوں سے بے نیاز ہے۔
- دشمن سے انتقام لینے پر پوری قدرت رکھتے ہوئے بھی اس کو بخش دینا صبر کا بہت بڑا درجہ اور

ہمت کا کام ہے۔

- صبرِ جمیل کے ساتھ ساتھ اللہ کی مدد کے بھی طلب گار رہو۔
- (اور) اپنے اہل و عیال کو بھی نماز کی تلقین کرتے رہو اور خود بھی اس پر قائم رہو۔
- اللہ کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہو۔
- جن کی باتوں سے تم کو دکھ ہوتا ہو ان سے الگ ہو جاؤ۔
- مخالفین کی مکاریوں کا باز بار و حیان کر کے اپنے لیے تنگی اور غم کی صورت پیدا نہ کرو۔
- میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ ایسی بات کیا کریں جو بہتر ہو۔ بے شک شیطان تم میں جھڑپ کرا دیتا ہے اور شیطان تو انسان کا صریح دشمن ہے۔
- پس تم اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔
- اپنے بڑوں کو اس طرح مت پکارو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔
- جب اپنے گھروں میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک، مستحری اور برکت والی دعا ہے۔
- جب کسی مشورے کے لیے جمع ہو تو امیر کی اجازت کے بغیر اٹھ کر نہ جاؤ۔
- تم کو چاہیے کہ بھلائی کو اللہ کا فضل سمجھو اور برائی کو اپنے اعمال کی شامت۔
- معافی اور صلح کا بہت بڑا ثواب ہے پس تم آپس میں صلح کر لیا کرو۔
- اپنی اولاد اور بیویوں کے قصور بھی معاف کر دیا کرو۔ ان سے درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔
- اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔ آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم نامراد ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اجاقی رہے گی اور صبر کرو۔
- جو کوئی مظلوم ہو کر بدلہ لے تو اس پر کچھ بھی الزام نہیں۔
- الزام تو ان پر ہے جو ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق اور غم چلتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے درونا عذاب ہے۔
- جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو۔
- وعدوں کو پورا کرو۔ قیامت کے دن اس بارے میں سوال ہوگا۔

98243

○ جو شخص اللہ کی آیتوں کو سن کر متکبر ہو کر پیٹھ پھیرے گویا اس نے سنا ہی نہیں۔ گویا اس کے دونوں  
 کان ہرے ہیں۔ اس کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔  
 ○ اللہ تعالیٰ اترانے والے اور سنجی خورے کو پسند نہیں کرتا۔  
 ○ اللہ کی آیتوں کا مذاق مت اڑاؤ ورنہ تم کو ذلت کا عذاب ہوگا۔  
 ○ ریا کو دل سے نکال دو۔

○ جو شخص اپنا مال دکھلاوے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتا۔ شیطان  
 اس کا ہم نشین ہو جاتا ہے جو بہت بڑا ساتھی ہے۔  
 ○ ریاکاروں کے لیے تباہی ہے۔

○ کسی کے ساتھ نیکی کرنے کے بعد احسان مت جتاؤ۔ اس سے نیکی خالی ہو جاتی ہے  
 ○ کسی کی امداد کر کے احسان جاننے سے تو یہ بہتر ہے کہ اس کو نرم بات کر کے مال دو اور درگزر  
 کرو۔

○ سمحت دل اور تند خو مت بنو ورنہ لوگ تمہارے پاس سے بھاگ جائیں گے۔  
 ○ تم کو چاہیے کہ جس چیز میں اللہ نے دوسروں کو تم پر فضیلت دی ہے اس کی تمنا مت کرو۔  
 ہر کسی کے لیے اپنی اپنی کافی کا حصہ ہے۔ تم تو اللہ سے اس کا فضل مانگا کرو۔  
 ○ اللہ تعالیٰ ظالم کو دوست نہیں رکھتا۔

○ بدگمانی سے بچو۔ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔  
 ○ ہر وہ شخص جو دوسروں کے عیب تلاش کرتا ہے اور طعنے دیتا ہے اس کے لیے تباہی ہے۔  
 ○ ایک دوسرے کے غیبت مت کرو۔ ایسا کرنا گویا اپنے مژدہ بھائی کا گوشت کھانا ہے۔  
 ○ سرگوشی (کاناچھوسی) مت کرو۔ اس میں بھلائی کم ہوتی ہے۔ البتہ کسی نیک کام یا دوزخیوں میں  
 صلح کرنے اور رضائے الٰہی کو حاصل کرنے کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔

○ اے ایمان والو!

○ اگر تم کو کبھی سرگوشی کرنے کی ضرورت پڑے تو بدی، سرکشی اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 نافرمانی کے لیے سرگوشی مت کرو بلکہ نیکی اور خدا ترسی کے لیے کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس  
 کے پاس تم سب کو اکٹھا ہونا ہے۔





○ جو لوگ اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور (کوئی اچھا کام) بن کیے اپنی تعریف چاہتے ہیں ان کے متعلق یہ نہ سوچو کہ وہ عذاب سے چھوٹ گئے۔ ان کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔

○ جب ماپو تو پورا ماپو اور جب تولو تو سیدھی ڈنڈی سے تولو۔ یہ اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہو گا اور رضا میں بازگشت بھی اچھی ہوگی۔

○ اللہ کی راہ میں خرچ کرو (اور خرچ سے گریز کر کے) اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔  
بُحی مت کرو۔

○ بُحی کر کے بچا یا ہو اماں قیامت کے دن طوق بنا کر عین کی گردن میں ڈالا جائے گا۔

○ اللہ کے بندوں کی شان تو یہ ہونی چاہیے کہ جب خرچ کریں تو نہ بے جا اڑائیں اور نہ تنگی کریں بلکہ درمیانی راہ اختیار کریں۔

○ اگر جاہل تم سے بات چیت کریں تو ان کو (دور ہی سے) سلام کہہ دو۔

○ اللہ سے ڈرو اور پختہ اور سیدھی بات کرو۔

○ بتوں کی گندگی اور بے ہودہ گوئی سے بچتے رہو۔

○ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو مان کہہ دیتے ہیں تو یہ بھی ناپسندیدہ اور بے ہودہ بات ہے۔

○ اور ایسی قسمیں مت کھاؤ جن کے ذریعے تم دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور پرہیزگاری کے کاموں اور لوگوں میں صلح کرنے سے رک جاؤ۔

○ زیادہ قسمیں کھانا تو منافق کی نشانی ہے۔

○ پس اے لوگو!

○ تم اللہ کی عبادت کرو۔ وہی تمہارا اور تم سے پیوں کا رب ہے۔ اس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور

○ آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے تمہارے کھانے کو پھل اور میوے پیدا کیے۔

○ پس تم عبادت کو صرف اسی کے لیے صالح کرنے کے بس اسی کو پکارو۔ چاہے تمہارا یہ فعل کافروں کو بُرا ہی لگے۔

○ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہرگز نہ ٹھہراؤ ورنہ تم کو عذاب ہوگا۔

○ والدین کے کہنے پر بھی شرک نہ کرو۔

○

○ اگر تم کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرو تاکہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرنے لگے اور تمہارے گناہ بخش دے۔ اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔  
○ اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ جب تم کو حکومت ملے تو عدل و انصاف سے حکومت کرو۔  
○ جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو خواہ مخواہ ستاتے ہیں وہ بہت بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

○ تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ احسان کرو۔  
○ ایمان لانے کے بعد بڑے نام رکھنا گنہ گاروں کا کام ہے۔  
○ بچوں والی عورتوں کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو پورے دو سال دو دو پلائیں۔  
○ اے ایمان والو!

○ اپنی اولاد کو بھی جہنم کے عذاب سے بچاؤ۔ ان کو نماز کی تکمیل کرتے رہو۔  
○ اللہ تعالیٰ نے رزق کی تقسیم اپنے ذمے رکھی ہے اور عبادت بندوں کے ذمے۔  
○ ہم نے تم کو زمین میں جگہ دی اور اس میں تمہاری معیشت کے اسباب پیدا کیے۔  
○ اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔  
○ اور نیکی یہ ہے کہ ایمان لاکر قرابت داروں کو اپنی محبت سے اپنا مال دو۔  
○ مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور باقی رہنے والی نیکیوں کا بہتر بدلہ اور اس کی بہتر توقع تو تیرے رب کے پاس ہے۔

○ اے ایمان والو!  
○ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو یاد الہی سے غافل کر دیں۔ (خبردار جس کسی نے ایسا کیا پس وہی لوگ حمارہ پانے والے ہوں گے۔  
○ کسی کے غضب پر صبر کرنے اور ایذا رسانی سے درگزر کرنے کے رویے کو جو لوگ اختیار کریں گے خدا تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے گا اور ان کے مخالف ان سے عاجزی کریں گے۔  
○ نیکی کا راستہ تنہا نے والا مثل الجحش کرنے والا ہے۔

○ موت کو اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی تقدیر میں لازم رکھا ہے۔ نہ اس سے بھاگ کر انسان بچ سکتا ہے اور نہ مضبوط اور بلند بوجوں میں پناہ گزیں ہونا اسے لقمہ اجل بننے سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔



- موت تو ہر حالت میں اپنے وقت مقررہ پر ضرور آجاتی ہے۔
- کوئی بچپن میں ہی فوت ہو جاتا ہے کوئی جوانی کے عالم میں مرتا ہے اور کوئی بڑھاپے کی عمر کو پہنچ کر مرتا ہے تاکہ (اس نظامِ موت سے) تم عقل حاصل کرو۔
- بے شک نماز تمام بے حیائیوں اور برے کاموں سے روکتی ہے۔
- روزے کا مقصد ہی تقویٰ کی پیدائش ہے۔



شاہِ نورا کی شفیع المذنبین نبیِ آخر الزماں  
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:



تین چیزیں حیاتِ بخشش ہیں:

۱- خلوت و جلوت میں اللہ سے ڈرتے رہنا

۲- افلاس و تنگدلی میں اعتدال (میانہ روی) پر رہنا

۳- غفہ اور خوشی میں عدل پر ثابت قدم رہنا

○ دنیا میں ایسے غافل لوگ بھی ہیں جو خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی بجائے سرکشی کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں اگر ہمارے اعمال بُرے ہوتے تو نعمتیں زائل ہو جائیں۔ جو اپنے عیبوں کی پردہ پوشی پر فریب کھا کر ارتکابِ جرائم پر اور زولیر ہو جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہم میں کوئی عیب نہیں۔

○ اگر تمہارا کھانا حسبِ خواہش نہ ہو تو اس کا نئے کوڑا ہرگز نہ کہو۔

○ مومنِ کامل وہی ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

○ اسی چھت پر مت سوڑ جس پر پردے نہ ہوں۔

○ جو شخص جھگڑا چھوڑ دے گو جتنی تیر ہی ہو اس کے لیے مضافاتِ جنت ہیں۔

○ جو جھوٹ کہنا چھوڑ دے خواہ بطورِ ظرافت ہی ہو اس کے لیے جنت کے وسط ہیں۔

○ اور جو خوش خلق ہو اس کے واسطے جنت کے اٹھارہ درجے میں ایک گھر کا میں خاصا من ہوں!

○ اللہ کے بندوں میں سب سے پیارا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

○ علماء کی ہم نشینی کو اپنے لیے لازم کرو۔

○ داناؤں کی باتیں سنا کر و کیونکہ اللہ تعالیٰ حکمت کی روشنی سے دلی مردہ کو یوں زندہ کر دیتا ہے جیسے خشک زمین پر مینہ برہا کر اسے سرسبز و شاداب کر دیتا ہے۔

○ کوئی گناہِ صغیرہ بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا (بلکہ کمیوں بن جاتا ہے) اور اگر صدقِ دل سے توبہ کی جائے تو کوئی گناہ کبیرہ نہیں رہتا (بلکہ معاف کر دیا جاتا ہے)

○ جس شخص نے کسی دولت مند کے سامنے اس کے مال و دولت کی وجہ سے اپنے عجز و انکسار کا اظہار اور اس کی توقیر کی تو اس کے دین کے دو حصے جلتے رہے اور دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار ہو کر رہا۔ ہاں اگر دنیا و دولت مند کی توقیر کی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

○ روزِ حشر جبکہ اللہ تعالیٰ کے تحت عرش کے سوا اور کہیں سایہ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو اپنے عرش کے نیچے ٹھہرائے گا۔

۱۔ ناگوار حالات (مثلاً سردی، بے رغبتی اور بیماری وغیرہ) میں وضو کرنے والے کو۔

۲۔ مسجد کی جانب چل کر جانے والے کو۔

۳۔ بھوکے کو کھانا کھلانے والے کو۔

○ جو شخص نافرمانی کی ذلت سے نکل کر خدا کی اطاعت کا شرف حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بغیر مال کے غنی کر دیتا ہے۔

○ جھوٹی تعریف کرنے سے بچو کہ یہ ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

○ حسد سے بچو یہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو۔

○ تم میں جو سب سے زیادہ خوش اخلاق ہے وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

○ تین صفتیں جس میں ہوں گی اللہ اسے اپنے دامنِ رحمت میں جگہ دے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔

۱۔ جو شخص نعمتوں پر شکر کرے۔

۲۔ جو شخص قدرت کے باوجود معان کرے۔

۳۔ جو غصے کی حالت میں صبر و ضبط سے کام لے۔

○ ایک دوسرے کو معاف کرتے رہو تاکہ غم طمٹتے رہیں۔

○ جو کھانا تم کو ناپسند ہو وہ عزیزوں کو نہ کھلاؤ۔  
○ تم دو صفتوں سے دور رہو۔

۱۔ پڑمردگی

۲۔ کاہلی

کیونکہ اگر تم پڑمردہ ہو گے تو حق کو برداشت نہ کر سکو گے اور اگر کاہل ہو گے تو حق ادا نہ کر سکو گے۔

○ مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزیں زیادہ پسند ہیں:

۱۔ خوشبو

۲۔ عورت (جس سے نس انسان کی بقا اور گھر کا آرام حاصل ہوتا ہے)

۳۔ نماز جس سے مجھے آنکھوں کی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔

○ ستارے آسمان والوں کے لیے باعثِ امان ہیں۔ جب وہ خدا کے حکم سے بکھر جائیں گے تو ساکنانِ افلاک کا فیصلہ ہو چکے گا۔

میرے اہل بیت امت کے لیے وجہِ امان و سلامتی ہیں۔ جب وہ نہ رہیں گے تو امت بھی امن و سلامتی سے محروم ہو جائے گی۔

میں اپنے رفیقوں کے لیے باعثِ امان و سلامتی ہوں۔ میں جب نہ ہوں گا تو میرے رفیق بھی امن و سلامتی کا منہ کم دیکھیں گے۔

○ اسی طرح پہاڑ بھی ساکنانِ ارض کے لیے ذریعہ امان و سلامتی ہیں۔ جب وہ (قربِ قیامت پر) ریزہ ریزہ ہو کر اڑ جائیں گے تو اہل زمین کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔

○ سات قسم کے لوگوں کو اللہ اپنے ماٹھے میں جگہ دے گا؛ اس دن جس دن اللہ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۱۔ مصنف سربراہِ مملکت

۲۔ وہ جوان جس کی جوانی اللہ کی بندگی میں گزری۔

۳۔ وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اڑکا رہتا ہے۔

۴۔ وہ دو اشخاص جن کی دوستی کی بنیاد اللہ اور اللہ کا دین ہے۔ اسی جذبے کے ساتھ وہ اکٹھے ہوتے ہیں اور یہی جذبہ لیے جدا ہوتے ہیں۔

- ۵۔ وہ آدمی جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔
- ۶۔ وہ آدمی جس کو کسی اونچے خاندان کی حسین عورت نے بدکاری کی دعوت دی اور اس نے محض خدا کے خوف کی بنا پر اس دعوت کو رد کر دیا۔
- ۷۔ وہ آدمی جس نے اس طرح صدقہ کیا کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہیں جانتا کہ دایاں ہاتھ کیا سے رہا ہے۔

○ رات اور دن کے فرشتے جو زمین کے انتظام پر مامور ہیں وہ اپنی اوقاتِ فرائض سے بدلتے ہیں اور فجر و عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

پھر جو فرشتے تمہارے اندر رہے ہیں وہ اپنے رب کے حضور جلتے ہیں تو وہ ان سے پوچھتا ہے:

تم نے میرے بندوں کو کسی حال میں چھوڑا؟

تو وہ عرض کرتے ہیں:

"جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا اور جب ہم نے انہیں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا ہے۔"

○ جس شخص نے خدا کی طرف بلانے والے (موذن) کی آواز سنی اور اسے ایسا کوئی عذر (ڈر، بیماری) بھی لاحق نہیں ہے جو اس پر دوزخ پڑنے سے روکتا ہو تو اس کی یہ نماز جو اس نے اکیلے پڑھی ہے (قیامت کے دن) قبول نہیں کی جائے گی۔

○ کپڑے صاف رکھو، بالوں میں کنگھی کرتے رہو، مسواک کرو۔ آراستہ رہو۔ پاکیزہ رہو۔

بنا اسرائیل نے ایسا نہ کیا تو ان کی عورتیں زنا کار ہو گئیں۔ (عورت صاف ستھرا مرد پسند کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دولت مند منتقلی کو جس میں نہرو وفا بھی ہو، دوست رکھتا ہے۔

○ خدا کے کچھ بندے ایسے ہیں جو مردم شناسی کی خاص صلاحیت رکھتے ہیں۔

○ جس بندے کو خدا محبوب بنانا چاہتا ہے اس کی محبت فرشتوں کے دلوں میں ودیعت کر دیتا ہے۔

○ بہترین شخص وہ ہے جو آخرت کو دنیا کے لیے اور دنیا کو آخرت کے لیے ترک نہ کرے اور لوگوں پر بارِ خا

نہ ہو۔

○ جو اپنی عورتوں اور بیٹیوں کا زیادہ خیال رکھتا ہے وہی سب سے بہتر آدمی ہے۔

○ بہترین انسان وہ مومن فقیر ہے جو اپنی کوششوں کو بروٹے کا رٹا لٹے۔

○ بخار مومن کے گناہوں پر جہنم کا نعم البدل ہے۔ ایک رات کا بخار ایک سال کے گناہوں کو زائل کر دیتا ہے۔

○ بدگو، بدزبان، اللہ کو ناپسند ہے۔

○ خدایے عقل مسلمان کو پسند نہیں کرتا۔

○ گناہ وہ ہے جو دل کو کھٹکے۔

○ جب تم میں سے کوئی شخص جنازہ جاتا ہو اذیکھے تو اگر اس کے ساتھ نہ چلے تو کم از کم اس وقت تک کھڑا ہو جائے جب تک کہ جنازہ آگے نہ چلا جائے اور وہ پیچھے نہ رہ جائے یا پھر جنازہ اس سے پیچھے نہ رہ جائے یا جنازہ اسے پیچھے چھوڑنے سے پہلے زمین پر نہ رکھ دیا جائے۔

○ اللہ تعالیٰ کو دو قطروں سے زیادہ کوئی قطرہ پسند نہیں:

○ ایک اس آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے نکلا ہو۔

○ دوسرا اس خون کا قطرہ جو اللہ کے راستے میں گرا ہو۔

○ اللہ کے کچھ بندے مرکز حواج ہوتے ہیں۔

○ خدا کے بعض بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ قسم کھا کر کوئی بات کہہ دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی بات پوری فرما دیتا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نرم برتاؤ کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر وہ جو کچھ عطا کرتا ہے وہ سختی پر عطا نہیں کرتا۔ اور نہ نرمی کے علاوہ کسی اور چیز پر عطا کرتا ہے۔

○ آخر زمانہ میں تم ہیود و نصاریٰ کے قدم بہ قدم چلو گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی پہاڑ کے سوراخ میں جا بیٹھا ہوگا تو تم بھی اس کی تقلید میں پہاڑ کے سوراخ میں جا بیٹھو گے۔

○ جس کسی نے لڑائی جھگڑے کی غرض سے تلوار اٹھائی اور پھر وہ اپنے ارادے سے باز آ گیا اور تلوار میان میں کر لی تو اس پر مواخذہ نہیں ہے۔

○ مومن کو ایذا پہنچانا خدا کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور کو گرنے سے پندرہ گنا برا ہے۔

○ رحم، رحمن سے مشتق ہے جو کوئی اس کو ملائے گا رحمن سے ملے گا۔ جو کوئی اس سے قطع کرے گا وہ رحمن سے قطع کرے گا۔

○ جو شخص اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کہاں سے مال کمانا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس کو کہاں سے دوزخ میں داخل کرے۔



○ کوئی شخص جو اس کی گواہی دیتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد) اس کا رسول ہوں۔  
اس کا خون بہانا جائز نہیں مگر تین استثناء کا:

۱۔ شادی شدہ مرد جو زنا کرے

۲۔ باخق قتل کرنے والا جس سے قصاص لیا جائے

۳۔ اپنے دین کو ترک کر کے اپنی دینی جماعت سے علیحدہ ہونے والا (مرتد)

○ کوئی مسلمان کافر کے مال کا اور کوئی کافر مسلمان کے مال کا وارث نہیں ہو سکتا۔

جب دو بھائی آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو ان میں ستر رحمتیں تقسیم کی جاتی ہیں۔ ۶۹ رحمتیں اس کو

ملتی ہیں جو ان دونوں میں زیادہ خندہ رو، کھٹادہ پستانا ہوتا ہے اور ایک رحمت دوسرے کو۔

○ تین دن سے زیادہ کسی آشنا سے ترک کلام نہ کرو۔

○ جس حد تک ممکن ہو سکے ہر ایک سے نیکی کرو خواہ وہ نیک ہو یا بد۔

○ ایسا نذر آدمی کو شایاں نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ یعنی اس معاملہ میں اٹھ ڈالے جس کی اس

میں طاقت نہ ہو۔

○ کسی امر کا سننا اور اطاعت کرنا اس وقت تک واجب ہے جب تک گناہ کا حکم نہ دیا جائے مگر جب گناہ

کو کہا جائے تو نہ سننا واجب ہے نہ اطاعت کرنا۔

○ ہر بھلائی ایک صدقہ ہے۔

○ صدقہ کرنا جائز نہیں مگر قرآن و دینیوں سے جائز ہے؛

۱۔ وہ جسے خدا نے مال دیا اور اس نے وہ مال ان لوگوں کی نگرانی میں دے دیا جو اسے

اور خیر میں صرف کریں

۲۔ وہ جسے خدا نے علم و حکمت سے نوازا۔ پس اس نے صحیح فیصلے کیے اور دوسروں کو اس

کا تعلیم دی۔

○ تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے۔ اگر کوئی کسی میں برائی دیکھے تو چاہیے کہ اسے بتادے

یا شادے۔

○ حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک کوئی چیز ایسی بری نہیں جتنی طلاق!

○ کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تخلیہ میں نہ بیٹھے جب تک اس کا کوئی محرم وہاں موجود نہ ہو۔



○ جس آدمی پر ناقہ اترے اور وہ اسے لوگوں پر اتارے (یعنی بھیک مانگے) اس کا ناقہ دوڑ نہیں ہوتا اور جو اللہ تعالیٰ پر اتارے (یعنی اس سے مانگے) تو اسے اللہ تعالیٰ جلدی یا قدرے توقف سے رزق دے گا۔

○ کسی مسلمان کے لیے عظیمہ دے کر واپس لینا جائز نہیں بجز والد کے جو بیٹے کو عظیمہ دے کر واپس لے سکتا ہے۔

○ جو شخص کسی لباس کو شہرت حاصل کرنے یا امارت ظاہر کرنے کی غرض سے پہنے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنائے گا۔

○ صحیح راستہ افراط و تفریط کے درمیان ہے اور میانہ روی سب سے بہتر ہے۔

○ مردوں کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ سخی

۲۔ کریم

۳۔ بخیل

۴۔ لیتم

سخی وہ ہے جو خود کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے

کریم وہ ہے جو خود نہ کھائے اور دوسروں کو کھلائے

بخیل وہ ہے جو خود تو کھائے مگر دوسروں کو نہ کھلائے

لیتم وہ ہے جو خود کھائے نہ دوسروں کو کھلائے!

○ تین چیزوں کے ذریعے انسان دنیا و آخرت کی نعمتیں حاصل کر سکتا ہے:

۱۔ معیبت پر صبر کرنے سے

۲۔ قضاے الہی کو پسند کرنے سے

۳۔ عیش کے زمانے میں دعا کرتے سے!

○ جو قوم ناپ تول میں مگھی کرنے لگتی ہے وہ فحط سے دوچار ہونے لگتی ہے۔

○ علم اسلام کی زندگی اور دین کا ستون ہے جس نے علم حاصل کیا اللہ اسے اجر عظیم دے گا۔ اور

جس نے علم کے ساتھ عمل کیا اللہ اس کے علم میں اضافہ کرے گا۔



○ تین چیزوں کے دیکھنے سے بینائی کی قوت برہم ہوتی ہے:

- ۱- سبزہ
- ۲- آبِ رواں
- ۳- حسین چہرہ

○ چھ چیزوں کا مجھ سے عہد کرو میں تمہیں جنت میں لے جانے کا وعدہ کرتا ہوں:

- ۱- بات ہمیشہ سچی کرو
- ۲- اپنے ہاتھوں کو دست درازی نہ کرنے دو
- ۳- وعدے کی خلاف ورزی نہ کرو
- ۴- آنکھوں کو نظر بازی سے دور رکھو
- ۵- امانت میں خیانت نہ کرو
- ۶- اپنی عصمت کی حفاظت کرو۔

○ دعا میں گڑگڑانے والے کو اللہ پسند کرتا ہے۔

○ بہترین انسان وہ ہے جو اپنے خاندان کی حفاظت کرے اور اس کے دفاع میں کسی گناہ کا مرتکب نہ ہونے پلٹے۔

○ عورتوں کی توہین مکینہ ہی کرے گا۔

○ بہترین شخص وہ ہے جس سے خیر کی ابتدا ہوتی ہو اور شر کا احتمال نہ ہو اور بدترین شخص وہ ہے جس سے خیر کی توقع نہ ہو اور اس کے شر سے آمن نہ ہو۔

○ بہترین دوست وہ ہے کہ جب تم اللہ کو یاد کرو وہ تمہاری مدد کرے اور جب تم اللہ کو بھول جاؤ تو وہ یاد دلائے۔

○ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چڑھتی ہیں:

- ۱- جب ملاقات ہو تو سلام کرے
- ۲- جب وہ بلائے تو اس کی دعوت کو رد نہ کرے
- ۳- جب وہ مشورہ چاہے تو نیک مشورہ دے
- ۴- جب وہ چھینکے تو الحمد للہ کہے
- ۵- جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے

۴۔ اگر مرجلٹے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے۔

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ہفتے میں ایک دن ضرور غسل کرے اور اپنا جسم اور مردھوئے۔ جو شخص مرنے چاندی کے برتنوں میں کھانا ہے اللہ اس کے پیٹ کو جہنم کی تہنگ سے بھر دے گا۔ حلال (بھی) واضح ہے اور حرام (بھی) واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ شبہ والی باتیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

پس جس شخص نے شبہ والی چیزوں سے پرہیز کیا اس نے اپنے دین اور آبرو کو بچا لیا۔ اور جو شخص مشتبه باتوں میں پڑ گیا تو اس کی مثال اس چر دا ہے جیسی ہے جو (کسی کی) مخصوص چراگاہ کے آس پاس جانور چراتا ہے۔ قریب ہے کہ وہ اس میں چرنے لگ جائیں۔

یاد رکھو! ہر بادشاہ کے لیے ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور سن رکھو اللہ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔

خبردار! یاد رکھو کہ جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔

آگاہ رہو کہ وہ دل ہے!

جس نے ہدایت کی طرف بلایا اس کے لیے اتنا ہی اجر ہے جتنا اس شخص کے لیے جس نے ہدایت کی پیروی کی، بغیر اس کے کہ پیروی کرنے والوں کے اجر میں سے کچھ کم کیا جائے۔

اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی اس کے لیے اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس شخص کے لیے جس نے اس گمراہی کی پیروی کی بغیر اس کے کہ گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں سے کچھ کم کیا جائے۔

غریبوں کے ساتھ دوستی رکھو اور امیروں کی مجلس سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

ایسا اشارہ بھی حرام ہے جس سے کسی کو رنج ہو چہ جائیکہ کلام۔ ایسا کوئی کلام حلال نہیں جس سے کوئی گھبرائے یا ڈر جائے۔

خدا کے نزدیک سب سے زیادہ کیندا اس شخص کے دل میں ہے جو بہت جھگڑے بکھیرے اور بحثیں کرتا ہے۔

جس شخص نے کسی مومن کی ذنیوی تکالیف میں سے کوئی تکلیف رفع کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی سختیوں میں سے کوئی سختی دور فرما دے گا اور جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی حق تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کرے گا۔

○ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔  
 اور جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی امداد فرماتا رہتا ہے۔

○ جو شخص حصولِ علم کی راہ پر چلا حق تعالیٰ اس کے سبب اس کے لیے بہشت کا راستہ تیار کر دے گا۔  
 ○ اور جو لوگ خدا کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوئے اور اللہ کی کتاب کی تلاوت کی اور باہم اسے پڑھتے رہے تو ان پر سکونِ قلب اترتا ہے۔ اور خدا کی رحمتیں انہیں ڈھانپ لیتی ہیں۔ اور فرشتے ان پر سایہ کر دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان فرشتوں کے درمیان کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔

○ اور جس شخص کو اس کے عمل نے کامیاب کرنے میں دیر لگائی اس کا نسب اسے کامیاب کرنے میں جلدی نہ کرے گا۔

○ صحابہ کرامؓ سے فرمایا:  
 "اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک خمر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ بار نہایا کرے تو کیا اس پر کچھ میں کچھیں باقی رہ جائے گا؟  
 صحابہؓ نے عرض کیا:  
 "اس پر میں کچھیں باقی نہ رہے گا۔"  
 آپ نے فرمایا:

○ "پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہی ہے۔ ان کے سبب خدا تعالیٰ انہوں کو مٹا دیتا ہے۔"  
 جب انسان مرجانا ہے تو اس کے سب اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین عمل مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں:

۱۔ جاری رہنے والی خیرات

۲۔ وہ علم جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے

۳۔ نیک اولاد جو مرنے کے بعد اس کے لیے دعائے خیر کرتی رہے۔

○ احسان اس کیفیت کا نام ہے کہ تو خدا کی عبادت اس جذبہ سے کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھ سکے تو یہ کیفیت تجھ پر غالب رہے کہ گویا وہ تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔

○ ہم اسے شخص کو سرگزر حاکم نہیں بنا سکتے جو خود عہدہ کا خواہاں ہو۔

○ نیند کے وقت روحیں شکر و درت شکر عالم ارواح میں گھومتی پھرتی ہیں۔ پس وہاں جس کا جس سے تعارف ہو جاتا ہے دنیا میں بھی اس سے اس کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور جس سے وہاں جنیبت رہتی ہے اس سے یہاں بھی بے تعلق اور بیگانگی رہتی ہے۔

○ حق تعالیٰ نے قیل و قال، کثرتِ سوال اور ضیاعِ مال کو مکروہ قرار دیا ہے۔

○ قیامت کے دن خدا کے نزدیک بہترین شخص وہ ہوگا جس کی بخشش کلامی سے بچنے کے لیے لوگ اس سے علیحدگی اختیار کر لیں۔

○ حکومت طلب مت کر۔ کیونکہ اگر وہ تجھے مانگنے سے ملی تو اس کا سبب بوجھ تجھ پر پڑ جائے گا اور اگر بن مانگے ملی تو تیری ہر طرح سے امداد ہوگی۔

○ اللہ تعالیٰ بندے سے کہے گا:

”میں بیمار تھا تو نے میری عبادت نہ کی“

بندہ حیران ہو کر کہے گا:

”میں تیری عبادت کیسے کر سکتا تھا۔ تو دو جہاں کا بادشاہ ہے۔ کہاں میں اور کہاں تو؟“

جواب ملے گا:

”میرا فلاں بندہ بیمار تھا۔ اگر تو اس کی عبادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا“

پھر خدا کہے گا:

”میں نے بھوک میں تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے مجھے کھانا نہ دیا“

بندہ کہے گا:

”میں اور تجھے کھانا دیتا۔ اے دو جہاں کے بادشاہ! میں تیری بات نہیں سمجھا“

جواب ملے گا:

”فلاں شخص نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا۔ اگر تو اسے کھانا دیتا تو مجھے اس کے پاس ہی دیکھتا“

پھر خدا کہے گا:

”میں نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے مجھے پانی نہ دیا“

بندہ پھر حیرت زدہ ہوگا اور کہے گا:

”اے مالکِ کل! میں اور تجھے پانی پلاتا۔ یہ کیسے ممکن تھا“

کہا جائے گا:

”فغان شخص نے تجھ سے پانی کا سوال کیا تھا اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو ایسا ہی ہوتا جیسے تو نے مجھے پانی پلا دیا۔“

○ خلال کرو کہ خلال کرنا طہارت و صفائی میں داخل ہے اور طہارت و صفائی ایمان کی طرف لے جاتی ہے اور ایمان انسان کو جنت کی طرف لے جاتا ہے۔

○ خدا اس شخص پر بہر بانی کرتا ہے جو خرید و فروخت اور قیمت وصول کرنے میں سہولت اور نرمی اختیار کرتا ہے۔

○ قسم سے خرید و فروخت میں اعفانہ تو ہو جاتا ہے مگر برکت کم ہو جاتی ہے

○ بہت بڑا جہاد یہ ہے کہ انصاف کی بات ظالم حاکم کے روبرو کہہ دی جائے۔

○ خدا ایک مومن صالح کی بدولت اس کے سو پڑوسپوں کو بلا سے محفوظ رکھتا ہے

○ قیامت کے دن اللہ کی نگاہ میں سب سے بدتر وہ شخص ہوگا جس کی بدزبانی کے باعث لوگ اس سے دُور دور رہتے تھے۔

○ بدترین ہے وہ شخص جو اکیلا کھائے اور کسی کو کچھ نہ دے۔ تنہا سفر کرے۔ اپنے غلام کو مارتا ہو۔ اور

○ اس سے بڑھ کر وہ شربر ہے جس کی شرارت سے لوگ ڈرتے ہیں اور جس سے کسی غیر کی امید نہ ہو

○ اس سے بڑھ کر وہ خبیث ہے جو اپنے دین کو دوسرے کی دین کے لیے فروخت کر دے اور اس کے

○ زیادہ وہ رذیل ہے جو دین کے ذریعے دنیا حاصل کرے۔

○ کھاؤ، خیرات کرو اور پہنو۔ اس حد تک کہ فضول خرچی اور تکبر نہ ہو۔

○ انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس میں دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں:

۱۔ مال کی حرص

۲۔ عمر کی حرص

○ تم سے پہلی قوموں نے اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔ دیکھو تم ایسا نہ کرنا

○ میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔

○ جنت میں ایک محل ہے جس کو سخینوں کا محل کہیں گے۔

○ علم حاصل کرو۔ نیز حصولِ علم کے لیے وقار اور سکون بھی پیدا کرو اور اپنے استاد سے تواضع اور

○ فروتنی سے پیش آؤ۔



تم میں سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ براہ راست گفتگو کرے گا یعنی حساب لے گا۔ اور وہاں نہ کوئی اس کا سفارش ہی ہوگا اور نہ کوئی اوٹ جو لے سچا لے۔  
یہ شخص اپنی داسنی جانب دیکھے گا (کہ کوئی سفارش یار دگوار ہے) تو اسے سولے اپنے اعمال کے اور کوئی دکھائی نہ دے گا۔

پھر سامنے کی طرف نظر دوڑائے گا تو ادھر بھی صرف دوزخ اپنی تمام تر ہوننا کیوں کے ساتھ اسے نظر آئے گا۔

پھر بائیں طرف دیکھے گا تو ادھر بھی اپنے اعمال کے سوا کوئی دکھائی نہ دے گا۔  
تو اسے لوگو!

اگ سے بچنے کی فکر کرو۔ ایک کھجور کا آدھا حصہ دے کر ہی سہی۔

(اللہ تعالیٰ کے روبرو) آسان محاسبہ یہ ہے کہ اللہ بندے کا نامہ اعمال دیکھے اور برائیوں سے درگزر کرے۔

جہنم کو لذتوں اور خواہشوں سے اور جنت کو سختیوں اور مشقتوں سے گھیر دیا گیا ہے۔

قیامت کے دن میری شفاعت وہ حاصل کر سکے گا جس نے دل کے پورے خلوص کے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔

یعنی دل سے ایمان لانے والوں کی شفاعت ہوگی!

یہ پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے۔

تو جس شخص نے بہتر طریقہ پر وضو کیا اور ان نمازوں کے مقررہ وقتوں میں انہیں ادا کیا اور رکوع و سجود ٹھیک سے ادا کیے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے سامنے نمازوں میں جھکا رہا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت اپنے ذمے لے لی۔

اور جس نے ایسا نہیں کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ اگر چاہے تو اس کو بخش دے گا اور چاہے تو عذاب دے گا۔

جو شخص اپنی نمازوں کی ٹھیک طرح سے دیکھ بھال کرے گا تو وہ قیامت کے دن اس کے لیے روشنی اور دلیل بنیں گی اور باعثِ نجات ہوں گی۔

اور جو اپنی نمازوں کا دیکھ بھال نہیں کرے گا تو ایسی نمازیں اس کے لیے نہ تو روشنی بنیں گی اور نہ ہی نجات کا ذریعہ!



○ قیامت کے دن سب سے پہلے ایک ایسے شخص کے خلاف فیصلہ سنایا جائے گا جس نے شہادت پائی ہوگی۔

اسے خدا کی عدالت میں حاضر کیا جائے گا۔ پھر خدا سے سب نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ انہیں تسلیم کرے گا۔

تب خدا پوچھے گا:

”تو نے میری نعمتیں پا کر کیا کام کیے؟“

وہ عرض کرے گا:

”میں نے تیری خوشنودی کی خاطر تیرے دین سے لڑنے والوں کے خلاف جنگ کی یہاں تک کہ میں نے جان دے دی۔“

خدا اس سے کہے گا:

”یہ بات تو نے غلط کہی کہ میری خاطر جنگ کی۔ تو نے تو صرف اس لیے جنگ کی کہ لوگ تجھے جری اور بہادر کہیں۔ سو دنیا میں تجھے اس کا صلہ مل گیا۔“

پھر حکم ہو گا کہ:

”اس ’مرد شہید‘ کو گھسیٹ کر لے جاؤ اور منہ کے بل جہنم میں ڈال دو۔ چنانچہ اسے حکم کے مطابق جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“

پھر ایک دوسرا شخص خدا کی عدالت میں پیش کیا جائے گا جو دین کا عالم و معلم ہو گا۔ اسے بھی خدا تعالیٰ اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ انہیں تسلیم کرے گا۔ پھر خدا اس سے کہے گا:

”ان نعمتوں کو پا کر تو نے کیا عمل کیے؟“

وہ عرض کرے گا:

”خدا یا! میں نے تیری خاطر تیرا دین سیکھا اور تیری خاطر دوسروں کو اس کی تعلیم دی اور تیری خاطر ہی قرآن مجید پڑھا۔“

اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

”تم نے جھوٹ کہا۔ تم نے اس لیے علم سیکھا کہ لوگ تمہیں عالم کہیں اور قرآن اس عرض سے پڑھا کہ لوگ تمہیں عالم قرآن کہیں۔ سو تمہیں دنیا میں اس کا صلہ مل گیا۔“

پھر حکم ہو گا:

اس کو چہرے کے بل گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ اور جہنم میں پھینک دو۔

چنانچہ اسے حکم کے مطابق جہنم میں لے جا کر پھینک دیا جائے گا۔

تیسرا آدمی وہ ہوگا جسے اللہ نے دنیا میں کنشادگی تجننی تھی اور بسے ہر قسم کی دولت سے نوازا تھا۔ ایسے شخص کو خدا کی جناب میں پیش کیا جائے گا اور وہ اسے اپنی سب نعمتیں گنواٹے گا۔ وہ ساری نعمتوں کا اقرار کرے گا تب اس کا رب پوچھے گا:

”میری نعمتیں پا کر تو نے کیا کام کیے؟“

وہ جواب میں عرض کرے گا:

”جن جن راستوں میں تیرے نزدیک خرچ کرنا پسندیدہ تھا ان سب راستوں میں میں نے تیری رضا اور خوشنودی کے لیے خرچ کیا۔“

اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

”بھڑکھڑکھٹاؤ نے۔ تو نے یہ سارا مال اس لیے ٹھایا تھا کہ لوگ تجھے تسخیر کریں۔ سو یہ لقب تجھے دنیا میں مل گیا تھا۔ اور کیا چاہیے۔“

پھر حکم ہوگا:

”اسے چہرے کے بل گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ اور جہنم کی آگ میں ڈال دو۔“

چنانچہ اسے لے جا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ آخرت میں کسی نیک کام کی ظاہری شکل پر کوئی

انتظام نہیں ملے گا۔

تم میں سے ہر شخص کی جنت اور دوزخ لکھی جا چکی ہے۔

قرآن مجید میں پانچ چیزیں ہیں:

۲۔ حرام

۴۔ متشابہ

۱۔ حلال

۳۔ محکم

۵۔ امثال

پس حلال کو حلال سمجھو۔

حرام کو حرام قرار دو۔

محکم (قرآن کا وہ حصہ جس میں عقیدہ اور قانون وغیرہ کی تعلیم دی گئی ہے) پر عمل کرو۔  
متشابہ (قرآن کا وہ حصہ جس میں سنت، باتیں بیان ہوئی ہیں جیسے جنت، دوزخ، عرش، کرسی وغیرہ)

پرایمان رکھو۔ (اور اس کی کریم میں مت پڑو)۔

اور امثال (قوموں کی تباہی کے عبرت ناک قصوں) سے عبرت حاصل کرو۔

○ طاقتور مومن بہتر اور خدا کو زیادہ پسند ہے بہ نسبت کمزور مومن کے اور دونوں ہی میں خیر و منفعت ہے۔

اور تو (آخرت میں) نفع دینے والی چیز کا خریدیں بن۔

○ اور اپنی مشکلات میں خدا سے مدد و طلب کر اور محبت نہ مار۔

اور اگر تجھ پر کوئی مصیبت آ پڑے تو بربوت سوچ کہ اگر میں ایسا کرتا تو یوں ہو جاتا بلکہ یوں سوچ کہ اللہ

نے یہ مقدر فرمایا۔ جو اس نے چاہا وہ کیا۔

○ اس لیے کہ لوگوں (اگر شیطان کے عمل کا دروازہ کھولتا ہے۔

○ میں عیش و آرام اور بے فکری کی زندگی کیسے گزار سکتا ہوں جبکہ حال یہ ہے کہ امر اقبال "صور" منہ میں پھیلنے

کان لگائے، پینٹانی جھکائے، انتظار میں ہے کہ کب حکم ہوتا ہے صور پھونکنے کا۔

○ خدا پر بھروسہ رکھو۔ اس کی ولایت اور مرستی میں زندگی گزارو۔ اس کی بندگی میں جینے والے ہی

کامیاب ہوں گے۔

○ اللہ تعالیٰ تمہاری شکل و صورت اور تمہارے مال کو نہیں دیکھے گا بلکہ تمہارے دلوں (دینتوں) اور اعمال

کو دیکھے گا۔

○ جس نے اللہ کے لیے دوستی کی اور اللہ کے لیے دشمنی کی اور اللہ کے لیے دیا اور اللہ کے لیے روکا

اس نے اپنے اعمال کو کامل کیا۔

○ بہترین کلام اللہ کی کتاب اور بہترین سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیرت ہے (جس کی پیروی کئے

جانی چاہیے)۔

○ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اے میرے پیدا سے بیٹے!

○ اگر تو اس طرح سے زندگی گزار سکے کہ تیرے دل میں کسی کی بدخواہی نہ ہو تو ایسی ہی زندگی بسر کر اور یہی میرا

طریقہ ہے کہ میرے دل میں کسی کے لیے کھوٹ نہیں۔

○ اور جس نے میری سنت (طریقے) سے محبت کی تو بلاشبہ اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت

کی وہ محبت میں میرے ساتھ رہے گا۔

○

- ① کوئی شخص (مطلوبہ درجے کا) مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا ارادہ اور اس کے نفس کا میلان میری لائی ہوئی (ہدایت) کے مطابق نہیں ہو جاتا۔
- ② تم میں سے کوئی شخص (مطلوبہ درجے کا) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کی نگاہ میں اس کے پاپ بیٹے اور مارے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔
- ③ اللہ نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں انہیں برباد نہ کرنا۔
- اللہ نے کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے ان کا ارتکاب نہ کرنا۔
- اللہ نے کچھ حد بندیوں کی ہیں انہیں پھانگ کر آگے نہ بڑھنا۔
- اللہ نے کچھ چیزوں سے بلا بھولے خاموشی اختیار کی ہے ان کی کرید میں نہ پڑنا۔
- ④ میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر اونٹ ہے جو زور زور سے بلبلا رہا ہے اور یہ شخص کہہ رہا ہے:
- اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیے! (اس گناہ کے وبال سے بچائیے)۔
- تو میں کہوں گا:

’میں تیری کچھ مدد نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھے یہ بات دنیا میں پہنچا دی تھی؟‘

میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر کوئی گھوڑا سوار ہے جو ہنسنار رہا ہے اور یہ شخص کہہ رہا ہے:

اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیے!

تو میں کہوں:

’میں تیرے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھے یہ بات دنیا میں پہنچا دی تھی؟‘

میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر کوئی بکری سوار ہے اور میاں رہی ہے اور یہ کہہ رہا ہے:

اے اللہ کے رسول! میری مدد کو پہنچے!

تو میں اس کی فریاد کے جواب میں کہوں:

’میں یہاں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھے دنیا میں احکام الہی پہنچا دیے تھے۔‘

میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ اس کی گردن پر کوئی آدمی سوار ہے اور چیخ رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے:

”اے اللہ کے رسول! میری مدد کو آئیے۔“

تو میں اس کے جواب میں کہوں:

”میں یہاں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تو تجھے دنیا میں بات پہنچا دی تھی۔“

میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ اس کی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے لہرا رہے ہیں اور وہ کہہ رہا ہے:

”اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیے۔“

تو میں اس کے جواب میں کہوں:

”میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تو تجھے بات پہنچا دی تھی۔“

میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر سونا چاندی سوار ہے اور وہ چیخ رہا ہے:

”اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیے۔“

تو میں اس کے جواب میں کہوں:

”میں تیرے گناہ کی پاداش کو ذرا بھی نہیں ٹال سکتا۔ میں نے تو تجھے دنیا میں بات پہنچا دی تھی۔“

قیامت کے روز یہ تمام چوریاں پھیلائی نہ جا سکیں گی!

○ جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی تو اس نے شرک کیا۔

○ جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا تو اس نے شرک کیا۔

○ جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا تو اس نے (بھی) شرک کیا۔

○ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں زردی آجاتی ہے۔ اور

○ مشرکین کی سورج پوجا کا وقت آجاتا ہے تب یہ اٹھتا ہے اور جلدی جلدی چار رکعتیں مار لیتا ہے (ایسے

○ جیسے کہ مرغی زمین پر چو بچیں مارتی اور اٹھاتی ہے)۔ یہ شخص اللہ کو اپنی نماز میں ذرا بھی یاد نہیں کرتا!

○ اے اللہ! امامت کرنے والوں کو نیک بنا اور اذان دینے والوں کی مغفرت فرما۔

○ انا ذمہ دار ہے اور موذن امانت دار۔

○ اپنی جانوں، اپنی اولاد، اپنے خادموں اور اپنے مال و دولت کے حق میں بدو عائد کیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ

○ گھڑی مقبولیت کی ہو اور تمہاری بدو عائد قبول ہو جائے۔

○

○ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کیا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ مانگنا جائے اور غم کے دور ہونے اور آسائش کے حاصل ہونے کا انتقال نہایت اچھی عبادت ہے۔

○ جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھو رہا ہے تو وہ تمام گناہ جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا پانی کے ساتھ اس کے چہرے سے نکل جاتے ہیں یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ زائل ہو جاتے ہیں۔

پھر جب وہ اپنے ہاتھ دھو رہا ہے تو وہ تمام گناہ جن تک اس کے ہاتھ پاؤں پہنچے تھے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ زائل ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے!

○ درختوں کے پھل مت بیچا کرو جب تک کہ ان میں صلاحیت پیدا ہو جائے (پوری طرح پک نہ جائیں)۔  
○ باپ کا کوئی عطیہ بیٹے کے لیے اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کی تعلیم و تربیت اچھی کرے۔  
○ جیا خیر ہی لاتی ہے۔

○ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ لیوں چھوڑے رکھے کہ دونوں باہم ملتے ہیں تو ایک اس طرف منہ کر لیتا ہے اور دوسرا اس طرف۔ اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلا کرے۔

○ مسلمان کو جو کچھ تکلیف، مرض، فکر، حزن، تکلیف اور غم لاحق ہوتا ہے حتیٰ کہ ایک لانا لگ جانے سے بھی جو اس کو تکلیف ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔  
○ ایک مومن اپنے دوسرے مومن بھائی کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کی اینٹیں باہم ایک دوسرے کو مضبوط جوڑتی ہیں۔

○ ایمان کے ساتھ سے کچھ زائد شعبے ہیں اور جیسا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے  
○ ایمان کی تعریف یہ ہے کہ تو اللہ، اس کے ملائکہ، اس کی کتاب، قیامت کے دن اس کے دیدار، نبی اس کے رسولوں اور خاتم الرسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روز قیامت دوبارہ جی اٹھنے پر اعتقاد رکھے۔  
○ آپس میں ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔  
○ تین شخص ایسے ہیں جن سے حق تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا نہ انہیں آواز گناہ سے پاک و صاف کرے گا:

۱۔ دم لوڑھا جو زانی ہو۔

۲۔ وہ بادشاہ جو بھوٹ بوتا ہو۔

۳۔ وہ آدمی جو متکبرانہ انداز سے اٹھا اٹھا کر اور اکر اکر چلتا ہو۔

قیامت کے دن دنیا کے سب سے خوشحال آدمی کو لاکر آگ میں ڈال دیا جائے گا جب آگ اس کے جسم کو پوری طرح اتر میں لے لے گی تب اس سے پوچھا جائے گا:  
"کبھی تو نے اچھی حالت دیکھی ہے۔ تجھ پر کبھی عیش کا زمانہ آیا ہے؟"

وہ کہے گا:

"نہیں! تیری قسم اے میرے رب! کبھی نہیں۔"

پھر دنیا میں انتہائی مستند سنی کی حالت میں زندگی گزارنے والے شخص کو لایا جائے گا۔ جب اس پر جنت کی نعمتوں کا رنگ خوب چڑھ جائے گا تب اس سے پوچھا جائے گا:  
"کبھی تم نے تنگی دیکھی ہے۔ کبھی تم پر تکلیف کا دور گزرا ہے۔"

وہ کہے گا:

"نہیں۔ اے میرے رب تیری قسم! کبھی نہیں۔"

جب یہ آیت نازل ہوئی کہ:

"اپنے قریبی اہل خاندان کو ڈراؤ" : سورۃ الشعراء

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل قریش سے فرمایا:

"اے گروہ قریش! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچانے کی فکر کرو۔ میں خدا کے عذاب سے تم کو ذرا بھی نہیں بچا سکتا اور اس کے عذاب کو تم سے ذرا بھی نہیں ٹال سکتا۔  
اے عبد مناف کے خاندان والو!

میں تم پر سے اللہ کے عذاب کو کچھ بھی نہیں ٹال سکتا۔"

اے عباس بن عبد المطلب! (حقیقی چچا)!! میں اللہ کے عذاب کو تم پر سے ذرا بھی نہیں ہٹا سکتا۔

اے صفیہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی پھوپھی)! میں تم پر سے اللہ کے عذاب کو ذرا بھی

نہیں ٹال سکتا!

اے میری بیٹی فاطمہ!

تو میرے مال سے جتنا مانگے میں دے سکتا ہوں لیکن اللہ کے عذاب کو تجھ پر سے نہیں ٹال سکتا پس اپنے

آپ کو بچانے کی فکر کہ ایمان اور عمل ہی وہاں کام آئیں گے!

○ آدمی کی نماز جو وہ کسی دوسرے آدمی کے ساتھ پڑھتا ہے زیادہ ایمانی نشوونما کا باعث بنتی ہے، اس نماز کے مقابلے میں جو وہ لیکلے پڑھتا ہے۔

○ اور جو نماز امانے دو آدمیوں کے ساتھ پڑھی وہ ایک آدمی کے ساتھ پڑھی گئی نماز کے مقابلے میں زیادہ ایمانی قوت کا باعث بنتی ہے۔

○ جس کسی بستی یا درہ میں تین مسلمان ہوں اور وہاں جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی جاتی ہو تو ان پر تو شیطان غلبہ پالیتا ہے۔

○ تو اسے (مخاطب) ! جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو اپنے اوپر لازم کر لے کیونکہ بھڑیا اس بکری کو کھانے جو اپنے چرواہے سے دور اور اپنے گلے سے اگ ہو جاتی ہے۔

○ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

”میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے جو کچھ تیار کر رکھا ہے وہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی بشر کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے“

○ کامیابی ممبر کے ساتھ، خوشحالی کرب کے ساتھ اور راحت تنگدستی کے ساتھ ملتی رہتی ہے۔  
○ خوش نصیب ہے وہ جس کے عیب سے دوسروں کی عیب جوئی سے روک دیں۔

○ لوگوں سے کچھ نہ مانگو۔ یہاں تک کہ اگر تمہارا تازا یا نہ گم پڑے تو سواری سے اتر کر اسے اٹھاؤ مگر کسی دوسرے سے اس کے اٹھانے کی خواہش نہ رکھو۔

○ تین چیزیں دلوں میں محبت کو بڑھاتی ہیں:

۱۔ ملاقات کے وقت سلام کرنا۔

۲۔ محل میں اپنے بھائی کے لیے جگہ نکالنا۔

۳۔ جس نام کو ایک بھائی پسند کرتا ہو اس نام سے اسے پکارنا۔

○ مشہور و معروف شخص کے لیے تکلیفیں، میں اور گنا کو غیر معروف شخص کے مزے ہیں۔

○ جس کے دل کو اللہ نے رحم و دروسے محروم رکھا وہ ناکام و نامراد ہو گیا۔

○ تین چیزیں ایمان کی نشانیاں ہیں:

۱۔ تنگدستی میں سخاوت کرنا۔

۲۔ عالم کو سلام کرنا۔

۳۔ اپنے خلاف فیصلہ کرنا۔



- اللہ سے نفع بخش علم کے لیے دعا کرو۔ اور جو علم نفع نہ دے اس سے غذا کی پناہ مانگو۔
- اللہ کی پناہ مانگو۔ ایسے دل سے جس میں عاجزی نہ ہو۔ ایسا دعا ہے جو سنی نہ جائے۔ ایسے نفس سے جو میر نہ ہو۔ ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔
- اے بنی آدم!
- نیرا کوئی مال نہیں سوائے اس کے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پین کر گھسا دیا یا کار خیر پر صرف کر کے اسے جاری رکھا۔
- جس نے حج کیا۔ پھر نہ توبہ ہو وہ گوئی کی اور نہ فسق کیا تو وہ اس طرح (گناہوں سے پاک ہو کر) لوٹے گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جاتھا۔
- بہتر صدقہ وہ ہے جو صاحبِ توفیق دے اور اپنے عیال سے شروع کرے۔
- پیٹ سے بڑھ کر کوئی بدترین برتن نہیں۔
- جب تین افراد بیٹھے ہوں تو ایک کو چھوڑ کر باقی دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کہ اس سے وہ آزرده ہو جائے گا۔
- خدا تین افراد کو دشمن رکھتا ہے:
- ۱۔ ستم گرمالدار کو
  - ۲۔ پیر بے علم کو
  - ۳۔ فقیر متکبر کو
- بدترین انسان وہ ہے جو میرت کے لحاظ سے دوغلا ہو۔ راہ صحر کچھ اور ادھر کچھ۔
- صدقہ، غضبِ الہی کی آگ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔
- صلہ رحم عمر میں اضافہ کرتا ہے۔
- نیکیاں بڑی موت سے بچاتی ہیں۔
- نکاح کرو تا کہ میں تمہاری کثرت پر دوسری امتوں کے سامنے فخر کر سکوں۔
- راہبوں کی زندگی اختیار نہ کرو۔
- منافق کی تین علامتیں ہیں:
- ۱۔ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔
  - ۲۔ وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔

۲۔ جیب سے امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔

(۱) نیکی حسنِ اخلاق کا نام ہے۔

(۲) گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو اس پر کسی کو باخبر ہونا پسند نہ کرے۔

(۳) بد بختی کی چار نشانیوں ہیں:

۱۔ پچھلے گناہوں کو فراموش کر دینا حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک اس کے نامہ اعمال میں

لکھی جا چکی ہیں۔

۲۔ پچھلی نیکیوں کو یاد کر کے اترتے رہنا۔ حالانکہ پتہ نہیں وہ نیکیاں قبول بھی ہوئیں یا

رد کر دی گئیں۔

۳۔ دنیوی خوش حالیوں میں رہنے کے باوجود سرمایہ داروں کی خوش حالی کی جانب نظر

کرتے رہنا۔

۴۔ دینی معاملات میں اپنے سے کمتر آدمیوں کو دیکھ کر فخر کرنا۔

(۱) ایک کھانا دو اڑوں کی ماں ہے۔

(۲) کم گفتگو کرنا ادب کی ماں ہے۔

(۳) گناہوں سے توبہ کرنا عبادتوں کی ماں ہے۔

(۴) مشکلات اور مصائب میں صبر کرنا آرزوں کی ماں ہے۔

(۱) پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جانو:

۱۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے

۲۔ صحت و تندرستی کو بیماری سے پہلے

۳۔ مالداری کو محتاجی سے پہلے

۴۔ زندگی کو موت سے پہلے

۵۔ مشاغل سے پہلے فرصت کے لمحات کو۔

(۱) انسان دنیا میں مال و دولت کے لیے مارا مارا پھرتا ہے مگر یہ چیزیں آخرت میں کام نہ آئیں گی۔

(۲) اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

کہہ دیں کہ دنیا کی پونجی بہت کم ہے اور آخرت پر ہمیزگاروں کے لیے بہتر ہے اور تم پر بال برابر

بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔

○ بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں۔

○ اسے ایمان والو!

اپنے اعمال کا محاسبہ کہہ کے دیکھ لیا کہ وہ کل کے لیے اگے کیا بھیجا ہے۔

○ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور ایسے لوگوں میں سے مت ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ پھر اللہ نے ان کو بھلا دیا۔ ایسے ہی لوگ نافرمان ہوتے ہیں۔

○ اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے چھوٹے گناہوں کو معاف فرادے گا اور تم کو عزت کے مقام میں داخل کرے گا۔

○ میرے ان بندوں سے کہہ دیجیے جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی (گناہ) کیا ہے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ تو سب کے سب گناہ معاف فرما دیتا ہے اور وہ تو بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اسی کا حکم مانو۔ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے۔ پھر کوئی تمہاری امداد نہ کر سکے اور اللہ کی نازل کردہ بہتر بات پر چلو قبل اس کے کہ اچانک عذاب آجائے اور تم کو جزا بھی نہ ہو۔ اور پھر حسرت کے مارے پھیناؤ اور۔

○ ظالموں پر خدا تعالیٰ کی لعنت جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں شبہ ڈال کر ان میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

○ یہی لکھے ہوئے دفتر (اعمال نامے) قیامت کے دن کتابِ ناطق (بولتی ہوئی کتاب) ہوں گے۔

○ اور جس کسی کو اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملے گا وہ حسرت و افسوس سے کہے گا:

”کیا یہی اچھا ہوتا کہ میرا اعمال نامہ مجھے نہ ملنا اور مجھے خبر بھی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے۔ کسی طرح وہی موت مجھے ختم کر دیتی (جو دنیا میں آئی تھی) اٹھے افسوس! میرا مال میرے کچھ کا آئے آیا۔ میری حکومت بھی مجھ سے جاتی رہی۔“

ارشادِ خداوندی ہو گا:

”اس کو پکڑو۔ اور پھر طوق پناؤ۔ پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو ڈال دو۔ پھر ایک زنجیر میں اس کو جکڑ دو۔ کیونکہ یہ شخص اللہ عظیم پر یقین نہ لاتا تھا۔ اور فقیر کو کھانے پر رغبت نہ دلاتا تھا۔ آج اس کا یہاں کوئی دوست نہیں اور اس کو زخموں کے دھوون کے سوا کچھ نہ ملے گا جس کو کے سوا کوئی دوسرا نہیں کھاتا۔“

○ خبردار! نیک کام میں خرچ کیے ہوئے مال کو احسان بنا جا کر دکھ دینے والے کلمات کہہ کہہ کر ہرگز ہرگز فلاح نہ کرو۔

○ یاد رکھو! جو کچھ اللہ کے ہاں ہے ان لوگوں کے لیے جو ایماندار ہیں۔ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں غصے میں معاف کر دیتے ہیں۔ اپنے رب کا حکم مانتے ہیں۔ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اپنے کام آپس میں صلاح مشورے سے کرتے ہیں۔ اللہ کے دیے ہوئے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اگر کوئی خواہ مخواہ ان پر سرکشی کرے تو اس سے اتنا ہی بدلہ لیتے ہیں۔ اگرچہ صبر کرنا اور بخش دینا ہمت کے کام ہیں۔

○ اے ایمان والو! اپنے گناہوں سے سچے دل سے توبہ کرو۔

○ تحقیق! ظالموں کو کبھی فلاح نہیں ہوتی۔

○ ہم کسی شخص کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ نہیں ڈالتے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو تو شرط فرما برداری یہ ہے کہ اسی پر بھروسہ رکھو۔

○ اللہ تعالیٰ اور خصلتوں کو پسند فرماتا ہے:

۱۔ علم حاصل کرنا

۲۔ بڑو باری

○ اللہ تعالیٰ بخیل سے دور ہے

○ بخیل، اللہ تعالیٰ سے دور ہے۔ جنت سے دور ہے۔ لوگوں سے دور ہے اور دوزخ سے بید قریب ہے۔

○ مومن ایک مورخ سے دو بار ڈسا نہیں جاسکتا۔

○ بغیر سختی اٹھانے کے حلیم اور بغیر تجربہ کے حکیم نہیں ہو سکتا۔

○ آسانی کا معاملہ اختیار کرو اور تنگی و سختی نہ کرو۔ اور خوش خبری مناؤ اور نفرت پیدا نہ کرو۔

○ جو نرمی سے محروم ہے وہ تمام بھلائی سے محروم رہا۔

○ جو اذہ انوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔

○ بدگمانی سے بچو کہ یہ سب سے جھوٹی بات ہے۔

○ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کا اثر ملتا ہے پس جس کی ہجرت اللہ اور

اس کے رسول کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کے لیے شمار ہوگی اور جس کی

ہجرت حصول دنیا یا حصول زن کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے شمار ہوگی جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔

اطاعت کا حکم صرف نیک کاموں میں ہے (برائیوں میں نہیں)۔

ولیمہ کا وہ کھانا سب سے بڑا ہے جس میں دولت مندوں کو بلا یا جاتا ہے اور فقرا کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ وہ برابر کے نہیں۔

جس نے دعوت کا انکار کیا اس نے خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کی۔

قیامت کے دن مومن کے ترازو میں کوئی شے خوش خلقی سے وزنی نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ بدگو باہ زبان کو بہت برا سمجھتا ہے۔

دنیا کی محبت سب گناہوں کی جڑ ہے اور کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

بلند آواز سے تکبیر نہ پڑھو کیونکہ تم کسی ہرے یا غیر حاضر شخص کو نہیں بلکہ اس کو پکار رہے ہو جو سنتا اور دیکھتا ہے اور وہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہے۔

مظلوم کی بددعا سے ڈرو کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔

ایماندار آدمی کا ہر ایک کام اس کے لیے اچھا ہوتا ہے؛

اسے جب خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے۔

اگر اسے دکھ پہنچتا ہے تو صبر کرتا ہے۔ اور یہ دونوں باتیں اچھی ہیں۔

ایک گروہ جب چل رہا ہو تو کافی ہے کہ ان میں سے صرف ایک ہی سلام کہے۔ اسی طرح ایک جگہ پر بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے بھی ایک ہی کا جواب سلام کافی ہے۔

وہ مسلمان جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان سے اذیت پہنچنے پر صبر کرتا ہے اس سے اچھا ہے جو نہ لوگوں سے ملتا ہے اور نہ اذیت ملنے پر صبر کرتا ہے۔

سب سے زیادہ اچھی عادتیں دو ہیں؛

۱۔ اللہ پر ایمان لانا

۲۔ روزہ رکھنا

ایک اور اچھی عادت مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا۔

سب سے بری عادتیں بھی دو ہیں؛

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا

۲۔ مسلمانوں کے ساتھ بدخواہی کرنا اور ان سے بد معاہدگی اور بداندیشی سے پیش آنا۔

تمام فتنوں کی بنیاد عشر اور زکوٰۃ کا نہ دینا ہے۔

کسی چیز کو مہر کر کے اسے واپس لینے والا اس گنہگار کی مانند ہے جو قتل کے اسے چاٹ لے  
تم پر سچ بولنا واجب ہے کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ ایک  
انسان ہمیشہ سچ بولتا رہتا اور سچ کو ترجیح دیتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے یہاں اس کا نام صدیقوں  
میں لکھ دیا جاتا ہے۔

تم جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی راہ دکھاتا ہے اور فسق دوزخ کی راہ دکھاتا ہے۔ ایک  
شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کو ہر بات پر ترجیح دیتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے یہاں اسے  
کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

انسانوں کا بھی خواہ اور سہرہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔

غیرت مند خدا کو محبوب ہے۔

تین اشخاص قیامت میں اللہ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کریں گے :

۱۔ جس کے دل میں کبھی زنا کا خیال نہ آیا ہو۔

۲۔ جس نے اپنی کمائی کو کبھی سود سے آلودہ نہ کیا ہو۔

۳۔ جس نے کبھی چغلی خوری نہ کی ہو۔

تم میں سے بہت بہتر وہ ہے جو دنیا سے کنار کش ہو اور آخرت کی طرف زیادہ مائل ہو۔

ایماندار کو غصہ بھی جلد آتا ہے اور وہ راضی بھی جلد ہو جاتا ہے۔

تمہارا ہمسایہ :

اگر تم سے مدد چاہے تو اس کی مدد کرو۔

اگر قرض مانگے تو قرض دو۔

اگر تم سے کوئی کام آپڑے تو پورا کرو۔

بیمار ہو تو عیادت کرو۔

مر جائے تو اس کے جنازے سے ہمراہ جاؤ۔

اس کو بہتری حاصل ہو تو مبارک کہو۔

مصیبت پڑے تو تعزیت کرو۔

بغیر اس کی اجازت کے اپنی عمارت اونچی مت کر دکھ اس کی ہوا رکے۔

اگر کوئی میوہ خریدو تو اس کو تحفہ دو ورنہ چھپا کر گھر میں لاؤ اور اپنے بچے کو میوہ لے کر گھر سے باہر نہ جانے دو کہ ہمسائے کو یا اس کے بچے کو رنج ہو۔

اپنی ہنڈیا کی خوشبو سے اسے ایذا نہ دو مگر اس صورت میں کہ کچھ اس کے ہاں بھی بھجو۔ اور یہ حقوق اسی سے ادا ہوں گے جس پر خداجم کرے۔

جو چیز بازار سے خریدو تو گھر لاکر پہلے دختر کو دو پھر پسر کو۔

بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

تنہا شخص کے ساتھ شیطان رہتا ہے۔ جب ایک کے دو ہوں تو بھاگ جاتا ہے۔

جس کو مسلمان کا غم نہ ہو وہ میری امت میں سے نہیں۔

جو شخص سلام سے پہلے بات کا آغاز کرے تو اس کو جواب مت دو۔ جب تک پہلے سلام نہ کرے۔

شرک کے بعد بدترین گناہ ایذا رسانی خلق ہے۔

تین دن سے زیادہ کسی طے والے سے ترک کلام نہ کرو۔

پڑوسی کے گتے کو مارنا بھی پڑوسی کو ایذا دینے کے مترادف ہے۔

احوال پڑوسی کرنا اور پھر اظہارِ غمخواری نہ کرنا نفاق کی دلیل ہے۔

چنل خور کی بات کسی مسلمان کے بارے میں مت سنو۔

ہر قوم کے معزز آدمی کی تعظیم و تکریم کرو۔

جب تین اشخاص سفر کو جائیں تو ایک کو اپنا سردار بنا لیں۔

جماد کرنے والوں کی عورتوں کا آبرو گھر پر رہنے والوں کے لیے ایسی ہی ہے جیسی ان کی ماؤں کی آبرو۔

اگر گھر پر رہنے والا کوئی آدمی کسی مجاہد کے پس پشت اس کے اہل و عیال کا نگران ہو اور پھر ان کے

بارے میں خیانت کرے تو قیامت کے دن مجاہد کھڑا ہو کر اس کی نیکیوں میں سے جو چاہے گا لے

گا یاں تک کہ وہ راضی ہو جائے۔

جس کے ہاں بیٹی ہوئی اور اس نے اسے نہ تو زندہ درگور کیا اور نہ ذلت کی حالت میں رکھا اور نہ اپنے

بیٹے کو اس پر ترجیح دی تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

اللہ مہربان ہے اور تمام امور میں مہربانی پسند کرتا ہے۔

کسی والد نے اپنی اولاد کو نیک ادب سے انصاف کوئی تحفہ نہیں دیا۔

○ اللہ تعالیٰ کو وہ اعمال بہت پسند ہیں جن پر پابندی کی جلے اگرچہ وہ مقدار کے لحاظ سے تھوڑے ہی ہوں  
تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو۔

○ اور گناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو۔ وہ اسے مٹا دیتی ہے۔

○ لوگوں کے ساتھ اچھے خلقی سے پیش آیا کرو۔

○ تم میں سے کسی شخص کا اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لانا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے  
پھر وہ اس کو دسے یا نہ دے۔

○ مثبت النما جب نافذ ہونے لگتی ہے تو عقلمندوں کی دانائی سلب ہو جاتی ہے۔

○ جو قوم زکوٰۃ نہیں دیتی وہ خشک سالی میں بہتلا ہو جاتی ہے۔

○ جب بیٹا کسی محفل میں بیٹھا ہو تو باپ کو وہاں نہ بیٹھنا چاہیے۔

○ کشادہ روٹی کینہ کو زائل کر دیتی ہے۔

○ فرشتے طالب علم کے قدموں کے نیچے پڑ بچھاتے ہیں۔

○ جس نے عالم کا احترام کیا اس نے میرا احترام کیا۔

○ تین چیزیں ہنسی مذاق نہیں ہیں:

۱۔ نکاح

۲۔ طلاق

۳۔ غلام آزاد کرنا

○ تین باتیں بہت سی مصیبتوں سے نجات دلاتی ہیں:

۱۔ زبان کی روک تھام

۲۔ گناہوں پر گریز و ندامت

۳۔ گوشہ نشینی

○ دو چیزیں مغزرت کا سبب ہیں:

۱۔ سلام میں پہل کرنا

۲۔ اچھی گفتگو کرنا

○ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

۱۔ اسی بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے



رسول ہیں۔

۲۔ نماز قائم کرنا

۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا

۴۔ خانہ کعبہ کا حج کرنا

۵۔ رمضان کے روزے رکھنا

○ میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں:

۱۔ اس کے گھروالے

۲۔ اس کا مال

۳۔ اس کے اعمال

سوڈو تو واپس آجاتی ہیں: اس کے گھروالے اور مال۔ اور ایک چیز اس کے ساتھ رہ جاتی ہے  
یعنی اس کے اعمال!

○ جو شخص اس بات کو محبوب رکھتا ہے کہ اس کے رزق میں کٹاؤ لگے، اور اس کی عمر دراز ہو تو چاہیے  
کہ رشتے داروں سے نیک سلوک کرے۔

○ ایک دوسرے سے حسد نہ کرے

ایک دوسرے کے مقابلے میں قیمتیں نہ بڑھاوے

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو

ایک دوسرے سے درگزر نہ کرے

ایک دوسرے کی خرید و فروخت پر خرید و فروخت نہ کرے

اور اسے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ!

○ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ پس نہ وہ اپنے بھائی پر ظلم کرے اور نہ اسے حقیر جانے اور نہ اسے  
بے یار و مددگار چھوڑے۔

○ کسی کے لیے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان  
کا خون، مال اور آبرو حرام ہے۔

○ قوی وہ نہیں جو پہلوانی کرتا ہے بلکہ قوی وہ ہے جو غصے کی حالت میں اپنے اوپر قابو رکھے!

○

○ وہ شخص جھوٹا نہ کہلائے گا جو لوگوں میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولے۔ پس وہ اصلاح کے لیے ہی چینی خوری کرے یا اصلاح ہی کے لیے کوئی بھلی بات کہے۔

○ چھوٹے کے لیے بڑے کو، گزرنے والے کے لیے بیٹھے ہوئے کو، چھوٹی جماعت کے لیے بڑی جماعت کو سلام کرنے میں پہل کرنی چاہیے۔

○ جس نے میت پر (اپنے) منہ پر تھپڑ مارے۔ گریبان چاک کر ڈالا اور زمانہ جاہلیت کی نوحہ گری کی اس کا شمار ہم میں نہیں۔

○ مسلمان کو گالی دینا فسق اور قتل کرنا کفر ہے۔

○ اپنے باپوں سے انحراف نہ کرو کہ یہ کفر ہے۔

○ مرنے والوں کو بُرا نہ کہو کہ وہ اپنے اعمال کا نتیجہ جگت چکے۔

○ حیا سے صرف اچھے کام مرزد ہوتے ہیں۔

○ سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔

۱۔ اللہ کا شریک بنانے سے۔

۲۔ جادو سے۔

۳۔ اس جان کو قتل کرنے سے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دے دیا ہو بجز اس کے جسے حق پر قتل کیا جائے۔

۴۔ سود خوری سے۔

۵۔ بقیع کا مال کھانے سے۔

۶۔ میدانِ جہاد سے بھاگ جانے سے۔

۷۔ پاکباز سیدھی ساوی عورتوں پر نمائشی کی تمت لگانے سے؛

اللہ سے ڈرو۔ اپنی اولاد میں انصاف ملحوظ رکھو۔

○ اسے نوجوانو!

تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے ضرور شادی کر لینی چاہیے کیونکہ یہ عمل بد نظروں کا محافظ اور شرم گاہ کے لیے پاکدامنی کا ذریعہ ہے۔

اور جو شادی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ روزے اس کی شہوت کا زور توڑنے والے ہیں۔

- جس نے وہ بات میری طرف منسوب کی جو میں نے نہیں کی تو اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں خود ڈھونڈ لیا۔
- جس شخص کو اللہ نے اپنی عیال کا نگہبان بنایا ہو اور وہ مرتے دم تک اپنی عیال سے دھوکہ فریب کرتا رہے اور خدا جنت کو حرام کر دے گا۔
- انسان کا بہترین اسلام یہ ہے کہ وہ لایعنی اور لغو باتوں کو ترک کر دے۔
- جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کو نظر انداز کر کے دوسری کی طرف جھکا رہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک بازو ایک طرف کوٹھا ہوا ہوگا۔
- قیامت کے دن عادل حاکم اللہ کا مقرب اور محبوب ترین ہوگا۔
- بندگانِ خدا کو نادمہ پہنچانے والا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہے۔
- تین آدمیوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے :
- ۱۔ اس شخص کو جو رات کو اٹھ کر کلام اللہ کی تلاوت کرے۔
- ۲۔ جو اپنے ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ کو خیر نہ ہو۔
- ۳۔ جس کے ساتھی اسے میدان جنگ میں چھوڑ کر جاگ گئے ہوں اور وہ تنہا دشمن کی جانب بڑھ رہا ہو۔
- جس قوم کی خدا بہتری چاہتا ہے اس کی قیامت و الشہدوں کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور صاحبانِ علم کو ان کا نامی بناتا ہے اور مال سے ان کے اسبابِ کرم کو مرفراز کرتا ہے۔
- امت کا بہترین شخص وہ ہے جو اللہ سے مانگے اور لوگوں کو خدا کا محبوب بنانے کی کوشش کرے۔
- سب سے بہتر اسلام اس کا ہے جس کا اخلاق بلند ہو اور وہ شریعت کے احکام و مسائل سے بھی واقف اور بہرہ مند ہو۔
- بہترین عورت وہ ہے کہ جس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو سرور پیدا ہو اور جب اس کو حکم دے تو اس کو پورا کرے اور شوہر کی مخالفت نہ دل میں کرے نہ مالی معاملات میں۔
- اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ حق دار کا حق ادا کرو اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو۔
- مجھے غریبوں میں تلاش کرو کیونکہ غریبوں ہی کے ذریعے تمہیں مدد اور روزی ملتی ہے۔
- جس کے پاس زائد سواری ہے وہ اسے دیدے جس کے پاس سواری نہیں ہے جس کے پاس زائد خوراں ہے وہ اسے دیدے جس کے پاس خوراں نہیں۔

- جیٹو نماز کے لیے کھڑا ہو تو یہ سمجھ کر پڑھا کہ (تیری زندگی کی) یہ آخری نماز ہے۔
- کوئی ایسی بات نہ کرو جس پر کل پچھتا نا پڑے۔
- مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔
- خوفِ الہی، حکمت کا سرچشمہ ہے۔
- وہ گھر جس میں قرآن پاک پڑھا جائے آسمانی مخلوق کے سامنے یوں چمکتا ہے جس طرح ستارے اپنی زمین کے سامنے چمکتے ہیں۔
- خدا اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کھاتے وقت الحمد للہ کہے۔
- اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں جو لوگوں کی داد رسی اور دستگیری کرتے ہیں اور ضرورت کے وقت لوگ ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔
- یہ وہ لوگ ہیں جنہیں عذابِ الہی سے امان ہے۔
- جس شخص کو اللہ پسند کرتا ہے اس کے دل کا تفضل کھول دیتا ہے۔ اس کو صدق و یقین کا محل بنا دیتا ہے۔ اس کی عقل کو سلامتی، زبان کو راستی، اخلاق میں استقامت، امان کو معافیت اور آنکھوں کو صحیح بصارت عطا کرتا ہے۔
- جو اپنی عورتوں کے معاملے میں اچھا ہو وہ سب سے اچھا ہے۔
- سب سے اچھا انسان وہ ہے:
- جس کے دیدار سے تم کو اللہ یاد آئے۔
- جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو۔
- جس کے عمل سے تمہاری رغبتِ آخرت کی طرف بڑھنے لگے۔
- علمِ مومن کا دوست ہے اور عقل اس کی رہنما۔
- علمِ مومن کا ناظم ہے علم اس کا قدیر اور صبر سپہ سالار۔
- سخی و مہربانی مومن کے ماں باپ اور آشتی و ملائمت اس کے بھائی بہن ہیں۔
- کوئی دن ایسا نہیں کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے مگر یہ کہ وہ پکار پکار کر کہتا ہے کہ:
- اے انسان! میں ایک نوپید مخلوق ہوں۔ میں تیرے عمل پر شاہد ہوں۔ مجھ سے کچھ حاصل کرنا ہے تو کرے۔ میں تو اب قیامت تک لوٹ کر نہیں آؤں گا۔



○ تم سے شریعہ آدمی دو منہ والا ہے۔ یہاں ایک منہ کے ساتھ ہے اور وہاں دو منہ کے ساتھ۔  
○ سب مسلمان تین چیزوں میں (برابر) کے حصہ دار ہیں:

۱۔ پانی

۲۔ آگ

۳۔ گھاس

○ آدمی جب فرض دار ہو جاتا ہے تو بات بات میں بھٹ بھٹا ہوتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے پورا نہیں کرتا۔

○ جو مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے مانگے تو اس نے چنگلی مانگی۔ اب خواہ اسے کم کر لے یا اسے بڑھالے زیادہ کر لے۔

○ دنیا متاع ہے اور دنیا میں اچھی متاع نیک عورت ہے۔

○ عورت جب جوانی کو پہنچے تو اسے دکھلاوا کر نادرست نہیں سولے ان چیزوں کے (اشارہ فرمایا منہ اور ہتھیلیوں کی طرف)۔

○ جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

○ اما تو ایک ڈھال ہے جس کے پیچھے جنگ کی جاتی اور پناہ لی جاتی ہے۔ اگر وہ اللہ سے ڈرنے اور عدل کا حکم دے تو اس میں اس کا اجر ہے اور اگر اس کے خلاف کہے تو اس کا گناہ اسی پر ہے۔ اپنے نفس پر رحم کرو اور خلق خدا پر بھی رحم کھاؤ۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔

○ سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔ تمہیں چاہیے کہ سب کے لیے نفع بخش بن جاؤ۔

○ بوڑھوں میں بدتر وہ بوڑھا ہے جو سیاہ خضاب سے جوانوں کی مانند بنتا ہے۔ چونکہ سیاہ خضاب

فریب ہے اور فریب دینے والا ہم میں سے نہیں۔

○ خدا تین افراد کو دوست رکھتا ہے:

۱۔ صاحبِ عیال

۲۔ غریب

۳۔ پاک باز مومن

○ خدا ہاتھ سے محنت کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔



- قیامت کے دن لوگ حساب کتاب میں معروف ہوں گے اور تین آدمی ایسے ہوں گے جو عرشِ الہی کے زیرِ سایہ آرام سے باتیں کر رہی ہوں گی:
- ۱۔ جو حق کے صلے میں کسی ملامت کی پرواہ نہ کرتا ہو۔
  - ۲۔ جس نے کبھی حرام کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا ہو۔
  - ۳۔ جس نے غیر مہرم عورتوں کی طرف کبھی نگاہ نہ اٹھائی ہو۔
- محبوب ترین بندہ وہ ہے جس کے دل میں اللہ نیکی ڈالے اور اس نیکی کو عمل میں لانے کی ترغیب دے۔
- بہترین بندے دو ہیں:
- ۱۔ جو وعدے وفا کرتے ہیں۔
  - ۲۔ جو معطر رہتے ہیں۔
- میرے بعد وہ زمانہ آنے والا ہے جب لوگ پانچ بری چیزوں سے محبت رکھیں گے اور پانچ اچھی چیزوں کو ترک کر دیں گے:
- ۱۔ دنیا سے محبت رکھیں گے اور آخرت کو بھول جائیں گے۔
  - ۲۔ زندگی پیاری سمجھیں گے اور موت کو فراموش کر دیں گے۔
  - ۳۔ مہلات کو عزیز رکھیں گے اور قبروں کو بھول جائیں گے۔
  - ۴۔ مال کو محبوب رکھیں گے اور حساب کتاب کو فراموش کر دیں گے۔
  - ۵۔ خلقت کو دوست رکھیں گے اور خالق کی یاد دل سے محو کر دیں گے۔
- پانچ چیزوں کا صلہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے پانچ چیزوں میں ہے:
- ۱۔ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کی نعمتوں میں اضافہ فرماتا ہے۔
  - ۲۔ مخلصانہ دعا کا صلہ قبولیت میں ہے۔
  - ۳۔ صدقِ دل سے توبہ کا بدلہ قبولِ توبہ میں ہے۔
  - ۴۔ استغفار کا عوض بخشش ہے۔
  - ۵۔ صدقہ کا صلہ بارگاہِ الہی میں شرف ہے۔
- اللہ کی نظرِ رحمت سے محروم رہنے والے چھ اشخاص ہیں:
- ۱۔ مسجد میں جا کر نماز نہ پڑھنے والے۔
  - ۲۔ قرآن پاک گھر میں ہو گا سے نہ پڑھنے والے۔

۳۔ قرآن پاک پڑھ کر بھی بدکاری اور زنا کرنے والے۔

۴۔ پاکباز عورتوں پر جو دستم کرنے اور بد اخلاقی سے پیش آنے والے۔

۵۔ وہ لوگ جو کسی عالم و فاضل کی بات تک سننا نہ گوارا کریں۔

○ ہوا ہو سس سے بچو۔ یہ انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔

○ میری امت کے دس قسم کے آدمی جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر ان اعمال سے توبہ کر

لیں اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کو قبول کرنے تو پھر وہ جنت میں داخل ہو سکتے ہیں:

۱۔ جو امیر لوگوں کے ہاتھوں میں کیلنار ہے یعنی ان کی کٹھ پتلی بنا رہتا ہو۔

۲۔ کفن چور

۳۔ جھیل خور، جو لوگوں میں ادھر ادھر لگاتا بھاتا پھرے۔

۴۔ گھر میں لاکر نوڈیوں سے حرام کاری کرنے والا۔

۵۔ بیوی کے غیر مردوں سے کھل کھینے پر غیرت نہ کھانے والا۔ اور اسے نہ روکنے والا۔

۶۔ ڈھول یا کوٹی اور ساز بجا کر روزی کمانے والا۔

۷۔ طنبیہ بجا کر روزی کمانے والا۔

۸۔ جو کسی کی خطا معاف نہ کرے اور نہ عذر مانے۔

۹۔ حرام زادہ اور وہ جو رہ گزر پر بیٹھ کر لوگوں کی غیبت کرتا پھرے۔

۱۰۔ والدین کا نافرمان۔ اس نافرمانی کی بدولت گھر سے نکالا اور حق وراثت سے محروم کیا ہوا۔

○ مومن نہ تو کسی پر طعن کرتا ہے نہ کسی کو بد دعا دیتا ہے۔

○ اللہ اس شخص پر رحم کرے جو کلمہ خیر کہے اور غنیمت جانے کہ کچھ نہیں ہوا یا کسی کی برائیوں پر خاموش

رہے اور سلامتی حاصل کرے۔

○ تین خوبیوں والے پر جہنم حرام ہے:

۱۔ نرم مزاج ہو۔

۲۔ ملائم طبع اور آسان گیر ہو۔

۳۔ طنسار ہو۔

○ اسے عورتوں!

تمہیں حق تعالیٰ نے اپنی ضرورتوں کے لیے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت فرمادی ہے۔

○ بیواؤں، یتیموں اور مسکینوں کی خبر گیری کرنے والے ارادہ خذا میں جہاد کرنے والوں یا رات بھر عبادت کرنے اور دن میں روزہ رکھنے والوں کی طرح ہیں۔

○ ہر بھلائی ایک صدقہ ہے۔

○ کسی شخص کو غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

○ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

○ بعض اشعار حکمت و دانائی پر مبنی ہوتے ہیں۔

○ اطاعت کا حکم صرف نیک کاموں میں ہے۔

○ اگر تجھ میں جیانا رہے تو جو چاہے کرتا پھر۔

○ جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرے تو اسے نماز میں تحیف کرنی چاہیے کیونکہ نمازیوں میں چھوٹے بڑے، کمزور، بیمار اور مزدوری کام کاج کرنے والے ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں البتہ جب تمنا اپنی نماز پڑھے تو جتنی چاہے طویل کرے۔

○ جو امراء کے دروازے پر آیا وہ فتنے میں پڑا۔ جس قدر ان کے نزدیک ہوا اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوا۔

○ کسی مسلمان بھائی کی حاجت براری کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے اپنی تمام عمر خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزاری۔

○ ایمان کے بعد افضل ترین نیکی خلقی خدا کو آرام دینا ہے۔

○ جو بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے وہ میری امت میں سے نہیں۔

○ مومن نہ تو کسی پر لعن طعن کرتا ہے نہ کسی کو گالی یا بد دعا دیتا ہے نہ بد زبان ہوتا ہے۔ مومن تو وہ ہے جس کو لوگ امن سمجھیں۔

○ اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے اس وقت تک کوئی جنت میں نہیں جاسکتا جب تک اس کا بڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

○ عورتیں فطر نماز، مزاج و نازک جسم پیدا کی گئی ہیں۔ ان کی مثال بسلی کی ٹیڑھی پڑی کی طرح ہے کہ اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو ٹوٹ جائے گی اس لیے ان سے ان کی طبیعت کے مطابق بناہ کرنے کی کوشش کرو۔





○ سب انسان اولادِ آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنائے گئے ہیں۔

○ نہ کسی عربی کو غیر عربی پر اور نہ کسی غیر عربی کو عربی پر فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی گورے رنگ والے کو کالے رنگ والے پر اور نہ کالے رنگ والے کو گورے رنگ والے پر فضیلت حاصل ہے مگر صرف تقویٰ سے!

○ اس قرآن کی خبر گیری کرو (یعنی اس کی تلاوت کرتے رہو!) پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے اونٹ (جتنی جلدی) اپنے آپ کو رسی سے تڑوا کر بھاگ جاتا ہے اس سے زیادہ جلدی قرآن (سینوں سے) نکل جاتا ہے۔

○ قرآن پاک کو کسی حال میں بھی فراموش نہیں کرنی چاہیے۔  
○ میں اپنی امت کے بارے میں جس چیز کا سب سے زیادہ اندیشہ کرتا ہوں وہ خواہشوں کی پیروی اور آرزو کی درازی ہے۔

○ خواہشوں کی پیروی حق سے روک دیتی ہے اور آرزو کی درازی آخرت کو بھلا دیتی ہے۔

○ اے لوگو!  
○ یہ دنیا کوچ کر چکی ہے۔ جارہی ہے اور آخرت کوچ کر چکی ہے۔ آرہی ہے اور ان میں سے ہر ایک کے پرستار ہیں۔ پس اگر تم ایسا کر سکو کہ دنیا کے پرستار نہ بن سکو تو ضرور ایسا کرو۔ اس وقت تم عمل کے گھر میں ہو جہاں حساب نہیں۔ کل تم آخرت کے گھر میں ہو گے جہاں عمل کرنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔

○ قرآن پڑھا کر اور بے شک قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارشی بن کر رب تعالیٰ کے حضور آئے گا۔

○ ایسا نادر مرد! ایسا نادر بیوی کو دشمن نہ رکھے (کیونکہ) اگر اس کی ایک عادت سے ناخوش ہو گا تو دوسری عادت سے خوش ہو جائے گا۔

○ خداوند تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ:

”آپس میں ایک دوسرے سے تواضع سے پیش آؤ۔ یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔“

○ غبار آلود ہونا اس کی، جس نے اپنے ماں باپ میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا۔ پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔

- تم میں سے جو شخص کوئی بُرا کام ہوتا دیکھے تو چاہیے کہ:
- ۱۔ اسے ہاتھ سے مٹا ڈالے۔
  - ۲۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے۔
  - ۳۔ پھر اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اسے بُرا جاننا ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔
- عنقریب تم لوگ امارت و حکومت کی حرص کرو گے اور یہ قیامت کے دن ندامت اور پشیمانی کا باعث ہوگی۔
- حقیقی صبر مصیبت کو شروع ہی میں برداشت کر لینا ہے۔
- جس کی عمر لمبی اور اعمال نیک ہیں وہ اچھا آدمی ہے اور جس کی عمر لمبی اور اعمال بد ہیں تو وہ بُرا ہے۔
- جو شخص اپنے ظلم کرنے والے پر بددعا کرتا ہے تو وہ اپنا بدلہ لے لیتا ہے۔
- جو کوئی تماشِ علم میں نکلا تو اپنی واپسی تک وہ گویا اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلتا رہا۔
- تمہارے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔
- معلوم رہے کہ وہ دل ہے!
- جب کسی بندے پر خدا تعالیٰ کی نعمت زیادہ ہوتی ہے تو اس کی طرف لوگوں کی حاجتیں بھی زیادہ ہوتی ہیں۔ اگر وہ ان سے کسمپرسی برتا ہے تو اس نعمت کے کھونے کے درپے ہوتا ہے۔
- لوگ ہرگز ہلکے نہ ہوں گے جب تک کہ ان کے اعمالِ بد کی وجہ سے ان کی جانوں پر حجت قائم نہ ہو جائے۔
- اگر تم اس چیز کو جان لو جس کو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسا کرو اور زیادہ رونے لگو۔
- بے شک وہ شخص کامیاب ہوا جو اسلام لایا اور بقدرِ ضرورت اس کو رزق دیا گیا اور جو کچھ خدا نے اسے دیا تھا اس پر اسے قناعت دے دی۔
- پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو بخش دیا جاتا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو، سولے اس کے کہ جس کے اپنے بھائی کے ساتھ عداوت ہو۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو ملت دو کہ یہ آپس میں صلح کر لیں۔



○ لوگو!

اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور جب دس برس کے ہوں (اور نماز نہ پڑھیں) تو انہیں اس پر مارو۔

○ تم ان لوگوں کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجے پر ہیں اور ان کی طرف نظر نہ کر دو جو تم سے بلند مرتبہ ہیں۔  
○ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ۲۷ درجہ زیادہ افضل ہیں۔

○ بزرگ و برتر خدا کا ارشاد ہے:

اے میرے بندو!

میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا ہے اور اے تمہارے ذریعہ میں بھی حرام کر دیا ہے۔ پس ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

اے میرے بندو!

تم سب بے راہ ہو مگر جس کو میں سیدھا راہ پر چلاؤں۔ پس تم مجھ سے ہدایت مانگو۔ میں تمہیں ہدایت دوں گا۔

اے میرے بندو!

تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھانا کھلاؤں۔ پس تم مجھ سے کھانا مانگو۔ میں تم کو کھلاؤں گا۔

اے میرے بندو!

تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں۔ تم مجھ سے لباس مانگو۔ میں تم کو پہناؤں گا۔

اے میرے بندو!

تم سب رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں سب کے گناہ بخشنے والا ہوں۔ تم سب مجھ سے بخشش مانگو۔ میں تمہیں بخش دوں گا۔

اے میرے بندو!

تم کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے کہ مجھے ضرر پہنچاؤ۔ نہ تم کوئی نفع دے سکتے ہو کہ مجھے نفع پہنچاؤ۔

اے میرے بندو!

اگر اول سے آخر تک سب انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ مستحق دل والے آدمی کی مانند ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ بڑھ نہیں جائے گا۔

اے میرے بندو!

اگر اول سے آخر تک سب بندے انسان و جنّت تم میں سب سے زیادہ بدکار دل والے آدمی کی طرح بن جائیں تو اس سے میرے ملک میں کوئی نقص واقع نہ ہوگا۔

اے میرے بندو!

اگر اول سے آخر تک سب انسان و جنّت ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور حج سے (اپنی مرادیں) مانگیں تو میں ہر ایک کی مرادیں پوری کر دوں تو اس سے میرے خزانوں میں اس سے زیادہ کمی واقع نہیں ہو سکتی کہ ایک سوئی کو دریا میں داخل کر کے نکال لینے سے (دریا کا پانی کم ہوتا ہے)۔

اے میرے بندو!

یہ تمہارے اعمال میں جہنم میں تمہارے لیے ہی گن گن کر رکھتا ہوں اور پھر تمہیں پورے پورے دوں گا۔ پس جو بھلائی پلٹے وہ خدا کی حمد کرے اور جو اس کے سوا پلٹے وہ اپنے آپ ہی کو عطا کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”سب سے زیادہ میرا ذکر کرو۔ میرے مقرب بن جاؤ گے۔“

بادشاہ کا ایک گھڑی کا عدل ۶۰ سالہ عبادت سے زیادہ ہے اس لیے کہ عبادت کا فائدہ صرف عابد ہی کو پہنچتا ہے جبکہ عدل کا فائدہ ہر خاص و عام کو ہوتا ہے۔

مصیبت کے اوقات میں خدا کی شکایت نہ کرو، سب سے بزرگ تر ہو جاؤ گے۔

ہمیشہ پاک و طاهر رہنا کرو۔ رزق میں برکت ہوگی۔

اگر کسی پر بے جا غصہ کرو گے تو خدا تعالیٰ کے غضب و ناراضگی سے بچے رہو گے۔

اپنی مٹم گاہ کی حفاظت کرو گے تو خدا تمہیں قیامت میں رسوائی سے بچائے گا۔

اگر ظلم نہیں کرو گے تو قیامت میں نور کے ساتھ اٹھو گے۔

ظلم کرنے سے ڈرو کہ وہ قیامت کے دن تمہارے حق میں ظلمت ہی ظلمت ثابت ہوگا۔

بخل سے بچو کہ اس نے تم سے پہلوں کو ہلاکت میں ڈالا تھا۔

جب دو مسلمان تلواروں سے باہم لڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

صحابہ نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو قاتل تھا مگر مقتول کا کیا جرم؟“

آپ نے فرمایا:

”وہ بھی اپنے مقابل کے قتل کر ڈالنے کا خواہاں تھا“

○ جب دو اشتخاص تم سے کسی معاملے میں فیصلہ کرانے آئیں تو صرف پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کرو جب تک دوسرے فریق کی بات بھی نہ سن لو۔ اس کے بعد تمہیں معلوم ہو سکے گا کہ تمہیں کیا فیصلہ کرنا چاہیے۔

○ جب کوئی حاکم اس طرح فیصلہ کرے کہ اس میں کافی کدّ و کاوش کرے اور اس کا فیصلہ درست ہو تو اس کے لیے دوسرا ثواب ہے لیکن اگر کسی نے فیصلہ کیا اور اس میں کدّ و کاوش بھی کی مگر فیصلے میں غلطی کی تو اسے اکہرا ثواب ملے گا۔

○ جو چیزیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ان کو اپنے لیے بھی پسند کرو اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسولؐ کو ناپسند ہیں ان سے نفرت اختیار کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست بن جاؤ گے۔

○ بے شک دنیا کو تمہارے لیے اور تمہیں آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔  
○ میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نمازیں اور زکوٰۃ لے کر آئے گا مگر ساتھ ہی اس نے کسی کو گالی دی ہوگی۔ کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔ کسی کا مال کھایا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا کسی کو مارا ہوگا۔

پھر اس کی نیکیاں لے کر ان مظلوموں کو دے دی جائیں گی۔ پھر اگر اس کی نیکیاں اس کے مظالم کا بدلہ ادا کرنے سے پہلے ہی ختم ہو گئیں تو پھر ان مظلوموں کی خطائیں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔ پھر اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

○ حکمت مومن کا گم شدہ مال ہے۔ جہاں سے اسے ملے وہ لے لے اور یہ نہ دیکھے کہ یہ کس طرف سے ظاہر ہو رہی ہے۔

○ مومن کو اس کے ہر خرچ پر ثواب ملتا ہے لیکن جو مٹی اور تعمیر پر خرچ ہو اس پر اجر نہیں ملتا۔

○ تم میں سے ہر ایک کو اپنی ساری حاجتیں اپنے رب سے مانگنی چاہئیں یہاں تک کہ چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اسی سے مانگو۔

○ کسی مسلمان پر جائز نہیں کہ وہ کوئی نقص والی چیز بیچے البتہ خریدار کو اس نقص سے مطلع کر دے تو مضائقہ نہیں۔

- ملعون وہ ہے جس کا اعتماد اپنے ایسی مخلوق پر ہے۔
- صبح کو صدقے کے ساتھ کہ بلاؤں کو روکتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں یا صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔
- مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور ہاجر وہ ہے جس نے اس چیز کو چھوڑ دیا جس سے خدا تعالیٰ نے منع فرما دیا۔
- صدقہ قبر کی گرمی زائل کرتا ہے اور مومن قیامت کے دن صدقے کے زیر سایہ قیام کریں گے۔
- خدا کے بندو!
- علاج کیا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض پیدا نہیں کیا مگر یہ کہ اس کی دوا پیدا کر دی۔ ماسوا مرض پیری کے کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔
- علی الصبح اٹھو کہ اس سے خیر و برکت ہوتی ہے۔
- جہاں شبہ کی گنجائش ہو وہاں قبل اس کے کہ کوئی منہ کھولے خود ہی اپنی بریت کا اظہار کر دینا چاہیے۔
- مسکین کو صدقہ دینا ایک صدقہ ہے اور قرابت داروں کو صدقہ دینا دو صدقے ہیں۔ ایک تو اصل صدقہ، دوسرے رشتہ داروں کی نگہداشت کا۔
- اگر عین حکم دیتا کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔
- تین چیزیں ہر مسلمان پر لازم ہیں:
- ۱۔ جمعہ کے دن غسل
- ۲۔ مسواک
- ۳۔ خوشبو کا استعمال
- شادی کرو اور طلاق نہ دو کہ طلاق سے عرش الہی کا پایہ ہلتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
- ”میں اپنے بندے کے گمان کے موافق ہوں (یعنی جیسا وہ مجھ سے گمان رکھے گا ویسا ہی میں اس سے معاملہ کروں گا)۔ اور جس جگہ بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔
- خدا کا قسم! اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنے گم شدہ شے کو بیابان میں پا کر خوش ہوتا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

اور جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہو تلہ ہے میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس جاتا ہوں۔ جو شخص ایک کپڑا اس درم کو مول بنے اور اس کی قیمت میں ایک درم حرام کا ہو تو وہ کپڑا جب تک اس کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔

○ جو دنیاوی حیثیت میں تجھ سے زیادہ ہے اسے مت دیکھ کر ناشکری پیدا ہوگی۔

○ سخی کا کھانا دوانا ہے اور نیکل کا مرغن۔

○ دنیا کی کوئی شے تیرے پاس نہ ہو مگر یہ چار چیزیں ہوں تو تجھے کوئی ضرر نہیں :

۱۔ رابیت گفاری

۲۔ حفظ امانت

۳۔ خوش خلقی

۴۔ رزق حلال

○ اگر کسی شخص کی دعوت کی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی

کی اور جو بن بلائے چلائے تو گویا چور اندر آیا اور چوری کر کے باہر چلا گیا۔

○ لوگو! سن رکھو!!

جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا تیار کر کے لائے جبکہ اس نے آگ کے سامنے بیٹھ کر آگ کی

گرمی اور دھوئیں کی اذیت اٹھائی ہے تو اسے اپنے ساتھ بٹھا کر اس کے ساتھ کھانا کھائے اور

اگر کھانے والے زیادہ ہوں تو کھانا کم ہو تو اس میں سے خدمت گار کے ہاتھ پر ایک یا دو لقمے

ہی رکھو۔

○ تین آدمیوں کے متعلق نہ پوچھو کہ ان کا بڑا حشر ہوگا :

۱۔ جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی اور اپنے امام کی نافرمانی کی اور گناہ کرتے کرتے ہی

اسے موت آگئی۔

۲۔ وہ عورت جس کا شوہر اس سے دور تھا مگر وہ اس کے اخراجات برداشت کرتا رہا اور پھر وہ

اس کی عدم موجودگی میں بناؤ سلگھا کر قہر ہی۔

۳۔ وہ غلام جو بھاگ گیا۔ پھر اس کا انتقال اسی حالتِ فرار میں ہو گیا۔

○ زمانے کو پُرانہ کہو کہ اس کا فاعل حقیقی اللہ ہے۔  
○ کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھے نہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کے مقابلے میں  
○ کا طرف نہ دیکھے۔

○ نہ کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ بغل گیر ہو کہ ایک ہی کپڑے میں سوئے اور نہ ہی کوئی عورت  
○ کسی دوسری عورت کے ساتھ بغل گیر ہو کہ ایک ہی کپڑے میں سوئے

○ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ران سے مکر تک مقابلے میں قرار دیا ہے:  
○ دو بھوکے بھڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیے جائیں تو وہ اس قدر فساد برپا نہیں کرتے جس  
○ قدر انسان کی دولت اور مرتبہ کی حرص، اس کے دین میں فتنہ و فساد ڈالتے ہیں۔

○ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات نہیں کرے گا:

۱۔ جو قسم کھا کر اپنی چیز کی قیمت خرید زیادہ تلتے۔

۲۔ جو اپنے مسلمان بھائی کا مال غصب کر کے چھوٹی قسم کھائے۔

۳۔ جس کے پاس خالتو پانی ہو اور وہ دوسروں کو نہ دے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ:

”جس طرح تو نے اس چیز کے دینے سے ہاتھ روکا جس میں تیری کاوش کو دخل نہ تھا اسی طرح آج

میں بھی تجھ سے اپنا فضل و کرم روک لوں گا۔“

○ جب تو جنازہ کے ہمراہ جلتے تو:

”مردے کے غم سے زیادہ اپنا غم خیال کر کہ وہ ملک الموت کا منہ دیکھ چکا ہے اور تجھے ابھی اس

کا منہ دیکھنا ہے۔

○ وہ موت کی تلخی کا مزہ چکھ چکا ہے اور تجھے ابھی چکھنا ہے۔

○ وہ خاتے کے ڈر سے لکل گیا ہے تجھ پر باقی ہے!“

○ تو بوڑھوں کی تعظیم کر۔ خدا تعالیٰ جوانوں کو توفیق دے گا کہ وہ تیری تعظیم کریں جب تو بوڑھا

ہو جائے گا۔

○ بُروں کے ساتھ نیکی کرنا نیکیوں کا کام ہے۔ نیکیوں کے ساتھ بدی کرنا برے کام ہے۔

○ تہمت کی جگہ سے دور رہ۔

○ کسی کو اپنی نسبت پر گمانی میں نہ ڈالو۔



○ اگر تو صاحب منزلت ہے تو کسی کے لیے سعی کرنے میں دریغ نہ کر۔  
○ تین باتوں میں دیر مت کرو:

۱۔ نماز میں جب اس کا وقت ہو جائے۔

۲۔ جنازہ میں جب تیار ہو۔

۳۔ بیوہ کے نکاح میں جب اس کا جوڑ مل جائے۔

○ سب اعضا زبان سے درخواست کرتے ہیں کہ:

”ہمارا خیال کر کے خدا سے ڈرنا۔ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے۔ اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔“

○ اللہ تعالیٰ صاحب نعمت میں شان و شوکت بھی دیکھنا چاہتا ہے۔ تنگی اور اظہار فقر کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔

○ جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے:

۱۔ یا تو اچھی بات کہنی چاہیے یا خاموش رہنا چاہیے۔

۲۔ اپنے پڑوسی کا احترام کرنا چاہیے۔

۳۔ اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔

○ جس وقت کوئی زانیہ زنا کرتی ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔

○ جس وقت کوئی چور چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔

○ جس وقت کوئی شراب پیتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔

○ خالہ ماں کے درجے میں ہوتی ہے۔

○ ایک عورت محض اس لیے دوزخ میں داخل کر دی گئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا اور اسے

نہ تو کھانے کو کچھ دیتی تھی نہ رہا کرتی تھی کہ وہ شکار کر کے اپنا پیٹ بھر لے۔ حتیٰ کہ وہ بھوک سے ہلاک ہو گئی۔

○ تم اپنے سے کمتر کی طرف دیکھو، اپنے سے برتر کی طرف نہ دیکھو۔ اس طرح تم خدا کی دی ہوئی نعمتوں

کو حقیر نہ جانو گے۔

○ سلام میں پہل کرنے والے کو ۳۰ اور جواب دینے والے کو ۱۰ نیکیاں ملتی ہیں۔

○ روزِ حشر غریب ہمسایہ امیر ہمسائے کا دامن گیر ہوگا۔

○ پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے۔ اگرچہ تمام رات عبادت کرے اور تمام دن روزہ دار رہے۔  
○ نیک ساتھی کی مثال کستوری بیچنے والے کی سی ہے اور بد ساتھی کی مثال بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے۔ پس کستوری بیچنے والا یا تو تجھے کستوری دیدے گا یا تو اس سے اسے خرید لے گا (اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں گی تو کم از کم) تو کستوری کی خوشبو ہی سونگھ لے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلادے گا (اور اگر یہ نہ ہو گا تو کم از کم) تو اس کی بدبو (تو ضرور) ہی محسوس کرے گا۔

○ نیک انسان کی صحبت قلندر بد کی صحبت نقصان پہنچاتی ہے!  
○ جس نے حج پر ایک مرتبہ درود بھیجا خدا تعالیٰ اس پر اس کے بدلے میں دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔

○ جو ہدایت اور علم مجھے دے کر بھیجا گیا ہے اس کی مثال بارش کی سی ہے کہ وہ کسی زمین پر جا رہی۔ اس زمین میں ایک عمدہ حصہ تھا اس نے پانی کو قبول کیا۔ پھر کثرت سے تازہ سبزہ اگ آیا اور اس زمین میں خشک حصے بھی تھے انہوں نے پانی کو روک لیا پس اس کے ہوٹے پانی سے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو نفع پہنچایا۔ انہوں نے خود پانی پیا اور پلایا اور کھیتی باڑی کی۔ یہ بارش اس زمین کے ایک اور حصے پر بھی برسی جو صاف چٹیل میدان تھی کہ نہ اس نے پانی روکا اور نہ گھاس اگائی۔

یہ مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور جو ہدایت خدا نے میرے ذریعے بھیجی تھی اس نے اسے نفع دیا۔ اس نے خود علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔  
آخری مثال اس شخص کی ہے جس نے علم دین کی طرف اپنے سر کو اٹھایا ہی نہیں اور نہ ہی اس ہدایت کو جو مجھے دیکر بھیجا گیا تھا، قبول کیا۔

○ لالچ سے بچو کہ یہ ہمیشہ کی فقیر کی ہے۔  
○ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے کر کڑیاں بانڈھ کر کمر پر لا کر لائے (اور فروخت کرے) تو یہ کسی سے سوال کرنے سے بہتر ہے کہ معلوم نہیں وہ اسے کچھ دیتا ہے یا انکار کرتا ہے۔

○ ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے وہ طبعی اور خلقی فطرتِ سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین بعد میں اسے یہودی، عیسائی یا آتش پرست بنا دیتے ہیں۔

○ جس نے اپنا دین بدل ڈالا اسے قتل کر ڈالو۔

○ جس نے کسی کو ہسے کے ہتھیار سے خودکشی کی تو وہ وہی ہتھیار اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے اپنے پیٹ میں گھونپتے ہوئے دوزخ میں داخل ہوگا۔ اور ابد الابد تک اسی حال میں رہے گا۔

اور جس نے زہری کر خودکشی کی تو وہ اسے چاٹتا ہوا جہنم میں داخل ہوگا اور پھر ابد الابد تک اسی حال میں رہے گا۔

اور جس نے پاڑ سے گر کر خودکشی کا تو وہ اسی طرح دوزخ میں کودے گا اور پھر ابد الابد تک اسی حال میں رہے گا۔

○ کار دنیا سے واقف اور کار دین سے نا آشنا انسان سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے۔

○ تین گناہ ایسے ہیں جن کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی نفع نہیں پہنچا سکتی:

۱۔ شرک باللہ

۲۔ والدین کی نافرمانی

۳۔ جہاد سے فرار

○ اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑے اور کھجور دوپ کی ایک مٹھی کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا:

۱۔ گھروالے کو جس نے ان چیزوں کو فقیر کو دینے کا حکم دیا۔

۲۔ اس کی بیوی کو کہ اس نے دینے پر آمادہ کیا۔

۳۔ اور خادم کو جس نے اپنے ہاتھ سے فقیر کو دیا۔

○ ربیع و غم کو صدقے سے دور کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ صدقے کی وجہ سے تمہارا دکھ مٹا دے گا اور دشمنوں پر تمہیں کامیاب کرے گا۔

○ چھ صفات بہت اچھی ہیں:

۱۔ تلوار کے ذریعے دشمن خدا سے جنگ کرنا

۲۔ روزہ گرمیوں میں رکھنا

۳۔ مصائب میں صبر سے کام لینا

۴۔ حق پر ہونے کے باوجود ڈرائی جھگڑے سے پرہیز کرنا

۵۔ ابر کے دنوں میں نماز سویرے پڑھنا

۶۔ جاڑوں میں اچھی طرح وضو کرنا۔

- عالم اور ناصح مشفق کے سوا کسی کے سامنے اپنا خواب بیان نہ کرو۔
- جس عالم سے لوگ مستفید ہوں وہ ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔
- تین چیزوں کو ترک نہیں کیا جاسکتا:
  - ۱۔ والدین کے ساتھ نیکی، اگر چہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔
  - ۲۔ وفا ٹٹے عہد، خواہ جس سے عہد کیا ہو وہ کافر ہی ہو۔
  - ۳۔ امانت داری، خواہ امانت کا مالک کافر ہی کیوں نہ ہو۔
- انتہائی مصیبت یہ ہے کہ تم لوگوں کے محتاج ہو جاؤ اور وہ تمہیں کچھ نہ دینا چاہتے ہوں۔
- ہر سخی ہوئی چیز کو آگے بیان کر دینا ہی تو جھوٹ ہے۔
- حیا سرمایہٴ زینت ہے۔
- تقویٰ سرمایہٴ بزرگی ہے۔
- صبر بہترین سواری ہے۔
- غیب سے سامانِ راحت کا انتظار عبادت ہے۔
- جس قوم میں بدکاری بڑھ جاتی ہے اس میں ناگہانی اموات کا اضافہ ہونے لگتا ہے۔
- دنیا کو ترک کرو۔ وہ خود جھلکے گی۔
- زمین کی گہرائیوں میں رزق تلاش کرو (معدنیات نکلنے کی کوشش کرو)۔
- چار مواقع پر قبولیت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا ضرور قبول ہوتی ہے:
  - ۱۔ جہاد فی سبیل اللہ میں صفت بندی کے وقت
  - ۲۔ بارش کے دوران
  - ۳۔ نماز کے شروع میں
  - ۴۔ کعبۃ اللہ کی زیارت کے وقت
- مومن کے لیے مومن کی غائبانہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک فرشتہ اس کے قریب ہوتا ہے اور جب وہ اپنے مومن بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو وہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے: "تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو!"



- آدمی رات کے بعد آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ایک مناد ندا کرتا ہے کہ: تہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔
- ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔
- ہے کوئی غمزدہ جو غم سے گلو خلاصی چاہتا ہو۔
- اس وقت ہر مسلمان کی دعا اللہ قبول کرتا ہے مگر زانیہ اور دلال کی دعا قبول نہیں ہوتی۔
- فال لینے والے، کہانت کرنے والے اور جادوگر کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔
- تین چیزیں قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں:
- ۱۔ آبادیوں کا اجڑنا
- ۲۔ ویرانوں کا آباد ہونا
- ۳۔ نیک کا بد اور بد کا نیک ہو جانا
- قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔
- قیامت میں سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔
- قیامت میں سب سے پہلے اہل و عیال کے نان نفقہ کی بابت حساب کتاب ہوگا۔
- قیامت میں سب سے پہلے حسن خلق کا وزن کیا جائے گا۔
- جنت میں سب سے پہلے حمد کرنے والے جائیں گے۔
- یہ تین صفیتیں جس میں ہوں گی اس میں ایمان کی طاقت بھی ہوگی:
- ۱۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ عزیز رکھے۔
- ۲۔ جس سے بھی محبت کرے اللہ کے لیے کرے۔
- ۳۔ جس طرح آگ میں جانے کو کوئی پسند نہیں کرتا اسی طرح اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف جانے کو پسند نہ کرے۔
- حامد عورتیں، بچے وایاں، دودھ پلانے والیاں، اپنی اولاد سے محبت کرنے والیاں، اگر شوہر سے اچھی روش رکھیں اور نماز پڑھیں تو بلاشبہ جنت میں داخل ہوں گی۔
- اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔
- تم میں سے بہترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

○ جس نے میرے دوست سے دشمنی کی تو اس کو میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے اور اگر میرا بندہ فرض ادا کرنے کے ذریعے مجھ سے قرب حاصل کرتا ہے تو میرے لیے اس سے زیادہ محبوب اور کوئی ذریعہ نہیں۔

○ جب میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا تقرب چاہتا ہے تو میں بھی اس کو محبوب رکھتا ہوں اور جب میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ماتہ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ کسی سے پناہ چاہے تو اسے پناہ بھی ضرور عطا کرتا ہوں۔

○ جاہل کو ایک بار عذاب دیا جائے گا اور عالم کو سات بار۔

○ میں اور میری امت کے پرہیزگار لوگ تکلف سے بری ہیں۔

○ دنیا اس کا گھر ہے جس کا گھر نہ ہو۔ اس کا مال ہے جس کے پاس مال نہ ہو۔ وہ اس کو جمع کرتا ہے

○ جس کو عقل نہ ہو اس پر وہ عداوت کرتا ہے جس کو علم نہ ہو اس پر وہ حسد کرتا ہے جس کو سمجھ نہ ہو اور اس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے جس کو یقین نہ ہو۔

○ مومن اپنے دشمن پر ظلم نہیں کرتا دوستوں کی رعایت میں گنہ گار نہیں ہوتا۔ امانت کو فاسخ نہیں کرتا۔ لعن طعن اور حسد نہیں کرتا۔

○ مومن حق کا اظہار کرتا ہے خواہ اس سے اظہارِ حق کے لیے نہ بھی کہا جائے۔ نہذ میں خشوع و خضوع اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں تعجیل سے کام لیتا ہے۔ مصائب میں باوقار اور نعمتوں پر شکر گزار ہوتا ہے۔ جو چیز اس کی نہ ہو اس کا دعویٰ نہیں کرتا۔

○ مومن کو بخل نیک کاموں سے نہیں روکتا۔ حصولِ علم کے لیے وہ لوگوں سے اختلاط رکھتا ہے اور گفتگو کرتا ہے۔

○ جب مومن پر ظلم و ستم کیا جاتا ہے تو وہ صبر کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔

○ جو اپنی زندگی میں بخیل ہو اور مرتے وقت سخاوت کرنے لگے تو خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔

○ قبروں کا زیارت کو جاؤ۔ خود عبرت حاصل کرو اور مغفرتِ مسلمین کے لیے دعا کرو۔

○ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں اکثر لوگ نقصان اٹھاتے ہیں :

۱۔ تندرستی

۲۔ کاروبار میں فراغت

○ خدا اس ۷۰ سالہ بوڑھے کو پسند نہیں کرتا جو اپنی رفتار اور صورت میں ۲۰ سالہ نوجوان کا انداز رکھے  
○ اللہ تعالیٰ تین افراد کی کوئی شے قبول نہیں کرتا:

۱۔ عاق شدہ لڑکے کی

۲۔ اخساک جتانے والے کی

۳۔ تقدیر کا انکار کرنے والے کی

○ خدا جس قوم کی تباہی چاہتا ہے اس کی قیادت فضول خرچ اور عیاش لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔

○ نجات کیا ہے؟

○ اپنی زبان کو بند رکھنا۔ اپنے گھر میں قیام رکھنا اور اپنے گناہوں پر نادم ہونا۔  
○ تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جس سے نیکی کی توقع ہو اور بدی کی نسبت اطمینان ہو کہ وہ نہیں کرے گا اور بدتر شخص وہ ہے جس سے سزا نیکی کی توقع ہو نہ ہی بدی نہ کرنے کی نسبت اس کی طرف سے اطمینان ہو۔

○ جو شخص بغیر اجازت کے اپنے بھائی کے خطا کو دیکھے گا وہ آگ کو دیکھے گا۔

○ جو اس لیے قتال کرے کہ خدا کا کلمہ بلند ہو تو اس کا قتال فی سبیل اللہ ہوگا۔

○ جو شخص کسی کو فسق کی یا کفر کی تہمت لگائے تو اگر وہ شخص (جس پر تہمت لگائی جٹے) ولید ہو تو وہ تہمت اس لگانے والے کی طرف ہی لوٹ آتی ہے۔

○ جماعت کی نماز گھر اور بازار کی نماز سے ۲۰ سے کچھ اوپر درجے فضیلت رکھتی ہے اس لیے جب کوئی شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے تو پھر نماز ہی کے ارادے سے مسجد میں آتا ہے اور اس کے سوا اس کا کوئی مقصد نہیں ہوتا تو ہر قدم جو وہ اٹھاتا ہے اس سے اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ دور ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے۔

○ مسجد میں جب تک وہ نماز کے لیے بیٹھا رہتا ہے اس وقت تک وہ نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے اور جتنی دیر نمازی بغیر کسی کو تکلیف دیے اور وضو کے ساتھ اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے اتنی دیر تک فرشتے اس پر رحمت بھیجتے رہتے اور کہتے رہتے ہیں:

”اے اللہ! اس پر رحم کر!“

”اے اللہ! اس کے گناہ معاف فرما دے!“

”اے اللہ! اس پر لہر بانی کے ساتھ توجہ فرما!“

○ بہترین گھروہ ہے جس میں یتیم کا لحاظ و اکرام کیا جائے۔  
 ○ جب تک فرض ادا نہ ہو فرض خواہ کا تسلط مفروض پر ہے۔  
 ○ جب اللہ کسی بندے کو اس کی نافرمانیوں کی وجہ سے ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا سلب کر لیتا ہے۔ جب اس سے حیا چھین جاتی ہے تو وہ دنیا سے نفرت کرنے لگتا ہے اور دنیا والے اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

جب یہ حالت ہوتی ہے تو اس سے امانت داری کی صفت بھی لے لیتا ہے اور جب وہ خائن ہو جاتا ہے تو اس سے اپنی رحمت سلب کر لیتا ہے۔ اس طرح وہ مردود ہو جاتا ہے اور اس کی گردن سے اسلام کا قلاوہ بھی اٹار لیا جاتا ہے۔

○ غرور ستر سال کی عبوت ختم کر دیتا ہے۔  
 ○ جہاں مکان نہ آتے ہوں وہ گھر منحوس ہوتا ہے۔  
 ○ تمام خوبیاں عقل سے وابستہ ہیں۔ جس میں عقل نہ ہو اس کا دین بھی نہیں رہتا۔  
 ○ اللہ اس شخص پر رحمت نازل کرے:

۱۔ جس کی کمانی حلال کی ہو

۲۔ جس کا خرچ اعتدال سے ہو

۳۔ جو ضرورت کے وقت کے لیے جمع بھی کرتا رہتا ہو

○ جو شخص ابتدائے شباب میں شادی کر لے تو اس کا شیطان چھین مارتا ہے اور کہتا ہے کہ ہٹے اس نے اپنا دین مجھ سے محفوظ کر لیا۔

○ دو آنکھوں پر جہنم حرام ہے:

۱۔ وہ آنکھ جو خوفِ خدا سے روتی ہے

۲۔ وہ آنکھ جو کفر کے مقابلے میں اسلام اور مسلمانوں کی نگہبانی کا فریضہ انجام دیتی ہے

○ علم میں ایک دوسرے کی مدد کرنا اور اسے دوسروں سے مخفی رکھنے کی کوشش نہ کرو کیونکہ خیانتِ علم خیانتِ مال سے بڑا جرم ہے۔

○ خاموشی عالم کا وقار اور جاہل کا حجاب ہے۔

○ دو آدمیوں کے درمیان اجازت کے بغیر نہ بیٹھو۔

○ جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اللہ اس پر اس کے دشمن کو مسلط کر دیتا ہے۔



○ امت میں سب سے افضل علماء ہیں اور علماء میں سب سے افضل بُرد بار اور متحمل مزاج عالم ہے۔  
 ○ نُوْلَادِ اَدَمِ كَيْ سَارِے قَلْبِ قَلْبِ وَاحِدِ كَيْ مَا نَدَا اللّٰهُ تَعَالٰی كَيْ دَسْتِ تَدْرَتِ كَيْ دَوِ اَنْكَلِيُوں مِيں هِيں  
 اور وہ انہیں جد بھر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔  
 ○ اپنے پیٹوں کا کچھ حصہ پُپر کر دے (کچھ خالی رہنے دو) صحت مند رہو گے کیونکہ پیٹ تمام جسمانی بیماریوں  
 کا سر ہے۔

○ اے خدا!  
 میں تیرے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ اگر غصے میں آ کر میں نے اپنی امت کے کسی آدمی کو بُرا کہا ہو  
 یا لعنت کی ہو تو میں بھی انسان ہوں مجھے بھی ایسا ہی غصہ آتا ہے جیسا اور لوگوں کو۔ تو نے مجھے  
 مخلوق کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے تو قیامت کے دن میری لعنت کو اس پر رحمت کر دینا۔  
 ○ صبر سے بڑھ کر کوئی بڑی نعمت نہیں۔  
 ○ وہ شخص جھوٹا نہیں جو دو شخصوں میں صلح کرادے۔ نیک بات کے یا اپنی طرف سے نیک بات اس  
 میں ملاوے۔

○ علم، عمل کو آواز دیتا ہے۔ پس اگر وہ جو اب دے تو پھر تباہی ورنہ کوچ کر جاتا ہے۔  
 ○ بہتر صدقہ وہ ہے جو مقدر کے موافق ہو۔  
 ○ صبر ایمان سے ایسا بلا ہوتا ہے جیسے سر جسم سے۔  
 ○ جو شخص اس بات کو عزیز رکھے کہ اس کے رزق میں کشادگی اور عذر دراز ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے  
 رشتے داروں سے نیک سلوک کرے۔

○ کیا تمہیں دوزخیوں کے متعلق نہ بتا دوں کہ کون کون ہیں۔ وہ یہ ہیں:  
 ۱۔ سرکش ۲۔ اُجڈ ۳۔ متکبر  
 ○ جاہلوں میں طالب علم ایسا ہی ہے جیسے مُردوں میں زندہ۔  
 ○ علماء زمین پر ایسے ہیں جس طرح آسمان پر ستارے کہ بگرد بر کی تاریکیوں میں ان سے رہنمائی حاصل  
 کی جلتی ہے اور جس طرح اگر ستارے چھپ جائیں تو ممکن ہے کہ مسافر راستہ بھول جائیں۔ اسی طرح  
 علماء کے نہ ہونے سے انسانوں کے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہے۔  
 ○ جس مسلمان کے نیک ہونے کی چار مسلمان گواہی دے دیں گے اللہ تعالیٰ اس مسلمان کو جنت  
 میں داخل فرمادے گا۔

○ اللہ تعالیٰ اس باپ پر رحمت نازل کرے جو نیک کامیں لٹکی لٹکی کر کے رحم کرنے والوں پر اللہ کی رحمت ہو۔

○ زمین والوں پر رحم کرو تا کہ آسمان والی تم پر رحم کرے۔

○ لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق بات کرو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول پاک کی تکذیب ہو۔

○ اللہ رحمت کرے اس شخص پر جو گفتگو کے معاملے میں بخیل ہو اور مال کے سلسلے میں فیاض ہو۔

○ بزرگوں سے برکت ہوتی ہے۔ جو ہمارے بزرگوں کی عزت نہ کرے اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔

○ تین چیزیں ایسی حقیقی ہیں کہ ان پر قسم کھائی جاسکتی ہے :

۱۔ اللہ کسی غیر مسلم کو مسلم کے مقام پر فائز نہیں کرتا۔

۲۔ اللہ جس کا والی ہو جائے قیامت کے دن اسے دوسروں کے حوالے نہ کرے گا۔

۳۔ انسان جس گروہ کو پسند کرتا ہے اللہ شتر میں اسے اسی گروہ کے ساتھ اٹھائے گا۔

اور چوتھی چیز اتنی حقیقی ہے کہ اس پر میں قسم کھاؤں تو گنہ گار نہ ہوں گا:

۱۔ اللہ جس بندے کا دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی کریگا۔

○ فتنے کے دنوں میں عبادت کرنا ایسا ہی ہے جیسے میری طنز، ہجرت کر کے آنا۔

○ تین چیزیں حقیقی ہیں :

۱۔ جو کسی کے ظلم و زیادتی کو معاف کر دے اللہ اس کی عزت بڑھائے گا۔

۲۔ جو سوال کرے گا اللہ اسے اور محتاج کر دے گا۔

۳۔ جو رضائے خدا کے لیے صدقہ دے گا اللہ اسے کثرت سے مال عطا کرے گا۔

○ تین مقامات پر دعا پڑھنی نہیں ہوتی :

۱۔ انسان ایسے بیابان میں ہو جہاں اس کو اللہ کے سوا کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔ اس وقت

وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور دعا کرے۔

۲۔ جس وقت جنگ میں تمام مانتی جگہ گئے ہوں اور وہ تنہا میدان جنگ میں کھڑا ہو

اس وقت دعا کرے۔

۳۔ آدھرات کے وقت اٹھ کر دعا کرے۔

- صبح کی نماز کے بعد خدا سے اپنی حاجت طلب کرو۔
- جس گھر میں بچے نہ ہوں وہاں برکت کہاں!
- ماں کے قدموں تلے فردوس میں بریں ہے۔
- والد کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور والد کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔
- گناہوں سے تاب جو ان کو اللہ محبوب رکھتا ہے۔
- دل بوسے کے مانند رنگ آلود ہلو جاتے ہیں اور اس کا صیقل موت کی ہاد اور قرآن پاک کی تلاوت ہے۔
- غصہ شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے بنلا ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے اس لیے جب غصہ کے نوز و فوکرو۔

- انگوٹھی پہننا خواہ وہ لوہے کی ہی کیوں نہ ہو۔
- موت کو یاد کرو تاکہ دوسرے رنج و غم بھول جائیں۔
- روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمانی برکتوں کے ساتھ اتری ہے اور زمین برکتوں کے ساتھ نکلی ہے۔
- جس فعل پر معذرت کرنی پڑے اس سے اجتناب کرو۔
- مظلوم کی بددعا سے ڈرو کہ اس کی بددعا شعلے کی طرح آسمان پر جاتی ہے۔
- قبرستان جایا کرو تاکہ آخرت کی یاد تمہیں فراموش نہ ہو۔
- شراب سے پرہیز کرو کہ یہ شرکاء سرچشمہ ہے۔
- تین چیزیں دین کے لیے سنتِ خلوہ ہیں:

۱۔ بدکارِ فقیہ

۲۔ ظالمِ حاکم

۳۔ جاہلِ مجتہد

- دوست بہت بناؤ۔ کیونکہ اللہ اس بات سے بیکار کرتا ہے کہ وہ قیامت کے دن کسی کو اس کے دوستوں کی موجودگی میں چھوڑ دے۔
- مومن تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

اے بندے! اپنا وقت عبادت میں صرف کر کہ میں فقر کو دور کر دوں گا اور تجھے غنی بنا دوں گا اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو میں تجھ کو دنیا کے جھیلوں میں گرفتار کر دوں گا اور فقر کو تجھ سے جدا نہ کروں گا۔

- قرض رات کو نگر بن کر اور دن کو ذلت بن کر آتا ہے۔
- قرض دین اور بزرگی کو کم کرتا ہے۔
- قرض دو قسم کا ہوتا ہے :
- ۱۔ ایک قرض کہ قرض لینے والا مر جائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو ایسے شخص کا  
میں ذمے دار ہوں۔
- ۲۔ دوسرا وہ جو مر جائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی نہ ہو تو پھر اس کے اعمالِ حسنہ  
میں سے نیک اعمال کاٹ لیے جائیں گے۔
- قرض جتنا کم ہوگا اتنی ہی زندگی آزاد ہوگی۔
- والدین سے حسن سلوک، عمر میں اضافہ کرتا ہے۔
- بھوٹ روزی میں کمی کرتا ہے۔
- دعا قضا کو بھی رد کر دیتی ہے۔
- سستی اور کاہل شیوہ شیطان ہے اور وہ چاہتا ہے مومن بھی اسے اختیار کرے۔
- خیرات کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔
- معاف کر دینے سے اللہ بندے کی عزت بڑھاتا ہے۔
- جس نے خدا کی رضا جوئی کے لیے تواضع کی خدا اس کے درجے بلند فرماتا ہے۔
- شیطان سرخی کو پسند کرتا ہے۔ تم سرخی سے بچتے رہو اور اس لباس سے پرہیز کرو جس پر دنیا انگلیاں  
اٹھائے۔ (سرخی سے پرہیز کی ہدایت مردوں کے لیے ہے)!
- قیامت کے دن اللہ فرمائے گا:
- ’کہاں ہیں وہ جو میری عظمت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج میں انہیں اپنے مائے  
میں جگہ دوں گا۔ آج میرے ساتھیوں کے سوا کوئی سایہ نہیں۔‘
- عرض کیا گیا:
- ’آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟‘
- ’نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
- ’وہ تو نور ہے۔ میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔‘

○ اللہ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا۔ پھر ان پر اپنا نور ڈال دیا۔ جسے اس نور کا صہ مل گیا اس نے راہ پائی۔ جس نے اسے نہ یا جھٹک گیا۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ اللہ کے علم پر قلم پھرد لگئی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”تکبر میری چادر اور عظمت میری تہ ہے۔ اگر کوئی ان دو باتوں کی بنا پر جھگڑا کرے گا تو میں اسے دوزخ میں ڈال دوں گا۔“

○ کیا تم حیران نہیں ہوتے کہ اللہ نے کیونکر مجھے قریش کی گالیوں اور لعنتوں سے بچایا ہے۔ وہ مذموم کو گالیاں دیتے اور لعنت کرتے ہیں مگر میں تو ”محمدؐ“ ہوں۔

○ مجھے ایسا نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰؑ ابن مریم کو بڑھایا۔ میں تو صرف اس کا ایک بندہ ہوں۔ اس لیے مجھے یوں کہو:

”اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔“

○ میرے پانچ نام ہیں:

۱۔ محمدؐ

۲۔ احمد

۳۔ ماجی (جس سے اللہ کفر کو مٹائے گا)

۴۔ حاشر (لوگوں کو جمع کرنے والا)

۵۔ باقب

○ ہر نبی کو اس طرح کے معجزے دیے گئے جیسے لوگ اس پر ایمان لائے اور مجھے وحی وہی گئی جو اللہ نے وحی کی۔ میں امید کرتا ہوں کہ یوم قیامت کو میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔ اللہ کہتا ہے:

”میں اپنے بندے کے خیال کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق کرتا ہے اور میں اس کے پاس ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے لوگوں میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے لوگوں میں یاد کرتا ہوں۔“

○ جب وہ میرے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں ایک گز اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میرے نزدیک ایک گز ہوتا ہے تو میں دو گز اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے قریب آتا ہوں۔“

○

○ جب اللہ نے خلقت کو پیدا کر دیا تو اس نے اپنی کتاب میں جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے، یہ لکھ دیا کہ:

میری رحمت میرے غصے پر غالب آگئی۔

○ کوئی اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں۔ لوگ اس کا بیٹا بنتے ہیں اور وہ ان سے درگزر کرتا اور انہیں رزق دیتا ہے۔

○ اللہ کہتا ہے:

”بہن آدم زمانے کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں رات دن میرے ہی ہاتھ میں ہیں۔“

○ اللہ اپنے بندے کی توجہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا جنگل میں کھویا ہوا اونٹ اسے دوبارہ مل جائے۔

○ اللہ سوتا نہیں اور نہ اسے سونا مناسب ہے۔

○ اللہ ترازو کو بیجا اونچا کرتا رہتا ہے۔ رات کا اعلیٰ صبح کے اعلیٰ سے پہلے اس کا وزن بلند ہو جاتا ہے اور دن کا اعلیٰ رات سے پہلے۔

○ اس کا حجاب نور ہے (یا کہا ”نار“) جسے وہ کھول دے تو وہ سب مخلوق کو جہاں تک نظر جاتی ہے اپنے حلقے میں جلادے۔

○ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا۔ اور جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔

○ قرآن کی تلاوت کرنے والوں کو اہل اللہ اور خاصتہ اللہ کہا جاتا ہے۔

○ قرآن لوگوں کے دل سے ہن چار پاویں سے زیادہ بھاگنے والا ہے جن کا ٹانگ بندھی ہو۔

○ جب کوئی قوم اللہ کے گھر میں اللہ کی کتاب تلاوت کرتی ہے اور آپس میں کرتی ہے تو اس پر

تسکین نازل ہوتی ہے اور ان پر رحمت چھا جاتی ہے اور فرشتے انہیں گھر لیتے ہیں اور اللہ اپنے

قرب والوں میں ان کا ذکر کرتا ہے مگر جسے اس کا اعلیٰ پیچھے کر دے اس کا نصب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

بعد میں ایسے لوگ بھی آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقے سے نیچے نہ اترے گا۔ اور وہ دین

سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرکان سے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے مگر بت پرستوں کو

ہاتھ بھی نہ لگائیں گے۔

اگر میں انہیں پاتا تو قوم عادی طرح انہیں قتل کر دیتا۔

○ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ رات کو کتنے فتنے نازل ہوئے اور کتنے خزانے اترے۔ کوئی ہے جو حجرے والوں کو جگا دے۔ دنیا میں کتنی پہننے والی ہیں جو قیامت کے دن سنگی ہوں گی۔

○ جب تم کسی ملک میں وبا کی خبر سنو تو اس طرف نہ جاؤ۔ اگر تمہاری طرف وبا آئے تو وہاں سے بھاگ کر نہ جاؤ۔

○ اللہ کہتا ہے :

”جب میں اپنے محبوب بندے کو امن کی دو محبوب چیزوں یعنی آنکھوں سے آزماتا ہوں تو بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں“

○ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور ڈرتا ہو کہ کہیں اس کے اوپر نہ گرجائے۔ اور بدکار اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے کہ جیسے کوئی مکھی اس پر سے گزر جائے۔

○ آدمی بڑا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ دو باتیں بھی بڑی ہو جاتی ہیں:

۱۔ مال کی محبت

۲۔ عمر کی درازی

○ میری امت کو معافی دی جائے گی سوائے اعلانہ گناہ کرنے والوں کے اور یہ پاگل پن ہے کہ کوئی شخص رات کو کوئی گناہ کرے اور اللہ اس پر پردہ ڈال دے اور صبح وہ کہے:

”اے فلاں! میں نے یہ کام کیا!“

اللہ نے تو اس پر پردہ ڈال دیا تھا اور وہ صبح اللہ کے پردے کو کھوتا ہے۔

○ اگر کسی شخص کو سونے کا ایک وادی دے دیا جائے تو وہ دوسری کی خواہش کے گے گا اور اگر دوسری بھی دے دی جائے تو تیسری مانگے گا۔ اور آدمی کے پیٹ کو تو قبر کی مٹی بھی بھر سکتی ہے مگر توبہ کرے تو اللہ قبول کرتا ہے۔

○ اسلام پہلی باتوں کو مٹا دیتا ہے۔

○ ہجرت پہلی باتوں کو مٹا دیتی ہے۔

○ حج پہلی باتوں کو مٹا دیتا ہے۔

○ اسلام غریبوں میں شروع ہوا اور غریبوں میں لوٹ جائے گا۔ بشارت ہو غریبوں کو۔

○ لوگ ایسے ہیں جیسے سناؤنٹ ہوں مگر سواری کے قابل کوئی نہ ملے۔

اللہ جس قوم کو ہلاک کرتا یا عذاب دیتا ہے اس کی نسل نہیں چلتا۔  
 ابنِ آدم "میرا مال - میرا مال" کہتا ہے مگر اے ابنِ آدم! تیرا مال صرف وہ ہے جسے تو نے کھا کر ختم  
 کر دیا۔ یا پہن کر ڈھیکا کر دیا۔ یا صدقہ دے کر ساتھ لے گیا۔  
 نبیوں میں ایسے بھی ہیں جن کی تصدیق صرف ایک شخص نے کی۔  
 میں بھی تو بشر ہوں۔ میرے پاس جھگڑا کرنے والے آتے ہیں اور تم میں سے کوئی زیادہ مبلغ  
 ہوتا ہے تو میں تجھتا ہوں وہ سچ کہہ رہا ہے اور میں اس کے حق میں فیصلہ دے دیتا ہوں۔ اگر میں کسی  
 اور کا حق اسے دے دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ وہ چاہے تو اسے لے لے چاہے تو اسے  
 چھوڑ دے۔

کیا میں تمہیں اچھے گواہ نہ بتاؤں؟  
 وہ جو گواہی کے لیے دریافت سے پہلے آجائیں!  
 جو شخص اسے قتل کرے جس سے عہد ہو چکا ہو تو اسے جنت کی خوشبو بھی نہ پہنچے گی حالانکہ اس  
 کی خوشبو ۴۰ سال کی مسافت تک پہنچتی ہے۔  
 سونے کے عوض سونا بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو۔  
 اور گھیوں کے بدلے گھیوں بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو۔  
 اور کھجور کے عوض کھجور بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو۔  
 اور جو کے بدلے جو بیچنا سود ہے مگر یہ کہ نقد ہو۔  
 جس نے بالشت بھر زمین کسی سے ظلم کر کے لے لی تو اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔  
 گھر میں بکریاں پالو۔ اس سے برکت ہوتی ہے۔  
 یہ دنیا ہر روت ماروت سے بھی بڑھ کر جادو گر ہے۔ اس سے بچتے رہو۔  
 قیامت قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہ چڑھائے اور جب وہ مغرب سے چڑھائے گا تو  
 سب ایمان لے آئیں گے مگر اس وقت کسی کو ایمان فائدہ نہ دے گا اگر وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو اور  
 بھلائی نہ کما چکا ہو۔  
 اللہ کی راہ کی خاک اور دوزخ کا دھواں ایک سینے میں جمع نہیں ہو سکتے۔  
 میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ مخالفین پر غالب رہے گا۔ کوئی اسے ضرر پہنچا چاہے گا تو ہرگز  
 نہ پہنچا سکے گا۔



- جو موت کو یاد رکھے اور اس کی اچھی طرح تیاری کرے وہ سب سے زیادہ عظیمند ہے۔
- جو امور قلمزد ہو چکے ہیں۔ تقدیر جن کی جاری ہو چکی ان کا کرنا مکمل ہو جاتا ہے۔
- تین چیزوں میں کسی کو خیانت نہ کرنی چاہیے:

۱۔ خلوص کے ساتھ عمل کرنے کی نصیحت میں۔

۲۔ مسلمانوں کے حاکموں کو نصیحت کرنے میں۔

۳۔ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنے میں۔

- مرنے کے بعد مومن کو جن نیکیوں کا ثواب ملتا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ علم جسے حاصل کرنے کے بعد وہ اس کی شاعت کرے

۲۔ نیک اولاد۔

۳۔ قرآن جو اس نے کسی کو دیا ہو۔

۴۔ مسجد جو اس نے بنوائی ہو۔

۵۔ مسافر خانہ۔

۶۔ نہر جو اس نے جاری کرائی ہو۔

۷۔ صدقہ جو اس نے اپنے مال سے دیا ہو۔

- جو شخص آخرت کے غم کو ہی غم سمجھے گا اللہ اس کے دنیاوی غم دور کر دے گا مگر جو دنیاوی امور میں

پریشان ہوتا پھرے گا خدا کو اس کی پرواہ نہیں کہ وہ کہاں اور کس حال میں مرے۔

- دنیا کی رغبت سے بچو۔ خدا تم سے محبت کرے گا۔

- لوگوں کے مال کی طرف توجہ نہ کرو۔ لوگ بھی تم کو دوست رکھیں گے۔

- دنیا ختم نہ ہوگی جب تک آدمی قبر پر گزرتے ہوئے یہ تمنا نہ کرے کہ میں اس قبر والے کی جگہ پر ہوتا

اسے دین کا رنج نہ ہو گا بلکہ آفاتِ دنیوی کی وجہ سے یہ آرزو کرے گا۔

- قیامت سے پہلے مسیح، قذف اور حنف ہوں گے۔

(مسیح: عورتوں کا بدل جانا)۔

قذف: آسمان سے پتھراؤ ہونا۔

حنف: زمین میں وھنس جانا۔



○ بندہ اپنے رب کے زیادہ قریب سجد سے کی حالت میں ہوتا ہے۔ پس سجدوں میں دعا کی کثرت اختیار کیا کر دو۔

○ تمہیں اپنی حالت پر نظر ڈال لینی چاہیے کیونکہ کسی کو معلوم نہیں کہ اس کی کونسی خواہش مقدر ہو چکی ہے۔

○ تمہارا رب شرم کرنے والا اور کرم کرنے والا ہے۔ اپنے بند سے شرماتا ہے کہ وہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ اسے خالی لوٹا دے۔

○ اے اللہ!

میں اس علم سے پناہ مانگتا ہوں جو عمل کے بغیر ہو۔

میں اس دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو قبول نہ ہو۔

میں سخت دل اور جلیں نفس سے پناہ مانگتا ہوں۔

○ اے اللہ!

مجھے نیک راہ کی خبر دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔

○ اے اللہ!

اپنے حلال کا مدو سے مجھے حرام سے بچا اور اپنے مفصل سے مجھے اپنے سوا سب سے بے نیاز کر۔

دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو کہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں سے شروع ہوا تھا۔

○ انسان کی خوشنسخ بختی کیا ہے؟

اللہ کے فیصلے پر راضی ہو جانا۔

انسان کی بد بختی کیا ہے؟

اللہ کے فیصلے پر عقدہ کرنا

○ لوگوں پر ایک وقت آئے گا جب قاتل کو یہ معلوم نہ ہو گا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو علم ہو گا کہ وہ کیوں قتل ہوا؟

○ اللہ کی راہ میں صبح و شام کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

○ کوئی بندہ جس نے اللہ کے لیے بھلائی کی ہو مرنے کے بعد نہیں چاہتا کہ دنیا میں واپس آئے خواہ

اسے سب دنیا دے دی جائے۔ سوائے شہید کے جو شہادت کی فضیلت کو دیکھتا ہے تو پسند کرتا ہے

کہ دنیا میں واپس آئے اور بار بار شہید ہو۔

○ تم یود سے جنگ کرو گے اور انہیں قتل کرو گے حتیٰ کہ پتھر بھی کہے گا کہ اے مسلم! یہ ہے یودی! آ اور اے قتل کر۔

○ دجال کے پاس گوشت اور روٹی کے ٹکڑے ہوں گے اور پانی کی نہریں ہوں گی۔

○ جو شخص نہ جہاد کرنے نہ مجاہد کا سامان تیار کرے اور نہ اس کے پیچھے نگہبانی کرے۔ اللہ اسے قیامت سے پہلے ہی کسی آفت میں مبتلا کر دے گا۔

○ قیامت کی شرطوں میں یہ بھی ہے کہ:

۱۔ علم کم ہو جائے گا۔

۲۔ بھل بڑھ جائے گا۔

۳۔ زنا بڑھ جائے گا۔

۴۔ عورتیں عام ہوں گی۔

۵۔ مرد کم ہوں گے حتیٰ کہ ایک کے ماتحت ۵۰ عورتیں بھی ہوں گی۔

○ اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں۔

○ دنیا حاصل کرنے میں اختصار سے کام لو کھینکے جو کسی کا مقدر ہو چکا وہ اسے مل کر رہے گا۔

○ جہاں لوگ گناہ کرتے ہوں اور گنہ گار بے گنا ہوں سے زیادہ عزت اور زور والے ہوں اور وہ ان کو

○ منہ نہ کر سکتے ہوں تو اللہ ان (بے گناہوں) کو بھی عذاب میں شریک کرے گا۔

○ میڑی امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو شراب کا نام بدل کر پیئیں گے۔ ان کے سامنے باجے بھین گے

○ ان کے آگے گانے والی عورتیں ناچیں گی۔ ایسے لوگوں کو اللہ زمین میں دھنسا دے گا اور بعضوں

○ کو بندر اور موٹر بنا دے گا۔

○ نیکی کو عمر کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھا سکتی۔

○ تقدیر کو دماغ کے علاوہ کوئی چیز نہیں پھیر سکتی۔

○ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نگاہ کی وجہ سے آیا ہوا رزق قریب جاتا ہے۔

○ بعض نیک لوگ افلاس میں مبتلا کیے جاتے ہیں حتیٰ کہ ان کے پاس سواٹے ایک کپڑے کے کچھ نہیں ہوتا

○ مگر وہ اس مصیبت سے اس طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی مال ملنے سے بے حد

○ خوش ہوتا ہے۔

- شرک نہ کرو اگرچہ تمہیں کاٹ دیا جائے یا جلادیا جائے۔
- ضمن نمازوں کو جان بوجھ کر نہ پھوڑو۔ کیونکہ جس نے نماز کو ترک کیا اللہ تعالیٰ اس کی ذمہ داری سے بری ہوا۔
- شراب نہ پیو کہ وہ ہر شرارت کی کنج ہے۔
- اللہ سے حسن ظن رکھنا عبادت ہے۔
- مسلمان دنیا سے صرف اتنا طلب کرتا ہے جتنی ایک سوار کی طلب ہوتی ہے۔
- جب اللہ قیامت کے دن اگلے پچھلوں کو جمع کرے گا تو ہر غدار کا جھنڈا اونچا کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ:
- "یہ فلاں ابن فلاں کی غدار ہے۔"
- قیامت کے دن تین شفیع ہوں گے:

۱۔ انبیاء

۲۔ علماء

۳۔ شہداء

- منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان پھر رہی ہو۔ کبھی ادھر کی ہو جاتی ہے کبھی ادھر کی۔
- ٹھوکر کے بغیر کوئی بُرد بار اور تجربے کے بغیر کوئی دانا نہیں ہوتا۔
- میرا بت کہتا ہے کہ:
- "اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں جب کوئی فیصلہ کرتا ہوں تو وہ لوٹا یا نہیں جاتا میں تمہاری امت کے لیے یہ منظور کرتا ہوں کہ اسے عام قحطِ حالی سے ہلاک نہ کروں گا۔ نہ اس پر ایسا دشمن مسلط کروں گا جو اسے ہلاک کر دے۔ اگرچہ وہ ہر طرف سے جمع ہو کر آجائیں لیکن وہ ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے۔"
- مسئلہ تہذیب پر بحث دیکھ کر فرمایا:
- "کیا تمہیں اس بات پر بحث کا حکم دیا گیا ہے جن لوگوں نے تم سے پہلے اس بات پر بحث کی وہ ہلاک ہوئے۔ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ اس بات پر نہ الجھو۔"



○ سونے کا ایک پاڑ نکلے گا تو لوگ یہ سن کر وہاں جائیں گے ر قریب رہنے والے کہیں گے کہ اگر ہم نے لوگوں کو سونا لے جانے دیا تو وہ سب کچھ لے جائیں گے۔ اس پر ان کی جنگ شروع ہو جائے گی۔ اور ہر سو میں سے ۹۹ قتل ہو جائیں گے۔

○ اے لڑکے!

اللہ کا نام لے اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور وہ کھا جو تیرے قریب ہے!

○ فطرتی چیزیں پانچ ہیں:

۱۔ خضہ کرانا۔

۲۔ زیر ناف بالوں کا صاف کرنا۔

۳۔ مونچھوں کا کتروانا۔

۴۔ ناخنوں کا کٹوانا۔

۵۔ بگلوں کے بال مونڈنا۔

○ جس نے علم نجوم سیکھا وہ جادو کی ایک شاخ پر چلا۔

○ دشمنوں سے مقابلے کی تمنا نہ کرو۔ اللہ سے عاقبت نہ مانگو لیکن جب ان سے مقابلہ کرو تو وٹ

جاؤ۔ اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔

○ شہید کے سب گناہ معاف ہوں گے سوائے قرض کے۔

○ حکم سنو اور مانو۔ ان کا بوجھ ان پر ہے اور تمہارا تم پر۔

○ جس نے اپنی قوم کی ناحق مدد کی وہ گویا ایک اونٹ ہے جو کنویں میں گر پڑا اور جسے دم سے کھینچنا

○ جا رہا ہے۔

○ جس نے قوی تعصب کی طرف بلا یا وہ ہم میں سے نہیں۔

○ وہ ہم میں سے نہیں جو تعصب پر مر گیا۔

○ جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا اس پر جنت

○ واجب ہو گئی۔

○ مگر ایک اور بات ہے جو بندے کو سودر ہے اور پر لے جاتی ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان

○ اور زمین کے برابر فاصلہ ہوتا ہے اور وہ ہے اللہ کی راہ میں جہاد۔ اللہ کی راہ میں جہاد

○

○ قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ:

- ۱۔ علم قبض کر لیا جائے گا۔
- ۲۔ زلزلے عا ہوں گے۔
- ۳۔ زمانے قریب ہو جائیں گے۔
- ۴۔ فتنے ظاہر ہوں گے۔
- ۵۔ ہرج (قتل عام) ہوگا۔
- ۶۔ تم میں مال اتنا عام ہوگا کہ بہتا پھرے گا۔

○ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ:

- ۱۔ دو گروہ آپس میں لڑنے جائیں۔ اور ان کے درمیان جنگِ عظیم نہ ہو جائے۔ جن کا دعویٰ ایک ہو۔

○ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ:

- ۲۔ تقریباً بیس جھوٹ اور فریب پھیلانے والے (کذاب و درجال) ظاہر نہ ہو جائیں جن میں سے ہر ایک یہ سمجھے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

○ دجال کا نام ہوگا۔ اس کے پاس جنت اور آگ کا نمونہ ہوگا۔ پھر جسے وہ جنت کے گاوہ دراصل آگ ہوگی۔

○ فتنوں کے ظہور سے پہلے عمل کر دو۔ وہ تاریک رات کی مانند چھا جائیں گے۔ آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر۔ اور اپنا دین، دنیا کے مال کے لیے بیچ دے گا۔ اگر تم اللہ پر بھروسہ کرو جیسا کہ بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تمہیں رزق دیا جائے گا جیسا کہ پرندوں کو دیا جاتا ہے۔ وہ سب صبح بھوکے ہوتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے۔

○ نجات کیلئے؟

○ نجات تین چیزوں میں ہے:

- ۱۔ اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔
- ۲۔ اپنے گھر کو کشادہ سمجھو۔
- ۳۔ اپنی خطاؤں پر رو۔

○

○ جو لوگوں کے غصے کے مقابل اللہ کی رضا کو پکڑے گا اللہ اسے کافی ہو جائے گا اور جو اللہ کے غصے کے مقابل لوگوں کی رضا کا خیال کرے گا اللہ اسے لوگوں کے سپرد کر دے گا۔  
○ جو خزانے والا اس کا حق ادا نہ کرے گا۔ قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجنے مانپ کی شکل میں منہ کھولے گا۔ اس کا بیچا کرے گا۔ وہ بھاگے گا تو اسے آواز دے گا:  
"اپنا خزانہ لے لو۔"  
وہ کہنے لگا:

"میں اس سے بے نیاز ہوں۔"

مگر جب اس سے کوئی بچاؤ نہ پائے گا تو اس میں اپنا ماتھ ڈال دے گا اور سانپ اونٹ کی طرح اس کا ماتھ چبا جائے گا۔

○ کیا بات ہے کہ میں کسی کو عامل مقرر کرتا ہوں تو وہ کہتا ہے کہ:  
"یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہی دیا گیا ہے۔"

○ وہ اپنے ماں یا باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا تاکہ اسے معلوم ہوتا کہ اسے یہ یہ آتا ہے یا نہیں۔  
○ جو شخص عزت (بخوبی یا کاہن) کے پاس جاتے اور اس سے کسی چیز کی بابت سوال کرے تو اس کی ۴۰ راتوں کی نماز قبول نہیں۔

○ جسے ہم عامل بنائیں اور وہ اس سے سوئی یا اس سے بھی بڑھ کر کچھ چھپالے تو وہ قیامت ہے جو وہ روز قیامت کو لے گا۔

○ قیدی کو رہا کرو۔

○ بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔

○ بیمار کی عیادت کرو۔

○ اللہ سے زیادہ بعض رکھنے والا وہ ہے جو زیادہ جھگڑا ہے۔

○ تنگن لینا شرک ہے۔

○ ہم سب کو وہم آ ہی جاتا ہے مگر اللہ پر توکل اسے دور کر دیتا ہے۔

○ اگر نحوست ہوتی تو تین چیزوں پر ہوتی:

۱۔ مکان

۲۔ عورت

۳۔ گسٹرا

- روحیں مجتمع لشکر ہیں۔ جن کا تعارف ہو گیا ان کی الفت ہو گئی اور جن کا تعارف نہ ہو ان میں اختلاف ہو گیا۔
- یہ گناہ کافی ہے کہ آدمی اس کا رزق روک لے جس پر اسے اختیار ہو۔
- ایک دوسرے کی خوشامد نہ کر دو۔ یہ ایسا ہے جیسے کسی کو ذبح کرنا۔
- بہت نہ ہنسا کرو۔ کثرتِ ہنسی سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔
- تم میں سے کوئی اپنے بھائی پر ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ شیطان کہیں اس سے ہتھیار چلو اد سے اور وہ آگ کے گڑھے میں جاگے۔
- وہ قوم فلاح نہ پائے گی جس نے اپنا معاملہ عورت کے سپرد کر دیا۔
- روزہ ڈھال ہے اس لیے کوئی بری بات نہ کرے۔ نہ نادانی کرے۔ اگر کوئی لڑے یا گالی دے تو کبھی دے کہ میں روزے سے ہوں۔
- سفر میں روزہ رکھنا کوئی خاص نیکی نہیں۔
- آدمی اور اس کے کفر و شرک کے درمیان ترکِ نماز ہے۔
- صفوں کو قائم کرو۔ کندھوں کو ملاؤ۔ خالی جگہوں کو بند کرو۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ نرم ہو جاؤ۔ اور شیطان کے لیے خلا نہ چھوڑو۔
- جس نے صف کو ملایا اللہ بھی اس کو ملائے گا۔ جس نے صف کو کاٹا اللہ بھی اسے کاٹ دے گا۔
- بندوں پر کوئی صبح نہیں آتی مگر ان پر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا کر۔
- دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکے والے کو بربادی عطا کر۔
- ایک شخص راہ پر جاتا ہے اور کانٹوں والی ٹہنی پاتا ہے۔ وہ اسے ہٹا دیتا ہے تو اللہ اس کی قدر کرتا ہے یعنی بخش دیتا ہے۔
- ایک سوار شیطان ہے۔ دو سوار بھی شیطان ہیں مگر تین سوار، سوار ہوتے ہیں۔
- بہتر ساتھی چار ہوتے ہیں اور بہتر مہمیں ۱۰۰ لم کی ہوتی ہیں اور بہتر لشکر ۴ ہزار کے ہوتے ہیں اور بارہ ہزار، قلت کی وجہ سے شکست نہ کھا جائیں گے۔
- تین مرد وزن کی گواہی جائز نہیں:



۱۔ خائن مردوزن۔

۲۔ زانی مردوزن۔

۳۔ جو اپنے بھائی سے بغض رکھے!

○ مفلسی اور محتاجی انسان کو کفر کے قریب لے آتی ہے۔

○

## عاشقے رسولؐ حضرت اویس قرنیؓ نے فرمایا:



- جو کچھ تمہارے پاس ہے اس پر مطمئن رہو گے تو شریف ہو گے ورنہ ذلیل۔
- اپنی ضروریات زندگی کو کم کرو گے تو راحت پاؤ گے
- جو شخص اچھے کھانے، اچھے پہننے اور دولت مندوں کی صحبت میں بیٹھنے کی خواہش رکھے اس سے دوزخ، مارگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔
- فخر اس امر پر ہے کہ :
  - ۱۔ اپنے تھوڑے (مال پر) قانع رہو۔
  - ۲۔ بیلانے کی پر نظر نہ ڈالو۔
- خشوع کہتے ہیں ایسی بے خبری کو کہ اگر اس پر یہ نہ مارا جائے تو اثر محسوس نہ ہو۔
- خدا کی تقسیم پر راضی ہونا سچا ایمان ہے۔



## حضرت داؤدؑ نے فرمایا:

○

- دانا وہ ہے جو زیادہ سنے اور کم بولے۔
- اپنی ضرورتوں کو محدود کر لینا بڑی دولت مندی ہے۔
- صادق انسان کا تھوڑا سامان، جھوٹے کی بہت سی دولت سے بہتر ہے۔
- اپنے آپ کو اس وقت تک انسان نہ سمجھو جب تک تیری دل ٹی نیر سے غصے کے زیر اثر ہو۔

○

## حضرت سلیمانؑ نے فرمایا:



- انتہائے دانش اللہ کا خوف ہے۔
- عالم کم گو، مرد مزاج، خود مند ہوتا ہے۔ احمق بھی جب تک چپ رہے عقل مند شمار ہوتا ہے۔
- ایک خوش مزاج آدمی پڑ مردہ دلوں کی دوا ہے۔
- مالدار مسکین پر حکمران ہوتا ہے اور قرضدار قرض خواہ کا چاکر ہے۔
- جس کو دیر سے غصہ آتا ہے وہ بید عقل مند ہے اور جو زود رنج ہوتا ہے اپنی بے وقوفی ظاہر کرتا ہے۔
- وہ جس کے دل میں برائی ہے بھلائی نہ پائے گا۔ اور جس کی زبان میں نکتہ چینی ہے وہ آفت میں گرے گا۔
- دولت بہت سے دوست پیدا کرتی ہے مگر مسکین اپنے ہی دوست سے بیگانہ ہے بلکہ مسکین کے بھائی بھی اس سے کینہ رکھتے ہیں۔
- اپنے خیال میں اپنے آپ کو دانش مند مت سمجھ۔
- خدا سے ڈرا اور بدی سے باز رہ۔
- قناعت بدن کو تازگی بخشتی ہے۔ حسد بدن کو گلا دیتا ہے۔
- گھر اور مال وہ میراث ہے جو باپ سے حاصل ہوتی ہے لیکن دانش مند بیوی نعمتِ خداوندی ہے۔



## حضرت لطفیات نے فرمایا:



- جو بات لوگوں کو بری معلوم ہو وہ نہ کرو۔
- راستہ میں بزرگوں کے آگے آگے نہ چل۔ یہ بے ادبی ہے۔
- جدوجہد نہ کرنا محتاجی کا باعث ہے۔
- دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ۔
- رزقِ مقدر پر قناعت کرو۔
- دوسروں کی روزی پر آنکھ مت ڈال تاکہ رنج سے نفس سلامت رہے۔
- کھانے سے بھوکا اور حکمت سے سیرہ۔
- بری اور شریر عورتوں سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہ اور نیک عورتوں سے بھی پرہیز رکھ۔ ان کی طرف میدان کا نتیجہ شر ہی شر ہے۔
- خاموشی کو اپنا شعار بنانا تاکہ زبان کے شر سے تو محفوظ رہے۔
- مصائبِ دنیا کو سہل خیال کر اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھ۔
- نیکی کر اور مخلوق کو طریقہ نیکی سکھا۔
- بدی سے دور رہ اور خلق کو بھی بدی سے دور رکھنے کی کوشش کرو۔
- بدگمانی کو اپنے اوپر غالب مت کر کہ تجھ کو دنیا میں کوئی دوست اور پھر دہ نہ مل سکے گا۔
- کمینوں کے مقابلے میں خاموشی سے مدد و معاونت طلب کرو۔
- ہر شخص سچا دوست تلاش کرتا ہے لیکن خود سچا دوست بننے کی رحمت گوارا نہیں کرتا۔
- علم بے عمل اور علم بے علم سے پرہیز کرو۔

جہانی صحت سے بڑھ کر کوئی تو نگری اور استغنا سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔  
 کسب نہ کرنا محتاجی لانا ہے اور محتاجی دین کو تنگ، عقل کو ضعیف اور مردّت کو زائل کرتی ہے۔  
 عقل ادب کے ساتھ ایسی ہے جیسے شجرِ ثمر دار۔  
 عقل بغیر ادب کے ایسی ہے جیسے کہ شجرِ بے برگ۔  
 طوعِ آفتاب کے وقت مت سو کہ یہ وقتِ عبادت ہے۔  
 طوعِ آفتاب کے وقت سونا بد بختی ہے۔

اپنے راز کو پوشیدہ رکھنا اپنی عزت بچانے ہے۔  
 علم دل کو اس طرح زندہ رکھتا ہے جیسے بارش خشک زمین کو۔  
 بیٹا! کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرانا۔  
 حکمت و دانائی مفسس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔

مسیبیتیں زندگی ہی میں سہنی پڑتی ہیں اور موت ان سے نجات دلاتی ہے۔  
 بُرے کاموں پر ندامت کا اظہار نہ کرنا دوسری خرابی ہے۔  
 عورت خود ہی فتنہ ہے اور اس کا لکھنا سیکھنا سخت ترین فتنہ ہے۔  
 جو بات دشمن سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو دوست سے بھی پوشیدہ رکھو۔ مبادا وہ بھی کسی دن  
 دشمن ہو جائے۔

جو شخص ان دس خصلتوں کا اہل ہو وہ دین و دنیا میں کامیاب ہے:

- ۱۔ جو حق پر صدق سے قائم ہو۔
- ۲۔ خلقت سے انصاف کرے۔
- ۳۔ اپنے نفس پر قابو رکھے۔
- ۴۔ درویشوں پر مہربانی کرے۔
- ۵۔ بزرگوں کا خادم ہو۔
- ۶۔ چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش آئے۔
- ۷۔ دشمن سے تحمل برتے۔
- ۸۔ دوستوں سے مروّت کرے۔
- ۹۔ جاہلوں کے سامنے خاموش رہے۔

۱۔ عقلمندوں سے بتواضع پیش آئے۔

خدا اور موت کو یاد رکھنا چاہیے۔

دو چیزوں کو بھول جانا چاہیے:

۱۔ اپنی نیکی

۲۔ دوسرے کی بدی!



## حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

○ دنیا کے متلاشی کی مثال اس شخص کی ہے جو سمندر کا پانی پیے جا رہا ہو۔ (جس کی تاثیر یہ ہے کہ جتنا بھی پیو پیاس نہیں بجھتی) اور پیاس بڑھتی ہی جا رہی ہو۔ حتیٰ کہ اسی طرح ہلاک ہو جائے اور پیاس نہ بجھے۔

○ میں مردوں کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں ہوا لیکن احمق کی اصلاح سے عاجز آ گیا۔  
○ اگر تم انسانوں کے قصور معاف نہیں کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارے قصور معاف نہیں کرے گا۔  
○ قسم بالکل نہ کھاؤ۔ تمہارا کلام "ہاں ہاں" نہیں نہیں "ہونا چاہیے۔ اس سے زیادہ کلام جو بھی ہے بدی ہے۔

○ اپنے دشمن سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لیے دعا مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے سورج کو نیک و بد دونوں پر چمکاتا اور راست باز اور بدکار دونوں پر ہی مینہ برساتا ہے۔

○ جس کسی نے بڑی خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس سے زنا کر چکا۔

○ بدن کا چراغ آنکھ ہے۔ پس اگر تیری آنکھ درست ہے تو تیرا سارا بدن روشن ہوگا اور اگر تیری آنکھ خراب ہے تو تیرا سارا بدن تاریک ہوگا۔

○ مرنے والوں کے لیے بہت ہے:

۱۔ جو کی روٹی کھانا

۲۔ صاف پانی پینا اور

۳۔ میدانوں میں سو رہنا

○ اس دنیا میں نیک چلنی کار راستہ دوسری دنیا میں نجات کا راستہ ہے۔



○ دنیا میں دو چیزیں پسندیدہ ہیں:

۱۔ سخنِ دل پذیر

۲۔ دلِ سخن پذیر

○ دنیا کے مال و دولت پر مغرور مت ہو۔ کیا خبر اسی لمحے، اسی رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے۔  
 مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب ستائے گئے کیونکہ انجامِ کار آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے۔

○ اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہوں اور اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے تو وہ جھوٹا دُر مکار ہے کیونکہ جب وہ آنکھ سے نظر آنے والے انسان سے بُرا سلوک کرتا ہے تو پھر نابدیدہ خدا سے محبت کس طرح کر سکتا ہے؟  
 اصل میں مخلوق سے محبت ہی خالق کی محبت ہے۔

○ اے ریاکار!

○ اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال۔ پھر اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔  
 شہتیر کا مقابلہ نہ کر۔

○ جو کوئی تیرے دلہنے گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے  
 جو کوئی تجھ سے قرض چاہے تو اس سے منہ نہ موڑ۔

○ تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت نہ بناؤ تاکہ لوگ تمہیں روزہ دار جانیں۔ جو ایسا کرتے  
 ہیں وہ اپنا اجر پا چکے۔

○ اپنی جان کا فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھا بیٹیں گے یا کیا پیئیں گے؟ نہ اپنے بدن کا کہ کیا پہنیں گے۔ کیا  
 جان خوراک اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟

○ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کلاٹتے ہیں نہ کوٹھوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا خدا  
 ان کو رزق پہنچاتا ہے۔

○ پہلے تم راست بازی کی تلاش کرو۔ پھر یہ سب چیزیں تمہیں بھی مل جائیں گی۔

○ پس کل کے لیے فکر نہ کرو کیونکہ کل کا دن اپنے لیے فکر کر کے گا۔ آج کے لیے آج ہی کا دکھ  
 کافی ہے۔

○ غور کرو کہ کیا تمہیں ان پرندوں کی نسبت بہت زیادہ قدرت حاصل ہے؟

○ جب تو دعا مانگے تو اپنی کوٹھڑی میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے خداوند تعالیٰ سے، جو پوشیدگی میں ہے، دعا مانگ! اس صورت میں تیری دعا ضرور قبول ہوگی!

○

ابوترايب، حیدر کوثر  
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:



- فتنے (کے دنوں) میں دو سالہ شتر بچہ کی مانند ہو کہ نہ پشت (اتنی قوی ہو کہ کوئی سواری کر کے اور نہ پستان (اس قابل) ہوں کہ کوئی دوہ سکے۔
- جس نے لالچ کو شعار بنایا اس نے اپنے آپ کو حقیر کر دیا۔
- جس نے اپنی بد حالی کا پردہ کھولا وہ اپنی خوشی سے ذلیل ہوا۔
- جس نے زبان کو اپنا فرما کر بنا لیا اس نے دل (کی حکومت) کو کمزور کر ڈالا۔
- جب دنیا کسی کی طرف رخ کرتی ہے تو دوسروں کی خوبیاں اسے ادھار دے دیتی ہے اور جب اس سے پیٹھ پھیرتی ہے تو اس کی اپنی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے۔
- لوگوں سے ایسا میل جول رکھو کہ اگر تم مرجاؤ تو وہ تم پر روئیں اور زندہ رہو تو تمہاری طرف مائل ہوں۔
- (مجبوراً) فتنہ میں پڑ جانے والا شخص قابلِ عتاب نہیں ہوتا۔
- اگر دشمن پر قدرت حاصل ہو جائے تو اس (خدا داد) قدرت پر اللہ کا شکر اس طرح ادا کرو کہ اسے معاف کر دو۔
- لوگوں میں سب سے زیادہ بے چارہ وہ ہے جو اپنے لیے دوست حاصل نہ کر سکے اور اس سے زیادہ بے چارہ وہ ہے جو بنے بنائے دوستوں کو کھو بیٹھے۔
- جب نعمتوں کے کنارے تم سے آملیں تو ناشکری کر کے ان کے تباہ ہونے سے پہلے ہی انہیں بھگانا دو۔ (جو نعمت ملے اس کا شکر ادا کرو)۔

○ مزار بن صخرہ، حضرت امیر معاویہؓ کو ابو تراب علی مرتضیٰؓ کے بارے میں بتاتے ہیں کہ:

”بخدا میں نے ان کو بعض مواقع پر اس وقت دیکھا ہے کہ رات نے اپنے پردے ڈال دیے تھے۔ تارے ڈھل گئے تھے اور وہ اپنی محراب میں کھڑے ڈارٹھی پکڑے ہوئے مار گزیرو کی طرح زپتے تھے اور اس طرح روتے تھے کہ جیسے دل پر چوٹ لگی ہو۔ گویا میں سن رہا ہوں اور وہ کہہ رہے ہیں:

اے دنیا! اے دنیا! کیا مجھ سے پھیر کرنے چلی ہے اور مجھ پر تیری نظر ہے؟ اس کی امید نہ کرنا۔ کسی اور کو فریب دے۔ میں نے تجھ کو ایسا چھوڑا ہے کہ کبھی تیرا نام بھی نہ لوں گا۔ تیری عمر مختصر، تیری زندگی بے وقت اور تیرا خطرہ بہت ہے۔ اٹے ماہان سفر کس قدر کم ہے۔ سفر کتنا دور کا ہے۔ راستہ کتنا وحشت ناک ہے!

○ آدمی کے چہرے کا حسن خداوند تعالیٰ کی عہد عنایت ہے۔

○ دنیا میں دو چیزیں بہت کم ہیں:

۱۔ سچائی

اور دو چیزیں سب سے زیادہ ہیں:

۲۔ دیانت

۱۔ جھوٹ

○ عقل مند ہمیشہ غم و فکر میں مبتلا رہتا ہے۔

○ مصیبت میں گھبراتا کمال درجے کی مصیبت ہے۔

○ فاسق کی بڑائی بیان کرنا غیبت نہیں۔

○ بے قراری تقدیر الہی کو نہیں مٹاتی لیکن اجر و ثواب کو ضائع کر دیتا ہے۔

○ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔

○ دنیا ایک مردار ہے جو اس کی بدولت آپس میں بھائی بند بنتے ہیں ان کی بھائی بندی اس کے لالچ میں

ایک دوسرے پر حملہ کرنے سے مانع نہیں ہوتی۔

○ اول عمر میں جو وقت ضائع کیا ہے آخر عمر میں اس کا تدارک کرنا تاکہ انجام بخیر ہو۔

○ جو لوگ تجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں ان سے حاصل کر اور جو نادان ہیں ان کو علم سکھا۔

○ جب کوئی مومن اپنے بھائی کو غصہ دلائے تو گویا اس کو اللہ نے چھوڑ دیا۔

○ کنجوس سے نہ ملو کیونکہ وہ تمہیں تمہاری ضرورتوں سے بھی روک دے گا۔

- خدا کی بارگاہ میں ذلت کے لیے کیا یہ کم ہے کہ گناہ ہمیں ہوتا ہے اور خدا کی بارگاہ سے کچھ ملتا ہے تو دنیا چھوڑ کر ہی ملتا ہے۔
- خود پسندی سے زیادہ وحشت ناک کوئی تنہائی نہیں۔
- خود پسندی سب سے بڑی وحشت ہے۔
- تکلیفوں سے نظر پھیر لو ورنہ کبھی خوش نہ رہو گے۔
- برا آدمی کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رکھتا کیونکہ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا خیال کرتا ہے۔
- گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے۔
- نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کر دیتا ہے۔
- عادت پر غالب آنا کمالِ فضیلت ہے۔
- جس شخص کے دل میں جتنی زیادہ حرص ہوتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ پر اتنا ہی کم یقین ہوتا ہے۔
- بخیل دنیا میں فقیروں کی زندگی بسر کرے گا اور آخرت میں امیروں کا صاحب بنے گا۔
- ہر آنے والا پلٹے گا۔ جو گیا وہ گویا تھا ہی نہیں۔
- تمام احمد اس خدا ہی کے لیے ہے جو چھپی ہوئی چیزوں کی گہرائیوں سے واقف ہے اور اس کے ظاہر ہونے کی نشانیاں اس کے وجود پر دلالت کرتی ہیں۔ دیکھنے والی آنکھ سے وہ نظر نہیں آسکتا مگر نہ دیکھنے کے باوجود کوئی آنکھ اس سے انکار نہیں کر سکتی۔
- اور جس نے اس کا اقرار کیا وہ اس کی کلمہ ذات کا ادراک نہیں کر سکتا۔
- وہ اتنا بلند ہے کہ کوئی شے اس سے برتر نہیں۔
- وہ اتنا نزدیک ہے کہ کوئی شے اس سے زیادہ نزدیک نہیں۔
- فتنوں کے وقوع پذیر ہونے کی ابتدا وہ خواہشاتِ نفسانی ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے اور وہ احکام میں جو ایجاد کیے گئے ہیں، جن میں کتاب اللہ کی مخالفت کی جاتی ہے۔
- فنا ہونے والی (مادی) چیزوں کے عرصہ سدا باقی رہنے والی (نیک اعمال) چیزیں خریدو۔
- موت کے لیے مستعد رہو کہ تمہارے مردوں پر منڈلا رہی ہے۔
- خداوند تعالیٰ نے تمہیں بیکار پیدا نہیں کیا اور نہ یونہی محل چھوڑ رکھا ہے۔ صرف موت آنے کی دیر ہے اس کے بعد ہی تمہارے لیے جنت ہے یاد و زخ۔

○ تم دنیا میں رہ کر اس سے اس قدر توشہ آخرت لے لو جس سے کل اپنے نفسوں کو بچا سکو۔

○ اسے لوگرا

○ علم نجوم کے سیکھنے سے پرہیز کرو مگر اسی قدر کہ جس سے خشکی دزدی میں راستے معلوم کر سکو اس لیے کہ علم نجوم کہات (غیب گوئی) کی طرف دعوت دیتا ہے؛ اور منجم مثل کاہن کے ہے۔

○ اور کاہن مثل جادوگر کے ہے۔

○ اور جادوگر مثل کافر کے ہے۔

○ اور کافر کاٹھکانہ جہنم ہے۔

○ نیک کام کرو مگر کسی کو دکھانے سننے کے لیے نہیں کیونکہ جو شخص غیر اللہ کے لیے عمل کرتا ہے اللہ اسے اسی شخص کے حوالے کر دیتا ہے جس کے لیے اس نے عمل کیا تھا۔

○ حدیث خدا کے بعد معلوم ہو کہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جسے خدا نے اپنے خاص دوستوں کے لیے کھولا ہے۔ یہ پرہیزگاری کا لباس اللہ کی مستحکم زرد ہے اور دشمنوں سے بچانے کے لیے مضبوط پیر ہے۔

○ تا دہند مقررہ اپنے قرض دار کو مٹا دیتا ہے۔

○ یقیناً وفا سچائی کی ہمزاد ہے۔

○ آگاہ ہو کہ دنیا تیزی سے منہ موڑ چکی اور اب اس کے پیمانے میں اصالت چٹ کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہا جسے کسی نے الٹ دیا ہو۔

○ خبردار! اس حرت سامنے آگئی ہے اور ان میں سے ہر ایک کی اولادیں ہیں لہذا تم آخرت کی اولاد بن جاؤ دنیا کی اولاد نہ بنو۔

○ حمد اس خدا ہی کے لیے ہے کہ :

○ جس کی رحمت سے کوئی ناامید نہیں۔

○ جس کی نعمت سے کوئی خالی نہیں۔

○ جس کی مغفرت سے کوئی بالوس نہیں۔

○ جس کی عبادت کو کوئی عمار نہیں سمجھتا۔

○ جس کی رحمت غیر فانی اور جس کی نعمت لازوال ہے۔

○ دنیا وہ مراٹے فانی ہے جس کا فنا ہونا اور اس میں رہنے والوں کا اس سے جلا وطن ہونا ازل سے ہی مقدر ہو چکا ہے۔

○ یہ دنیا (بظاہر) خوش گو اور سرسبز و شاداب ہے اور اپنے چاہنے والوں کے لیے تیزی سے حرکت کرتی ہے اور دیکھنے والے کے دل میں اتر جاتی ہے لہذا تمہارے پاس جو بہترین زادِ راہ ہے اسے لے کر یہاں سے کوچ کر جاؤ۔ اور یہاں رہ کر ضرورت سے زیادہ سوال نہ کرو اور زادِ راہ سے زیادہ اس سے کوئی چیز نہ طلب نہ کرو۔

○ تمام حمد اس خدا کے لیے مزاوار ہے جس کی مدح تک، بولنے والوں کی رسائی نہیں اور شمار کرنے والے جس کی نعمتیں شمار نہیں کر سکتے اور کوشش کرنے والے اس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

وہ خدا !

○ جس کی ذاتِ قدیم کو ہمتوں کی بلندی و ازیں نہیں پاسکتیں اور فکروں کی گہرائیاں اس تک نہیں پہنچ سکتیں۔ نہیں پہنچ سکتیں۔

○ دین کی بھرپور خدا کی معرفت ہے۔

○ اور اس کی معرفت کا کمال اس کی تصدیق ہے۔

○ اور اس کی تصدیق کا کمال اسے واحد و یکتا ماننا ہے۔

○ اور اس کے اقرار و وحدانیت کا کمال اسے ہر چیز سے برتر سمجھنا ہے۔

○ اور کمالِ اخلاص (اس کی ذات سے صفات کی نفی ہے۔ اس لیے کہ ہر صفت شاہد ہے کہ وہ اپنے

موصوف کی غیر ہے اور ہر موصوف شاہد ہے کہ وہ اپنی صفت کا غیر ہے۔

○ لہذا جس نے ذاتِ خداوندی کے علاوہ صفات ماننے اس نے خدا کا ساتھی مان لیا۔

○ جس نے اس کا ساتھی مان لیا اس نے دعویٰ پیدا کیا۔ اور اس وحدانیت کے جزو مان لیے

○ اور جس نے اللہ کے جزا مان لیے وہ اسے نہ پہچان سکا۔

○ اور جس نے اسے نہیں پہچانا اس نے اسے اشارہ کے لائق سمجھا۔

○ اور جس نے اس کی طرف اشارہ کیا اس نے اسے محدود کر دیا۔

○ اور جس نے اسے محدود کر دیا وہ اسے شمار کے قابل سمجھا۔

○ اور جس نے یہ پوچھا کہ خدا کس چیز میں ہے اس نے اسے کس چیز کے ضمن میں قرار دیا۔

○ اور جس نے یہ کہا کہ وہ اس (فلاں) چیز پر ہے تو اس نے دوسرے مقام کو اس سے خالی سمجھا۔

- یقیناً وہ (اللہ) جسے ہدایت کر دے وہ گمراہ نہیں ہو سکتا اور جس کا وہ دشمن ہو جائے وہ نجات نہیں پاسکتا۔ جس کا وہ کھینچ ہو جائے وہ پریشان نہیں ہو سکتا۔
- اس کی حمد و ثنا کا پتہ ہر روزن میں آنے والی چیز سے بھاری ہے۔
- اس دل کو سکون نصیب ہو جو خوفِ خدا سے لرزتا رہتا ہے۔
- بے شک مال اور اولاد دنیا کی کھیتی ہے اور نیک عمل آخرت کی۔
- دنیا تمہاری نظر میں بول کی چھال اور اونٹ کے بچے ہوئے ریزوں سے بھی زیادہ پست ہونی چاہیے۔
- ظالم کی شکم پری اور مظلوم کی بھوک چپ چاپ نہ دیکھتے رہو بلکہ مظلوم کا حق ظالم سے اسے دلو اور تمہاری یہ دنیا میری نظر میں بکری کی چھینک سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔
- آدم نے یقین کا شک سے اور مستحکم ارادے کا سستی سے سودا کر لیا۔
- پھر مسرت کو خوف سے بدلی کر لیا۔
- اسے فریب کھانے کی وجہ سے ندامت اٹھانا پڑی۔
- پھر خدائے برتر نے آدم کو توبہ کا موقع دیا اور انہیں اپنی رحمت کا کلمہ سکھایا۔
- اے لوگو!
- نجات کی کشتیوں کے ذریعے فتنوں کی موجوں کو چیر کر پار اتر جاؤ۔
- مخالفت کی راہ سے اپنا رخ موڑ لو۔
- محزو مباہات کے تاجوں کو سروں سے اتار کر زمین پر پھینک دو۔
- خدا کی قسم! ابوطالب کا بیٹا موت سے اس سے بھی زیادہ مانوس ہے جتنا طفل شیرخوار اپنی ماں کے سینے سے مانوس ہوتا ہے۔
- میں ایسے پوشیدہ علم کا راز داں ہوں کہ اگر اسے ظاہر کر دوں تو تم یوں کانپ اٹھو گے جیسے گہرے کنویں میں رسیاں لڑتی ہیں۔
- تقویٰ اور پرہیزگاری پر جس کی بنیاد ہو وہ تباہ نہیں ہوتا اور نہ کسی قوم کے (عمل کی) کھیتی پھٹی رہتی ہے۔
- خدا کے نزدیک دشمن ترین مخلوق دو اشخاص ہیں:
- ۱۔ ایک وہ جسے اللہ نے اس کے حال پر چھوڑ دیا ہے پس وہ سیدھے راستے سے ہٹ کر بدعت اور گمراہی کی طرف بلانے میں مشغول ہے۔ ایسا شخص اپنے ہر فریب خوردہ کے لیے



فتنہ ہے۔ اگلے لوگوں کی سیدھی راہ سے بھٹکا ہوا ہے۔ اپنے پیروؤں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی دوسروں کی خطائیں اپنے مراد سے ہونے ہے۔ حالانکہ وہ خود اپنے گناہوں میں دہن ہے۔

۲۔ دوسرا شخص وہ ہے جو جہالت کی باتوں کو (سہ طرف سے) جوڑے توڑ کر لغت کے جاہلوں میں دوڑ دھوپ کر کے گمراہی پھیلاتا ہے۔ فتنہ و فساد کی تاریکیوں میں دوڑتا پھرتا ہے اور امن و اصلاح کے فائدوں سے آنکھیں بند رکھتا ہے

نما کے آدمیوں نے ان کا نام عالم رکھ دیا ہے حالانکہ وہ عالم نہیں۔

○ جو موت سے لرزاں ہے وہ کبھی اس سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

○ جو ہمیشہ زندہ رہنا چاہتا ہے وہ ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا۔

○ احمق کی صحبت اختیار نہ کر دیونکہ وہ تمہارے سامنے اپنے کیمے کو بجا کر پیش کرے گا اور چاہے گا کہ

تم بھی اسی جیسے ہو جاؤ۔

○ تمہارے تین دوست ہیں:

۱۔ تمہارا دوست

۲۔ تمہارے دوست کا دوست

۳۔ تمہارے دشمن کا دشمن

تمہارے تین ہی دشمن ہیں:

۱۔ تمہارا دشمن

۲۔ تمہارے دوست کا دشمن

۳۔ تمہارے دشمن کا دوست

○ مجھے اس گناہ کا کبھی غم نہیں ہوا جس کے بعد مجھے دو رکعت نماز بجالانے کی ہمت مل گئی ہو اور میں نے

اللہ سے عافیت کا سوال کر لیا ہو۔

○ تمہارا قاصد تمہاری عقل کا ترجمان ہے اور تمہارا خط تمہاری طرف سے بلخ ترین بولنے والا ہے۔

○ شک نہیں کہ اللہ جل شانہ نے امیروں کے مال میں غریبوں کے گزارے کا حصہ مقرر کر رکھا ہے۔

لہذا اگر کوئی غریب بھوکا رہتا تو صرف اس لیے کہ کسی امیر نے اس کا حصہ روکے رکھا اور اللہ تعالیٰ اس

سے اس کو تباہی کی باز پرس کرنے والا ہے۔

○ اے گروہ مردم!

اللہ سے ڈرنے رہو کیونکہ اکثر لوگ ایسی امیدیں لگا لیتے ہیں جن تک ان کی رسائی نہیں ہوتی۔ اور ایسی ایسی عمارتیں کھڑی کرتے ہیں جن میں رہنا نہیں ملتا اور ایسا مال جمع کرتے ہیں جسے جلد ہی وہ چھوڑ جائیں گے اور کیا عجب کہ اس مال کو باطل ذرائع سے جمع کیا ہو۔ اور کسی کا حق مار کر سمیٹا ہو حرام طریقے سے پایا ہو اور اس کے سب گناہوں کا بوجھ اٹھایا ہو۔ اور اپنے بوجھ کو اپنے سر پر لیے ہوئے افسوس کرتا اور روتا دھوتا اپنے پروردگار کے حضور میں پیش ہو گیا۔ دنیا و آخرت دونوں تباہ ہو گئیں۔ یہی تو کھلا گھاٹا ہے۔

○ تقدیر تدبیر پر غالب آجاتی ہے۔ یہاں تک کہ تدبیر آفت بھی بن جاتی ہے۔

○ جب تم دیکھتے ہو کہ خدا برابر تمہیں نعمتیں دے رہا ہے اور اس پر بھی تم گناہ کرو تو ڈرو۔

○ اگر خدا نے گناہوں سے ڈرایا نہ ہوتا تب بھی گناہ نہ کرنا چاہیے تاکہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا ہو جائے۔

○ سرمایہ داروں کا فقروں سے جھگڑ کر ملنا، اگر خوشنودی خدا کے لیے ہو تو کس قدر اچھا ہے اور اس سے

بھی اچھا ہے کہ فقیر خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے دولت مندوں کا ذکر کریں۔

○ لڑائی جھگڑ سے تو بہت ہیں۔ جو حد سے بڑھا وہ گنہ گار اور جس نے کوتاہی کا وہ مارا گیا۔

○ جھگڑاؤ کا خدا سے ڈرنا ممکن نہیں۔

○ بے شک زمین کا پیٹ مرہ اور اور اس کی پشت پیار ہے (یعنی پیٹ میں مردے دفن ہیں اور پشت

پر جو زندہ ہیں وہ مصیبتوں میں مبتلا ہیں)۔

○ سب سے زیادہ بلیغ اور موثر وعظ یہ ہے کہ انسان قبرستان کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔

○ بہترین کلام وہ ہے جسے سن کر کسی کو ملال یا بوجھ محسوس نہ ہو۔

○ زیادہ تر دشواری یہ ہے کہ جو چیز کمینوں کے ہاتھ میں ہو انسان اس کا طلب گار بنے۔

○ جب تو کمزوروں کو کچھ نہ دے سکے تو (کم از کم) ان کے ساتھ مہربانی و شفقت سے ہی پیش آ۔

○ بے شک دنیا و آخرت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کی دو بیویاں ہوں کہ جب ایک کو راضی کرتا ہے تو

دوسری ناخوش ہو جاتی ہے۔

○ میں نے اللہ تعالیٰ کو ارادوں کے ٹوٹنے اور عقودوں کے حل ہونے سے پہچانا۔

○ قرآن پاک میں تین باتیں ہیں:

۱۔ تمہارے اگلوں کی خبریں

۲۔ پھلوں کی باتیں

۳۔ تمہارے (درمیانی) احکام!

○ قرآن پاک!

حکم بھی دیتا ہے

منع بھی کرتا ہے

خاموش بھی ہے گویا بھی ہے

دنیا پر خدا کی حجت ہے جس کے لیے اس نے عہد لے لیا اور دونوں کو اس کا پابند کر دیا ہے  
اس کے نور کو تمام اور اس کے دین کو کامل کیا ہے۔

○ قرآن پاک کا ظاہر دلفریب اور باطن عمیق ہے۔

○ قرآن پاک کے عجائبات کبھی انتہا پسندہ پہنچیں گے اور نہ اس کے غرائب کبھی ختم ہوں گے۔ تاریخیں  
اگر دور ہو سکتی ہیں تو صرف اسی سے۔

○ غیبت کسی عاجز کی آخری کوشش ہے۔

○ مشرق و مغرب کا فاصلہ سورج کی ایک دن کی مسافت کے برابر ہے۔

○ پرانے آدمی کی رائے مجھے نوجوان کی بہادری سے زیادہ محبوب ہے۔

○ جو چھوٹے ہاتھ سے دے گا بڑے ہاتھ سے پائے گا۔

○ جو امردوں کی غلطیوں سے چشم پوشی کر دے جب ان سے کوئی لغزش سرزد ہوتی ہے تو لدا غیبی ان کو  
سہارا دیتی ہے اور توفیقات الہی ان کے ساتھ ہوتی ہیں۔

○ ڈر، ناکامی سے مایوس ہے۔

○ جو شخص طولانی امیدیں رکھے گا وہ اپنے کردار کو تباہ کر لے گا۔

○ کامیابی دور اندیشی پر مبنی ہے۔

○ دور اندیشی دانش مندی سے کام لینے پر منحصر ہے۔

○ دانش مندی بھیدوں کی حفاظت سے وابستہ ہے۔

○ دو اشخاص سے بچو:

۱۔ جو کے شریف سے

۲۔ میر شکم کینے سے!

- جب تک دولت ساتھ رہے گی تمہارے عیب چھپے رہیں گے۔
- درگزر کرنے میں اس کا درجہ بلند ہے جو مزادینے میں سب سے زیادہ قدرت رکھتا ہو۔
- سخاوت وہ ہے جو (لنگنے سے) پھلے کی جائے۔ جو سوال کرنے پر کی جائے وہ (سخاوت نہیں) شرمساری اور تنگ سو عار سے بچنے کا بانہ ہے۔
- عقل جیسی دولت کوئی نہیں۔
- جہالت جیسی ناداری کوئی نہیں۔
- ادب جیسی میراث کوئی نہیں۔
- آپس کے مشورے جیسا مددگار کوئی نہیں۔
- صبر کی دو قسمیں ہیں:
- ۱۔ ناپسندیدہ کو صبر سے برداشت کرنا۔
- ۲۔ محبوب کا صبر سے انتظار کرنا۔
- دولت ہو تو پردیس بھی دیس ہے۔ دولت نہ ہو تو دیس بھی پردیس ہے۔
- دولت خواہشاتِ نفسانی کا سرچشمہ ہے۔
- جو تمہیں (خطرے سے) آگاہ کرتا ہے وہ گویا تمہیں (نجات کی) بشارت دیتا ہے۔
- جو اپنے عیب پر نظر رکھتا ہے وہ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے سے باز رہتا ہے۔
- جو خدا پر راضی رہتا ہے وہ ہاتھ سے گئی چیز کا غم نہیں کھتا۔
- جو سرکشی کی تلوار سوننتا ہے وہ اسی سے قتل ہو جاتا ہے۔
- جو بلا تامل قیاس آرائی سے کام کرتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے۔
- جو اچھا پانیوں میں کود پڑتا ہے ڈوب جاتا ہے۔
- جو بدنہی کی جگہوں میں داخل ہوتا ہے بدنام ہو جاتا ہے۔
- جو زیادہ بولتا ہے زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔
- جس کی غلطیاں زیادہ ہو جاتی ہیں اس کی جیا میں کمی آ جاتی ہے۔
- جس کی جیا کم ہو جاتی ہے اس کی پرہیزگاری گھٹ جاتی ہے۔ دل مردہ ہو جاتا ہے اور وہ اصل ہسٹنم ہو جاتا ہے۔
- جو لوگوں کے عیوب دیکھ کر چین بہ جہیں ہوتا ہے اپنے انہی عیوب کو پسند کرتا ہے۔ پس وہ احمق ہے۔

○ قناعت وہ مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔

○ جو موت کو اکثر یاد کرتا ہے اسے تھوڑی سی دنیا بھی مل جلتے تو لاشتی ہو جاتا ہے۔

○ جو یہ جانتا ہے کہ اس کا بولنا بھی عمل ہے وہ زبان نہیں کھوتا مگر اس بات میں جو مطلب کی ہو۔

○ جب سختی انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو کشائش ممکن ہو جاتی ہے اور جب آزمائش کی گھڑیاں تنگ ہو جاتی ہیں تو آسائش ہو جاتی ہے۔

○ (اپنے ایک دوست صحابی سے فرمایا):

دیکھو! بیوی بچوں کے جھیلوں میں زیادہ مشغول نہ رہا کرو کیونکہ اگر تمہارے بیوی بچے خدا کے دوست ہیں تو یقین رکھو کہ خدا اپنے دوستوں کو فلاح نہیں کرے گا اور اگر وہ خدا کے دشمن ہیں تو تمہیں خدا کے دشمنوں کی کیا پڑی کہ فکر و اندیشہ میں مبتلا رہو۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت پر ثواب اور اپنی نافرمانی پر سزا اس لیے رکھی ہے کہ بندوں کو اپنے عذاب سے دو ہٹا دے اور اپنی جنت کی طرف انہیں گھیر کر لے آئے۔

○ اے لوگو! یاد رکھو!

لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ ان میں کھائی کے سوا اقرآن اور نام کے سوا اسلام کا نشانہ تک باقی نہ رہے گا۔

ان دنوں ان کی مسجدیں عمارتوں کے لحاظ سے آباد مگر ہدایت کے اعتبار سے ویران ہوں گی۔ ان مسجدوں میں رہنے والے اور ان کو آباد کرنے والے اہل زمین میں سے بدترین افراد ہوں گے۔ ہر فتنہ انہی لوگوں کے اندر سے سر نکالے گا اور ہر گناہ انہی کے پاس اکڑ پناہ لے گا۔

جو ان دفتنوں اور گناہوں سے الگ تھلک رہنا چاہے گا یہ لوگ اسے ان میں واپس لے آئیں گے اور جو ان سے پیچھے رہ جائے گا اسے ہانک کر اپنی طرف لائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ (یہ لوگ ایسے ہیں) مجھے اپنی ہی قسم کہ ان لوگوں پر وہ فتنہ مسلط کر دوں گا جس میں بڑے بڑے بڑوہاری کے منہ کھلے کھلے رہیں گے اور وہ ایسا کر بھی چکا ہے اور ہم اللہ سے درخواست کریں گے کہ وہ غفلت کی ٹھوکروں پر ہم سے درگزر فرمائے۔

○ اللہ کا قبیل ترین حق جو تم پر لازم ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو اس کا نافرمانیوں کا معاون نہ بناؤ۔

○ معذرت سے بے نیازی کی قیمت سچی معذرت سے بھی زیادہ ہے۔

○ جب ضیف لوگ اطاعت کو چھوڑ بیٹھتے ہیں تو اللہ سبحانہ اطاعت کو سمجھ بوجھ والوں کی غنیمت بنا دیتا ہے کہ وہ اس چھوڑی ہوئی اطاعت کو بجالا کر ثواب حاصل کریں۔

○ مومن وہ ہے کہ:

○ جس کی شادمانی چہرے پر نمایاں اور جس کا غم دل میں پنہاں ہوتا ہے۔

○ اگر کوئی چیز وسیع ہو سکتی ہے تو وہ اس کا سینہ ہے۔

○ اگر کوئی چیز ذلیل ہو سکتی ہے تو وہ اس کا نفس ہے۔

○ رقبہ کی بلندی کو ناپسند کرتا ہے۔ اور نام و نمود سے نفرت کرتا ہے۔

○ اس کا غم طویل، ارادہ دور رس، خاموشی کثیر اور وقت مشغول ہوتا ہے۔

○ شکر گزار، صبر پیشہ، اپنے اندیشوں میں ڈوبا ہوا، اپنی کم مائیگی کا اظہار کرنے میں بخیل اور نرم طبع اور نرم خو ہوتا ہے۔

○ اس کا ارادہ چٹان سے زیادہ پائدار اور خود غلام سے زیادہ خاکسار ہوتا ہے۔

○ اگر بندہ اپنی مدت حیات اور انجام کو دیکھ لیتا تو امید اور اس کے فریب کا دشمن ہو جاتا۔

○ راستے کی درستی دولت سے وابستہ ہے۔ دولت آجاتی ہے تو یہ بھی آجاتی ہے۔ دولت چلی جائے

○ تو یہ بھی رخصت ہو جاتی ہے۔

○ ظالم کی تین علامتیں ہیں:

○ ۱۔ اپنے سے بالاتر پر ظلم کرتا ہے، اس کی نافرمانی کر کے۔

○ ۲۔ اپنے سے پست پر ظلم کرتا ہے اس پر غالب آکر۔

○ ۳۔ ظالموں کے گروہ کی مدد کرتا ہے۔

○ جہاں بولنا ضروری ہو وہاں خاموش رہنے میں خیر نہیں۔ جس طرح ظلم نہ ہو تو بولنے میں خیر نہیں۔

○ راہِ خدا میں شہید ہونے والے مجاہد کا اجر اس شخص کے اجر سے بڑا نہیں جو (گناہوں پر) قادر ہونے

○ کے باوجود پاک دامن رہے۔ چنانچہ بعید نہیں کہ پاک دامن آدمی فرشتوں میں سے ایک فرشتہ

○ ہو جائے۔

○ قناعت کا دولت خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتی۔

○ سب سے بھاری وہ گناہ ہے جس کا مرتکب اسے کوئی وزن نہ دے۔

○

○ اللہ نے جب تک اہل علم پر تعلیم دینے کا ذمہ داری عائد نہیں کر لی، اہل جہل پر علم حاصل کرنے کی ذمہ داری عائد نہیں کی۔

○ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا سخت آئے گا جب دولت مند اپنی دولت میں (بخل کی وجہ سے) دانت گاڑے گا۔ حالانکہ اسے ایسا کرنے کا حکم نہیں تھا۔

اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے (اور ہا بھی احسان کو بھول نہ جاؤ۔

اس زمانے میں بدکار سر اٹھائیں گے اور نیک لوگ ذلیل سمجھے جائیں گے۔ بے بسوں سے سودے بازی کی بلئے گی۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے بسوں سے سودے بازی سے منع فرمایا ہے۔

○ میرے بارے میں دو شخص ہلاک ہوں گے:

۱۔ احد سے زیادہ محبت کرنے والا۔

۲۔ تہمان طراز اور افترا پرداز۔

○ ایمان یہ ہے کہ:

جہاں سچ مضر اور جھوٹ مفید ہو وہاں تم سچ کو جھوٹ پر ترجیح دو۔

اور یہ کہ تمہارا قول تمہارے فعل سے آگے نہ بڑھے۔

اور یہ کہ دوسرے کی زبانی بات کرنے میں خوفِ حذر رکھو۔

○ ایسا بھی ہوتا ہے کہ تحسین انسان کو دیوانہ کر دیتی ہے۔

○ جہلا آدم زاد اور تکبر کا کیا واسطہ؟

○ اس کا آغاز نطفہ اور انجام مردار ہے۔ ناپہنے کو روزی دیتا ہے نہ اپنی موت کو روک سکتا ہے۔

○ دو حیرتوں کا پیٹ نہیں بھرتا:

۱۔ طالبِ علم

۲۔ طالبِ دنیا

○ ہے کوئی مرد آزاد جو اس چبائے ہوئے لقمے (دنیا) کو اس کے اہل کے لیے چھوڑ دے؟

○ یاد رکھو جنت کے سوا تمہارے نفسوں کی کوئی قیمت نہیں ہو سکتی لہذا اس کے سوا انہیں کسی اور قیمت

پر نہ بیچنا!

○ تمہارے رہنے کے لیے ایک شہر دوسرے شہر سے بہتر نہیں ہو سکتا۔ بہتر شہر وہی ہے جو تمہارا

بوجھ اٹھالے۔

نقوڑا عمل جو ہمیشہ بجالایا جائے اس کثیر عمل سے بہتر ہے جس سے دل اکتا جائے۔  
 جب کسی آدمی میں ایک بھی پسندیدہ عادت ہو تو اس کی ایسی اور عادتوں کے منتظر ہو۔  
 جو شخص دین کی سمجھ بوجھ کے بغیر تبارت کرے گا وہ سود کے بھنور میں جا پڑے گا۔  
 دو چیزیں خدا کے حضور پیشی کے بعد ہوں گی:

۱۔ تونگری

۲۔ درویشی

جو چھوٹی چھوٹی مصیبتوں کو بڑا سمجھنے لگتا ہے اللہ سے بڑی مصیبتوں میں مبتلا کرتا ہے۔  
 جو اپنی قدر و قیمت کو جانتا ہے وہ اپنی نفسانی خواہشات کو ایچ سمجھتا ہے۔  
 جب آدمی ہنسی مذاق کی ایک بات کرتا ہے تو اپنی عقل کی ایک کلی کر کے پھینک دیتا ہے۔  
 جو تمہاری طرف راغب ہو اس سے تمہارا کلمہ کش ہونا کم نصیبی ہے۔  
 جو تمہاری طرف سے کفارہ کشی کرے اس کی طرف تمہارا راغب ہونا ذلتِ نفس (اپنے آپ کو ذلیل کرنا) ہے۔

عدل کا دن ظالم کے لیے مظلوم پر ظلم کرنے کے دن سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔  
 جو چیز دوسروں کے ہاتھ میں ہو اس کی آس نہ رکھنا سب سے بڑی دولت ہے۔  
 تمہارے ماقبل کی بیٹی،  
 تمہارے بعد کی خیر،

اور تمہارے موجودہ باہمی معاملات کا حکم (سب کچھ تمہارے میں موجود ہے۔  
 یہ حقیقت ہے کہ دل آگے بڑھتے اور پیچھے ہٹتے ہیں۔ جب وہ آگے بڑھیں تو انہیں نوافل پر آمادہ  
 کرو اور جب پیچھے ہٹیں تو ان سے فرائض انجام دلانے پر اکتفا کرو۔  
 اپنے کاتب عبید اللہ بن دافع سے:

”اپنی دو ات میں صوف ڈالو اور اپنے قلم کی زبان لمبی رکھو اور سطروں کے درمیان کھلا فاصلہ رکھو اور حروف  
 کو ایک دوسرے کے قریب رکھو۔  
 یہ باتیں خوش خطی کے لیے زیادہ مناسب ہیں۔

اپنے فرزند محمد بن حنفیہ سے:  
 ”بیٹا! مجھے تمہاری تنگ دہنی کا خوف ہے لہذا اس سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ تنگ دہنی



دین میں کمی کرتی ہے۔ عقل کو پریشان کرتی ہے اور لوگوں کو دشمن بناتی ہے۔  
 ہر شخص کے مال کے دو وارث ہوتے ہیں:

۱۔ وارث

۲۔ حوادث

○ بلا عقل پکارنے والا ایسا ہے جیسے چتہ کے بغیر تیر چلانے والا۔  
 ○ علم دو ہیں:

۱۔ مطبوع (دل نشیں)

۲۔ مسموع (سنا سنا یا)

اور مسموع جب تک مطبوع نہ ہو مابے فائدہ ہے۔

○ خوف اور ناکامی اور شرم اور محروم کا ساتھ ہے۔

○ ہاتھ آیا ہوا موقع ابرہ گزراں کی طرح گزر جاتا ہے لہذا نیکی کے مواقع (ہاتھ آئیں تو) عنینت جانو۔

بامروت لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کرو۔ کیونکہ ان میں سے جب کوئی ٹھوکر کھا کر گرنے لگتا ہے  
 اللہ اس کی دست گیری کر کے اسے اٹھا لیتا ہے۔

○ جب عقل پختہ ہو جاتی ہے ہاتھیں کم ہو جاتی ہیں۔

○ زمانہ:

۱۔ جسموں کو بوسیدہ کرتا رہتا ہے۔

۲۔ امیدوں کو تازہ کرتا رہتا ہے۔

۳۔ موت کو قریب کرتا ہے۔

۴۔ تمنائوں کو بعید کرتا رہتا ہے۔

جو اس میں کامیاب رہا مشقت میں پڑ گیا۔

جسے کچھ ہاتھ نہ آیا اس نے رنج اٹھایا۔

○ جو شخص اپنے آپ کو لوگوں کی امانت کے لیے کھڑا کرے اسے چاہیے کہ:

۱۔ دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے اپنے آپ کو تعلیم دینا شروع کرے۔

۲۔ اور زبانی ادب آموزی سے پہلے اپنے عمل سے درسِ ادب دے۔

○

- اپنی تعلیم و تادیب کرنے والا لوگوں کو علم و ادب سکھانے والے سے زیادہ حقدار ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔
- ہر شخص کا اصل قد و قامت اس کی خوبیاں ہیں۔
- حکمت مومن کا کھویا ہوا مال ہے (جس کی تلاش ضروری ہے) لہذا حکمت کو لے لو چاہے منافقوں ہی سے (ملے)۔
- صبر کی توفیق مصیبت کے مطابق ملتی ہے اور جس نے مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارا اس کا کیا دھرا اکارت گیا۔
- ہر شخص کو کیسے کا پھل ملتا ہے۔ میٹھا ہو یا کڑوا۔
- بُر و بار کامیابی سے محروم نہیں رہتا چاہے کتنی ہی دیر لگ جائے۔
- ذمہ داریوں (کی رسیوں) کو ان کی میچوں سے باندھ کر مضبوطی سے جکڑے رکھو۔ (ذمہ داری کا کام ان کے سپرد کرو جو اس کے اہل ہوں)۔
- غیر ذمہ دار کے عہد و پیمانے پر بھروسہ مت کرو۔
- دوست کو ظلمت کرو، اس پر احسان کر کے
- دوست کے شر کا جواب دو اسے دہ پیسہ پیسہ دے کر۔
- جو شخص اپنے آپ کو تہمت کی جگہوں پر رکھے اس سے بدگمانی رکھنے والے کو ہرگز ظامت نہ کرو۔
- جو بھی برسرِ اقتدار آتا ہے وہ اپنے آپ کو دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔
- جس نے (خود راٹی سے) اپنی رائے کو ترجیح دی وہ ہلکا ہو گیا اور جس نے دوسروں سے مشورہ کیا وہ ان کی عقلوں میں شریک ہو گیا۔
- عورت کا غیرت کھانا کفر ہے۔
- مرد کا غیرت کھانا ایمان ہے۔
- بہترین ہم نشین رضا ہے۔
- علم ایک باعزت وراثت ہے۔
- آداب نئے نئے یلے جوڑے ہیں
- سوچ و بچار ایک آئینہ ہے۔



- نخل عار ہے اور بز دلی عیب ہے۔
- ناداری ذہین آدمی کو ایسا گونگا کر دیتی ہے کہ وہ اپنی حجت پیش نہیں کر سکتا۔
- مفلس اپنے شہر میں بھی پردہ لپی ہوتا ہے۔
- بے چارگی ایک آفت ہے۔
- صبر شجاعت ہے۔
- زہد دولت اور پیدہ سیرگاری ایک ڈھال ہے۔
- انسان کیسا عجیب ہے کہ:
- چربی سے دیکھتا ہے۔
- گوشت (کے ٹکڑے) سے باتیں کرتا ہے۔
- پڑی سے سنتا ہے اور
- ایک سوراخ سے سانس لیتا ہے!
- سخی بنو مگر فضول خرچ نہ بنو۔
- کفایت شعار بنو لیکن کینجوس نہ بنو۔
- ترک آرزو سب سے بڑی دولت ہے۔
- فرزند و لبند حضرت امام حسنؑ سے فرمایا:
- جانِ پدر!

میری یہ چار چادر (آٹھ) باتیں یاد رکھنا۔ ان باتوں کے ہوتے ہوئے تمہارا کوئی عمل تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا:

۱۔ سب دولتوں کی دولت عقل ہے۔

۲۔ سب سے بڑی ناداری کم عقلی ہے۔

۳۔ پر لے درجے کی تنہائی خود پسندی ہے۔

۴۔ احمق کی دوستی سے بچ کر رہو کیونکہ وہ چاہے گا تمہیں نقصان پہنچانا مگر اٹا تمہیں پہنچا دے گا نقصان۔

۵۔ بخیل کی دوستی سے پرہیز کرو۔ کیونکہ جب بھی تمہیں اس کی ضرورت ہوگی وہ تم سے دُور رہے گا۔

۶۔ بدکار کی دوستی سے دور رہو۔ کیونکہ وہ تمہیں کوڑیوں کے مول بیچ ڈالے گا۔

۷۔ کذاب کو دوست مت بناؤ کیونکہ وہ سراب کی مانند ہے۔ تمہارے سامنے بعید کو

قریب اور قریب کو بعید کر دکھائے گا۔

۸۔ سب سے بڑی شرافت خوش خلقی ہے۔

○ جو شخص لوگوں کے پاس ایسی باتیں لے کر دوڑا دوڑا جاتا ہے جو انہیں پسند نہ ہوں تو لوگ اس

کے بارے میں وہ باتیں کہنے لگتے ہیں جو اس کے علم میں نہیں ہوتیں۔

○ جس نے امید کو طول دیا اس نے عمل کو خراب کر لیا۔

○ خوش حال کی چار نشانیاں ہیں :

۱۔ اس نے قیامت کو یاد رکھا۔

۲۔ اس نے حساب (دینے) کے لیے عمل کیا۔

۳۔ گزارہ کے مطابق (رزق) پر قناعت کی۔

۴۔ اللہ سے راضی رہا۔

○ آدمی اپنی زبان تلے چھپا بیٹھا ہے۔

○ جو اپنی قدر نہیں پہچانتا وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

○ بسا اوقات ایک دفعہ کھا لینا کئی دن تک کھانا کھانے سے باز رکھتا ہے۔

○ خود پسندی ترقی سے روکتی ہے۔

○ محتاجی سب سے بڑی موت ہے۔

○ آنکھوں والوں کے لیے صبح روشن ہو چکی ہے۔

○ جس نے اپنے راز کو چھپایا (خیر و شر کا) اختیار اس کے ہاتھ میں آ گیا۔

○ آدمی اپنے حق کو تاخیر میں ڈال دے تو اس پر عیب نہیں لگایا جاسکتا۔ عیب تو اس پر لگایا جائے گا جو

ایسی چیز پر قبضہ کر لے جو اس کی نہ ہو۔

○ (گناہ کر کے) امداد طلب کرنے سے ترک گناہ زیادہ آسان ہے۔

○ جس کام کے کرنے سے ڈرتے ہو اس میں کود پڑو کیونکہ اس سے ڈرنے کی شدت اس میں گود

پڑنے کے خوف سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

○ جو شخص آراد کا ہر رخ سے سامنا کرتا ہے وہ خطا کے مقامات کو پہچان لیتا ہے۔

لوگ اس بات کی مخالفت کرتے ہیں جس سے لاعلم ہوتے ہیں۔

پتھر جہر سے آیا ہوا دھر کو ٹوٹا مادہ کہ شرکاء دفاع شرعی سے کیا جاتا ہے۔ (یعنی سختی کو سختی ہی روکتی ہے)۔

(اللہ کی جانب سے) امداد خرچ کے مطابق ملتی ہے

ایک دوسرے سے دوستی رکھنا ادھی عقل ہے۔

نغم آدھا بڑھا پایا ہے۔

صدقہ کو اپنے ایمان کا نگہبان بناؤ۔

زکوٰۃ کو اپنے مال کا محافظ کرو۔

دعا کے ذریعے مصیبت کو دور کرو۔

جو شخص اللہ کی خوشنودی کے لیے اپنے غصے کی انی کو تیز کرتا ہے وہ باطل کے شہزادوں کو

قتل کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

غیر کے سینے سے شہادت کی جڑ (اس طرح) کاٹو کہ (پیلے) اسے اپنے سینے سے اکھاڑ پھینکو۔

ہٹ دھری عقل کو زائل کر دیتی ہے۔

طبع ابدی غلامی ہے۔

جسے صبر نجات نہیں دے سکتا اسے بے صبری ہلاک کر دیتی ہے۔

جو کھل کر حق کے مقابلے کا ہلاک ہو جائے گا۔

کو تاہی کا پھل پشیمانی اور دور اندیشی کا ثمر سلامتی ہے۔

(ظلم کی) پہل کرنے والے ظالم کو کھل ہاتھ ملنے پڑیں گے۔

دو مختلف دعوتیں ہوں تو ممکن ہے ان میں سے ایک گمراہ کن ہو۔

گندگی کے ڈھیر کے پاس سے گزرتے ہوئے فرمایا:

"یہ ہے وہ (مال) جس کے تم کل تک دلدادہ ہو رہے تھے۔"

تمہارے مال کا جو حصہ تمہاری نصیبت اندوزی پر خرچ ہوا وہ ضائع نہیں گیا۔

یہ دل بھی اسی طرح ملول ہو جاتے ہیں جس طرح جسم اکتا جاتے ہیں لہذا ان کی تفریح کے لیے حکمت

کے نوادرات تلاش کرو۔



○ ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کی نگہبانی کرتے ہیں مگر جب (موت کا) معینہ وقت آجاتا ہے تو یہ انسان اور موت کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ اجل ایک مضبوط ڈھال ہے۔

○ برتن بھرتے بھرتے تنگ ہو جاتا ہے لیکن علم کا برتن کھلا ہوتا جاتا ہے۔

○ عقل مند کی عقل کا پہلا عوض یہ ہے کہ لوگ جاہل کے خلاف اس کے مددگار ہو جاتے ہیں۔

○ اگر تم بڑبڑا رہے ہو تو بڑبڑا رہو جیسی شکل بنانے کی کوشش کرو۔ کیونکہ ایسا نہیں جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کر کے اسی قوم میں شمار نہ ہونے لگے۔

○ عاقل کا سینہ اس کے راز کا صندوق ہے۔

○ تازہ روٹی (زندہ دلی) محبت کا پھندا ہے۔

○ بڑبڑا رہی جیبوں کا مدفن ہے۔

○ ۱۔ مظلوم فریاد کی فریاد سننا اور فریاد سہی کرنا

○ ۲۔ غم رسیدہ کو غم سے نجات دینا

○ بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ بن جانا ہے

○ اے ابن آدم!

○ جب تو دیکھے کہ تیرا پاک پروردگار تجھے پے درپے نعمتیں عطا کیے جا رہا ہے حالانکہ تو اس کی نافرمانی کر رہا ہے تو اس کی گرفت سے ہشیار ہو جا۔

○ کسی نے کوئی راز دل میں چھپا کر نہیں دکھا کہ زبان کے پرکالوں اور چہرے کے کھلے نشانوں نے اسے فاش نہ کر دیا ہو۔

○ اپنے مرض کے ساتھ اس وقت تک چلتے رہو جب تک وہ تمہارے ساتھ چلتا رہے۔

○ زہد کو چھپائے رکھنا سب سے اونچے درجے کا زہد ہے۔

○ عاقل کی زبان اس کے دل کی تابع ہے۔

○ احمق کا دل اس کی زبان کے تابع ہے۔

○ اللہ کی بارگاہ میں جو بدی تمہیں رنجیدہ کر دے اس نیکی سے بہتر ہے جس پر تمہیں ناز ہو۔

○ کم سوالی فقر کی زینت ہے۔

○ شکر دولت کا زیور ہے۔

۹ دو سنتوں کو کھود دینا ایک طرح کی غریب الوطنی ہے۔

۱۰ زبان ایک درندہ ہے جسے کھلا درندہ کی طرح چھوڑا جائے تو کاٹ کھاٹے۔

۱۱ عورت ایک ایسا بچھو ہے جس کے ساتھ لیٹنے میں بھی لذت ہے۔

۱۲ حاجت کے بر نہ آنے کو مہ جانا آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ کسی نلاہل سے حاجت طلب کی جائے۔

۱۳ انسان کی ہر سالس اس کی اجل کی طرف (بڑھنے والا) ایک قدم ہے۔

۱۴ حکمت منافی کے دل میں بھی ہو تو لے لو کیونکہ اس کے دل میں یہ بستانا رہتی ہے یہاں تک کہ

وہاں سے نکل کر یہ مومن کے دل میں مچھو لیوں (حکمتوں) کے ساتھ سکون پذیر ہو جاتی ہے۔

۱۵ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو (خدا کی رحمت سے) ناامید ہو رہا ہے حالانکہ استغفار (توبہ کا

وسیلہ) اس کے ساتھ ہے۔

۱۶ پورا فقیہ وہ ہے جو:

۱۔ لوگوں کو رحمتِ خداوندی سے مایوس و ناامید نہ کرے۔

۲۔ انہیں اللہ کی مہربانیوں سے مایوس نہ کرے۔

۳۔ اور نہ انہیں اللہ کی گرفت سے بے خوف کر دے۔

۱۷ صدقہ دے کر رزق کو آسمان پر سے اتار لو۔

۱۸ لوگ اس بات کے دشمن ہوتے ہیں جس کی انہیں سمجھ نہ آئے۔

۱۹ (بے وقت) سو جانا کتنا بُرا ہے جو دن کے ارادوں کو توڑ دیتا ہے۔

۲۰ وہ نیکی نیکی نہیں جس کے بعد جہنم ہو۔

۲۱ وہ بدی بدی نہیں جس کے بعد جنت ہو۔

۲۲ جنت کے علاوہ ہر نعمت حقیقہ ہے۔

۲۳ دوزخ کے علاوہ ہر مصیبت عاقبت ہے۔

۲۴ کسی کے منہ سے نکلی ہوئی بات پر بدگمانی نہ کرو، جبکہ اس کا روٹے سخن تمہیں بھلائی کی طرف نظر

آ رہا ہو۔

۲۵ علم اور عمل کا ساتھ ہے لہذا جسے علم ہو اس نے عمل کیا۔

۲۶ علم عمل کو پکارتا ہے۔ سو اگر عمل نے بسک کہہ دیا تو خیر ورنہ علم بھی رخصت ہو جاتا ہے۔



- لوگ دنیا کے جنے ہوئے ہیں اور اپنی ماں سے محبت کرنے پر کسی کو کو سام نہیں جاتا۔
- حقیقی نادار پیغمبر ہوتا ہے۔ سو جس نے اسے (کچھ) نہ دیا اس نے خدا کو نہ دیا اور جس نے اسے دیا اس نے خدا کو دیا۔
- کسی غیرت مند نے کبھی زنا نہیں کیا۔
- بندے کا ایمان اس وقت تک صادق نہیں ہوتا جب تک اسے اپنے قبضے کی چیزوں سے زیادہ ان چیزوں پر بھروسہ نہ ہو جو خدا کے ہاتھ میں ہیں۔
- اپنے دوست کی محبت میں حد سے آگے نہ بڑھو۔ ہو سکتا ہے وہ کسی دن تمہارا دشمن بن جائے اور دشمن کی دشمنی میں بھی حد سے نہ بڑھو۔ ممکن ہے وہ کسی دن تمہارا دوست بن جائے۔
- جو سفر کی دوری کو یاد رکھتا ہے مستعد رہتا ہے۔
- آنکھ سے دیکھ لینا عقل کی آنکھوں سے دیکھنے کے برابر نہیں ہو سکتا کیونکہ آنکھیں تمہیں جھٹلا بھی سکتی ہیں مگر جو عقل سے نصیحت اندوز ہونا چاہے عقل اسے دھوکہ نہیں دیتی۔
- علم نے حجت بازوں کے عذر کو قطع کر دیا۔
- ہر وہ شخص جسے جلدی موت آجاتی ہے مہلت مانگتا ہے اور جس کی موت میں تاخیر کر دی جاتی ہے وہ طحال مٹول کر کے حجت بازیاں کرنے لگ جاتا ہے۔
- لوگ جس چیز کو کہتے ہیں:
- "کتنی عمدہ ہے!"
- زمانے نے اس کے لیے ایک آفت کا دن چھپا رکھا ہوتا ہے۔
- "قدر" کے بارے میں فرمایا:
- "یہ ایک تاریک راستہ ہے اس پر نہ ہی چلو۔"
- یہ ایک گمراہی ہے اس میں مت اترو۔
- یہ اللہ کا بھید ہے اس کی زحمت میں نہ پڑو۔
- اللہ جسے حقیر سمجھتا ہے اسے علم سے محروم کر دیتا ہے۔
- عبرتیں کتنی کثیر ہیں مگر ان سے کتنا قلیل سبق لیا جاتا ہے۔
- اللہ سے ڈرو تو اس شخص کا طرح ڈرو جو:
- ۱۔ (دنیا سے) لاتعلق ہونے کے لیے دامن سمیٹ لیتا ہے۔



- ۲۔ پھر دامن سمیٹ کر سرگرم ہو جاتا ہے۔
- ۳۔ اور سست گام ہونے پر نفس کو تیزی سے ہانکتا ہے۔
- ۴۔ اور تیزی سے آگے بڑھنے کو خوف پر ترجیح دیتا ہے۔
- ۵۔ اور منزلِ آخرت کے یکبارگی آجانے، کارکردگی کے نتیجہ اور بازگشت کے انجام پر نظر رکھتا ہے۔

- انسان کی خود پسندی اس کی عقل کے حاسدوں میں سے ایک حاسد ہے۔
- مخالفت و عقل سے کھڑی کی ہوئی عبارت کو مسمار کر دیتی ہے۔
- جس درخت کی مکڑی ترم ہو اس کی شاخیں گھنی ہوتی ہیں۔
- دوست کا حسد کرنا، دوستی کی ایک بیماری ہے۔
- عطیوں زیادہ تر خواہشات کی بجلیوں کی چھاؤں میں قتل ہوتی ہیں۔
- ظن پر بھروسہ کر کے فیصلہ کر دینا عدل نہیں ہے۔
- آخرت کے لیے بدترین زادِ سفر بندگانِ خدا پر زیادتی ہے۔
- شریف آدمی کا بہترین عمل یہ ہے کہ لوگوں کے جو عیوب اسے معلوم ہوں ان پر دھیان نہ کرے۔
- جس پر حیا نے اپنا لباس پہنا دیا اس کے عیب لوگوں کی نظروں کے سامنے نہیں آسکتے۔
- خاموشی بڑھ جائے تو ہیبت بڑھ جاتی ہے۔
- انصاف زیادہ ہوگا تو مستقل دوست زیادہ ہوں گے۔
- مہربانی کرنے سے قدر و قیمت میں عظمت آجاتی ہے۔
- تواضع نعمتِ ناتمام کو تمام کر دیتی ہے۔
- سرداری کے لیے دوسروں کا معاشی بوجھ برداشت کرنا لازم ہے۔
- عادلانہ میرت سے جانی دشمن زیر ہو جاتا ہے۔
- لالچی آدمی ذلت کی زنجیروں میں جکڑا رہتا ہے۔
- ایمان تین چیزوں پر منحصر ہے :

۱۔ دل سے پہچان

۲۔ زبان سے اقرار

۳۔ اعضا سے عمل !

○ جس نے دنیا کے غم کا اظہار کیا وہ اللہ کی قضا پر ناراض ہو گیا۔  
 ○ جو اپنے سر پر پڑی ہوئی مصیبت کا شکوہ کرنے لگا وہ اپنے پروردگار کا شکوہ کرنے لگا۔  
 ○ جو کسی دولت مند کے سامنے اس کی دولت کی وجہ سے جھک گیا اس کا دو تہائی دین رخصت ہو گیا۔  
 ○ جو قرآن پڑھنے پڑھتے مر گیا اور (پھر بھی) دوزخ میں جا پڑا تو اس کا شمار ان لوگوں میں ہے جو آیاتِ الہی کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

○ جس کا دل دنیا کی محبت کا شہیدانی ہو گیا وہ دنیا کی تین باتوں سے دل لگاتا ہے:

۱۔ وہ غم جو (اسے لگنے میں) ناغہ نہیں کرتا۔

۲۔ وہ حرص جو اسے چھوڑتی ہی نہیں۔

۳۔ وہ آرزو جسے وہ پاسکتا ہی نہیں۔

○ قناعت ہو تو بادشاہت کی ضرورت نہیں۔

○ حسنِ خلق ہو تو ناز و نعمت کی پرواہ نہیں۔

○ اپنے فرزندِ دلبند حضرت امام حسنؑ سے فرمایا:

”اے فرزند!

کسی کو مقابلے کے لیے خود نہ لٹکارو۔ اور اگر تمہیں پکارا جائے تو (لٹکار) قبول کرو۔ کیونکہ

(لڑائی کی) دعوت (ناجانہ) دینے والا ظالم (میدان میں) پچھاڑ کھاتا ہے۔

○ عورتوں کی بہترین اور مردوں کی بدترین خصلتیں تین ہیں:

۱۔ تکبر

۲۔ بزدلی

۳۔ کجخوی

چنانچہ جب عورت تکبر ہوگی تو اپنا نفس کسی کے قابو میں نہ دے گی۔

کجخوی ہوگی تو اپنے اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے گی۔

بزدل ہوگی تو ہر ایسی چیز سے خوف کھائے گی جو اس کو راہ روکے۔

○ خدا کی قسم! تمہاری دنیا سیرِ ی نگاہ میں خنزیر کی ان اتوں سے بھی گھٹی گزری ہے جو کسی کوڑھی

کے ہاتھ میں ہوں۔



- عورت سراپا برائی ہے اور اس میں سب برائیوں کی ایک برائی بیس ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں۔
- گھر میں ایک غضب شدہ پتھر بھی لگا ہو تو وہ گھر کی دیرانی کا ضامن ہے۔
- جو شخص کوتاہی کا کما مانتا ہے، حقوق ضائع کر بیٹھتا ہے اور جو چیل خور کی بات مانتا ہے وہ دوست کھو بیٹھتا ہے۔
- دنیا کی تلخی آخرت کی شیرینی ہے اور دنیا کی شیرینی آخرت کی تلخی۔
- تھوڑا ہی سہی بگڑا لٹکا کچھ نہ کچھ ڈر ضرور رکھو اور اپنے اور اللہ کے درمیان اباریک ہی سہی مانگ کچھ پردہ ضرور رکھو۔
- چوکنے رہو کہیں نعمتیں زائل نہ ہو جائیں۔ کیونکہ بدک کہ بھاگ جانے والے ہر جائز کی واپسی ضروری نہیں۔
- جو تم سے نیک گمان رکھے اس کے گمان کو سچا کر دکھاؤ۔
- سب سے اچھا وہ عمل ہے جسے بجالانے کے لیے تم اپنے نفس کو مجبور کرو۔
- غصہ، جنوں (دیوانگی) کی ایک قسم ہے۔ کیونکہ جسے غصہ آتا ہے وہ (بعد میں) پشیمان ہوتا ہے اور اگر پشیمان نہیں ہوتا تو اس کا جنوں پکا ہو جاتا ہے۔
- حسد نہ کرنے سے بدن تندرست رہتا ہے۔
- جب کبھی تنگ دست ہو جاؤ تو اللہ سے مدد کا لین دین کرو۔
- بے وفاؤں سے وفا کرنا خدا کے یہاں بے وفائی ہے اور بے وفاؤں کے ساتھ بے وفائی کرنا خدا کے اہل وفا ہے۔
- کتنے ہی لوگ ہیں جو بچے در پے ہر بانوں کے فریب خوردہ ہیں اور خدا نے ان کی پردہ پرستی کو رکھی ہے۔ اس سے دھوکہ کھائے ہوئے ہیں اور اپنی تعریف کے دیوانے ہیں اور اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی آزمائش میں نہیں ڈالتا جیسی آزمائش میں اسے ہمت دے کر ڈال دیتا ہے۔
- دوسروں کے پیمانہ گان سے احسان کرو تا کہ ظہار سے پیمانہ گان کی نگہبانی ہو۔
- دانشوروں کا کلام جب درست ہوتا ہے تو دو دابن جاتا ہے اور جب غلط ہوتا ہے تو درو یعنی رخصت بن جاتا ہے۔
- اے آدم زاد!
- اپنے آنے والے دن کا بوجھ اپنے آئے ہوئے دن پر مت ڈال۔ کیونکہ یقین ہے کہ اگر تیری عمر کا ایک

دن بھی باقی ہوگا تو اللہ اس دن بھی تیرا رزق پہنچا دے گا۔  
 میں نے اللہ سبحانہ کی پہچان ان چیزوں سے کی:  
 ۱۔ پکے ارادوں کے ٹوٹ جانے سے  
 ۲۔ پہچان کی گرہیں کھل جانے سے  
 ۳۔ تمہوں کے کمزور پڑ جانے سے!



## حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

○

- بہترین فضیلت زبان کی حفاظت ہے۔
- سچائی کی مشعل جہاں کہیں بھی دکھائی دے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ یہ نہ دیکھو کہ مشعل بردار کون ہے؟
- حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا چاہے سارا زمانہ اس کے خلاف ہو جائے۔
- باطل کا پیرو کار کبھی عزت نہیں پاتا چاہے چاند اس کی پیشانی پر نکل آئے۔
- جب معدہ بھر جاتا ہے تو قوتِ فکر کمزور پڑ جاتی ہے اور حکمت و دانش کی صدا جیتیں گونگی ہو کر رہ جاتی ہیں۔
- خیر یہی ہے کہ تو شتر سے باز رہے!

○

## حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

○

- زمانے کی گردش اگرچہ عجیب امر ہے لیکن اس سے غفلت عجیب تر ہے۔
- تکبر کرنا امیروں کا بد ہے لیکن محتاجوں کا بد تر ہے۔
- توبہ بوڑھے سے خوب اور جوان سے خوب تر ہے۔
- جو امر پیش آتا ہے وہ نزدیک ہے لیکن موت اس سے بھی نزدیک تر ہے۔
- شرم مردوں سے خوب ہے لیکن عورتوں سے خوب تر ہے۔
- بخشش کرنا امیر سے خوب ہے لیکن محتاج سے خوب تر ہے۔
- شکر گزار مومن عافیت سے قریب تر ہے۔
- تواضع غریبوں سے خوب ہے لیکن امیروں سے خوب تر ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سستی ماک لوگوں سے بد ہے لیکن عالموں اور طالب علموں سے بد تر ہے۔
- گناہ جوان کا بھی اگرچہ بد ہے لیکن بوڑھے کا بد تر ہے۔
- جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ جانے کہ اس کا دل ایمان سے خلل ہے۔
- صدقہ فقیر کو ادب کے ساتھ عاجزی سے پیش کرنا کیونکہ خوش دلی سے صدقہ دینا قبولیت کا نشان ہے۔
- مصیبت میں صبر کرنا سخت ہے مگر صبر کے ثواب کو ضائع نہ ہونے دینا سخت تر ہے۔
- عبادت:
- ایک پیشہ ہے؛

دکان اس کی خلوت ہے ؛  
 اس المال اس کا تقویٰ ہے ؛  
 اور نفع اس کا جنت ہے ۔

- طالب دین عمل میں زیادتی کرتا ہے اور طالب دنیا علم میں ۔
- خلعت سے دور کر کے خود کو اٹھالینا حقیقی سخاوت ہے ۔
- انسان ضعیف ہے ۔ تعجب ہے کہ وہ کیوں خدا سے قوی کی نافرمانی کرتا ہے ۔
- تین چیزیں تین چیزوں میں ہیں :  
 ۱۔ بڑائی تقویٰ میں  
 ۲۔ دولت توکل میں  
 ۳۔ عظمت تواضع میں !

- صبر میں کوئی مصیبت نہیں اور رونے دھونے میں سوائے نقصان کے کچھ نہیں ۔
- جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے ۔
- گلے اور شکوے سے زبان بند رکھو، راحت نصیب ہوگی !



## حضرت عسکر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

○

- جو شخص تجھے تیرے عیب سے آگاہ کرے وہ تیرا دوست ہے۔
- جو اپنے راز کو پوشیدہ رکھتا ہے وہ اپنی سلامتی کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔
- عدل، مظلوم کی جنت ہے اور ظالم کی جہنم۔
- فضول خرچی اس کا بھی ناک ہے کہ جو چیز کھانے کو انسان کی طبیعت چاہے، کھائے۔
- زیادہ کھانے سے پرہیز کرو کہ زیادہ کھانا:
- ۱۔ عادل کو اجاڑتا ہے
- ۲۔ اسے بیمار کرتا ہے
- ۳۔ عبادت سے روکتا ہے
- قبل اس کے کہ بزرگ بنو، علم حاصل کرو۔
- زیادہ ہنسنا موت ہے۔ یہ غفلت کی نشانی ہے۔
- ایمان کے بعد بڑی نعمت (نیک) عورت ہے۔
- ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔
- خدا تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جو میرے عیوب پر مجھے مطلع فرماتا ہے۔
- ہر شے کا ایک حسن ہوتا ہے اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ فوراً کی جائے۔
- کسی کی دینداری پر اعتماد نہ کرتا وقتیکہ اسے غصہ کے وقت نہ دیکھ لے۔
- خشوع اور خضوع کا تعلق دل سے ہے نہ کہ ظاہری حرکت سے۔



○ جب حلال و حرام جمع ہوں تو حرام غالب ہوتا ہے چاہے وہ تھوڑا سا ہی ہو۔

○ جس سے تم متنفر ہو اس سے ڈرتے رہو۔

○ عزتِ دنیا مال سے ہے اور آخرت کی عزت اعمال سے۔

○ اوروں کی فکر میں اپنے آپ کو مت بھول جاؤ۔

○ جو آدمی اپنے آپ کو عالم کہے وہ جاہل ہے اور جو اپنے آپ کو جنتی بنائے وہ دوزخی ہے۔

○ کسی کے لیے یہ زیبا نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے (اور یہ کہے کہ:

اے خدا! رزق دے۔

اللہ تعالیٰ آسمان سے سیم وزر کی بارش نہیں کرتا۔

○ طمع کرنا منطقی ہے۔

○ بے غرض ہونا امیری ہے۔

○ بدلہ نہ چاہنا صبر ہے۔

○ غریب کے ساتھ پھر دی سے پیش آؤ تا کہ اس کی زبان کھلے اور محبت بڑھے۔

○ مقدمات کا جلد تصفیہ کرنا چاہیے تاکہ دعویٰ کرنے والو دیر کے سبب (نا امید ہو کر) کہیں اپنے

دعوے سے دستبردار (مجبوراً) نہ ہو جائے۔

○ فتحِ امید سے نہیں علم اور خدا پر اعتماد سے حاصل ہوتی ہے۔

○ ہنسنے سے عمر کم ہوتی ہے۔ اور رعب و داب جانتا ہے نہ یہ موت سے غفلت کا نشان ہے۔

○ آدمی کے نام کو نہیں بلکہ اس کی راست بازی اور دانائی کو دیکھنا چاہیے۔

○ کسی کے منہ پر اس کی تعریف کرنا اسے ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

○ ندامت چار قسم کی ہوتی ہے:

۱۔ ندامت ایک دن کی: جب کوئی آدمی گھر سے بلا کھانا کھاٹے چلا جائے۔

۲۔ ندامت سال بھر کی: کہ زراعت کا وقت غفلت میں گزر جائے۔

۳۔ ندامت عمر بھر کی: جب بیوی سے موافقت نہ ہو۔

۴۔ ندامت ہمیشہ کی کہ خدا نے برتر بنا خوش ہو۔

○ تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں:

۱۔ دوسروں کو سلام کرنا

۲۔ کسی مجلس میں دوسروں کے لیے جگہ خالی کرنا

۳۔ غلبہ کو مٹانے سے بچنا

○ آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ کمال

۲۔ کمال

۳۔ کمال

کمال ہے جو لوگوں سے مشورہ کر کے اس پر غور کرے۔

کمال وہ ہے جو اپنی بات پر چلے اور کسی سے مشورہ نہ کرے۔

کمال ہے کہ نہ خود صاحب الرائے ہو اور نہ خود دوسرے سے مشورہ کرے۔



## حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

○

○ خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔

○ تعجب ہے اس پر:

○ جو موت کو حق جانتا ہے اور پھر منتہی ہے۔

○ جو تقدیر کو پہچانتا ہے اور پھر جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔

○ جو دنیا کو فانی جانتا ہے اور پھر اس کی چاہت رکھتا ہے۔

○ جو حساب کو حق مانتا ہے اور پھر مال جمع کرتا ہے۔

○ جو دوزخ کو حق مانتا ہے اور پھر گناہ کرتا ہے۔

○ جو اللہ تعالیٰ کو حق مانتا ہے اور پھر بیروں کا ذکر کرتا اور ان پر بھروسہ کرتا ہے۔

○ جو شیطان کو دشمن جانتا ہے اور پھر اس کی پیروی کرتا ہے۔

○ جو جنت پر ایمان رکھتا ہے اور پھر دنیا کے ساتھ آرام پکڑتا ہے۔

○ بعض اوقات جرم کو معاف کرنا، مجرم کو زیادہ خطرناک بنا دیتا ہے۔

○ وہ غرور اور تکبر سے پاک اور بری ہے جو:

○ اپنی جوئی آپ گمانٹھ لیتا ہے۔

○ غلام کی عبادت کرتا ہے۔

○ اپنے کپڑے خود دھو لیتا ہے۔

○ اپنے کپڑوں میں پیوند خود نکالتا ہے!

- اپنے رب کے سوا کسی اور سے امید نہ رکھو۔
- اپنے گناہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔
- خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔
- اگر آنکھیں دوشن ہیں تو ہر روز اردو حشر ہے۔
- محبت اللہ کو تمنا ہی محبوب ہوتی ہے۔
- مسلمان کی ذلت اپنے دین سے غافل ہو جانے میں ہے نہ کہ بے زر ہونے میں۔
- لوگ تمہارے عیبوں کے جاسوس ہیں۔
- حقیر سے حقیر ہمیشہ اختیار کرنا ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔
- گناہ کسی نہ کسی صورت میں دل کو بے قرار کھلتا ہے۔
- عقل مند کہتا ہے:
- "میں کچھ نہیں جانتا۔"
- لیکن بے وقوف کہتا ہے:
- "میں سب کچھ جانتا ہوں۔"
- حاجتمند غریب کا تمہارے پاس آنا خداوند تعالیٰ کا انعام ہے۔
- نعمت کا نامناسب جگہ خرچ کرنا ناشکری ہے۔
- تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور بڑی گفتار کا روح پر۔
- ایسی بات مت کہو جو غائب کی سمجھ سے باہر ہو۔
- جب زبان اصلاح پذیر ہو جاتی ہے تو قلب بھی صالح ہو جاتا ہے۔
- جس شخص کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا رنج نہ پہنچے پس وہ جان لے کہ محمد سے میرا رب تعالیٰ ناراض ہے۔
- لوگوں کو جس طرح چلبے آزما دیکھو، عافی بھپوڑوں سے کم نہ پائے گا۔
- جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن بندہ اپنے خدا کو نہیں پہچانتا۔
- زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔
- اپنا بوجھ خلقت میں سے کسی پر نہ رکھو، خواہ کم ہو یا زیادہ۔
- ظالموں اور ان کے متعلقین سے معاملہ مت کرو۔

۵) بگو تین آدمیوں کو مجروح کرتا ہے :

۱۔ اول اپنے آپ کو۔

۲۔ دوم جس کی برائی کرتا ہے۔

۳۔ سوم جو اس کی برائی سنتا ہے۔

○ حقی پر قائم رہنے والے کم ہوتے ہیں مگر منزلت و قدر میں زیادہ۔

○ امراد کی تعریف کرنے سے بچ کہ ظالم کی تعریف سے غضب اللہ نازل ہوتا ہے۔

○

## حضورت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

○

○ اچھے اخلاق دس ہیں :

- ۱۔ زبان کی سچائی
- ۲۔ باطل سے جنگ میں حملہ میں شدت
- ۳۔ احسان کا بدلہ
- ۴۔ صلہ رحم
- ۵۔ سائل کو دینا
- ۶۔ حقوق العباد
- ۷۔ بڑوسی کی حفاظت
- ۸۔ عہان نوازی
- ۹۔ شکر و حیا

○ اپنی تعریف زیادہ کرنا ہلاکت ہے۔

○ مومن وہ ہے جو زاد و آخرت مہیا کرے۔ اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑانے میں ہی مشغول رہے۔

○ دانائیوں میں اعلیٰ درجے کی دانائی تقویٰ ہے۔

○ کمزوریوں میں سب سے بڑی کمزوری بد اعمالی ہے۔

○ خوش گو اور زندگی امی کی ہے جو عیش و آرام اور راحت میں خدا کی یاد سے غافل نہ ہو اور دوسرے

خوش گو اور زندگی امی کی ہے جو عیش و آرام میں دوسروں کو بھی شریک کرے۔

○ موت سے وہ شخص خوف کھاتا ہے جو دنیا کو آباد کرنے میں مشغول ہو اور عاقبت کے خراب ہونے

سے غافل۔

○ خود دار شخص وہ ہے جو کسی نالائق اور نااہل کے احسان کا بوجھ نہ اٹھائے۔ ناکام رہنا ایسے شخص

کے احسان اٹھانے سے بہتر ہے۔

○ وہ شخص موت سے نہیں ڈرتا جو دولت جائز طریقے سے جمع اور حکم شریعت کے مطابق اسے خرچ کرتا ہے۔

○ کرم کے معنی ہیں :

محتاج کو مانگنے سے پہلے دینا

معاظت میں دیانت اور صفائی برتنا

اور فراخ دلی سے کھانا کھلانا۔

○ دین میں مضبوطی اور سختگی یہ ہے کہ انسان ان لوگوں سے بھی پھردی اور محبت سے پیش آئے جو اس سے سختی اور تکلیف سے پیش آئیں۔

○ شرافت یہ ہے کہ اپنے اور بیگانے سے دکھ اٹھا کر بھی انہیں آرام پہنچائے۔

○ فیاضی اس کا نام ہے کہ تنگی اور خوشحالی میں فی سبیل اللہ خرچ کیا جائے۔

○ ذلیل وہ ہے جو شرعی حدود کے اندر سحر و جادو کے لیے بھی مال نہ خرچ کرے۔

○ کینہ اور رذیل وہ ہے جو اپنے مخلص دوستوں سے مکاری اور غداری کرے۔

○ حلم اور حوصلہ غصے کو چھوڑ جانے اور جذبات کو قابو میں رکھنے کا نام ہے۔

○ ذلت یہ ہے کہ معیبت میں بے صبری سے شور مچایا اور بے ہوشی سے ڈال دیا گیا جائے۔

## حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:



- جس نے سخاوت کی وہ سردار بن گیا۔ جس نے بخل کیا وہ ذلیل ہو گیا۔
- مسلمان کی شان یہ ہے کہ حقیقات پر عمل کرے اور باطل کو روکے۔
- موت تلوار کے سائے میں ہونی چاہیے تاکہ دین غالب رہے اور انسان ذلت سے بچا رہے۔
- سب سے بڑا سخی وہ ہے جو ایسے لوگوں کو بھی دے جو اس سے مایوس ہو گئے ہوں۔
- اس چیز کے درپے نہ ہو جسے تم سمجھ یا پانہیں سکتے۔
- سردار بننا چاہتے ہو تو حرکت و عمل اور جدوجہد کو اپنا معمول بناؤ۔
- برا حکمران وہ ہے جو:

۱۔ دشمن سے ڈرے

۲۔ کمزور پر ظلم کرے اور

۳۔ منظموں اور محتاجوں اور بے روزگاروں سے ہاتھ کھینچ لے۔

○ سب سے افضل انسان وہ ہے جو:

۱۔ برادری میں میل ملاپ کرائے

۲۔ ٹوٹے ہوئے رشتے جوڑے اور

۳۔ بچھڑے ہوؤں کو ملائے

کیونکہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے اچھا سلوک کرے اللہ تعالیٰ بہت جلد اسے اس کا بدلہ عطا فرمادیتا ہے!



○ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند اشعار کا ترجمہ:

○ جب تو زمانے کی مصیبتوں میں گرفتار ہو جائے تو مخلوق کی طرف ہرگز مائل نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے سوال نہ کر۔

○ اگر تو تا ابد زندہ اور مشرق سے مغرب تک تلاش میں پھرے تب تجھے کوئی ایسی شخصیت نہ ملے گی جو تجھے نیک بخت یا بد بخت بنا دے۔

○ ہر نیک و بد ایڑھے چھوٹے سے بے نیاز ہو کر صرف اللہ پر بھروسہ کر۔ صرف اللہ ہی سے رزق طلب کر کیونکہ اس کے سوا کوئی رازق نہیں۔



○ حوصلہ انسان کے لیے زیب و زینت ہے۔

○ جلد بازی اور درشت طبعی موجب ذلت و نقصان اور کم عقلی کی علامت ہے۔

○ دوستوں سے بناہ اور وفا کرنا جو انفرادی اور انسانی ہے۔

○ رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھنا بڑا ضروری اور فائدہ مند ہے۔

○ بد اخلاق اور ذلیل لوگوں کے پاس بیٹھنا بڑی بات ہے۔

○ فاسقوں، گنہ گاروں، بد کرداروں، بد عہدوں، جاہلوں، بزرگانِ دین کے بے ادبوں کے ساتھ نشست و برخاست رکھنے سے ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔

○ دین کے معاملے میں افراط و تفریط اور گمراہی ہلاکت ہے۔

○ ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے لیکن جہنم میں جلتے رہنے سے ذلت قبول کر لینا اچھا ہے۔

○ راہِ حق میں جان دینے سے خدا ملتا ہے۔

○ موت میری رفیق اور بہتر ہمسایہ ہے۔

○ دنیا کارنگ بدل گیا۔ وہ نیکی سے محروم ہو گئی۔ کوئی نہیں جو ظالم کو ظلم سے روکے۔

○ وقت آ گیا ہے کہ مومن سچائی کی راہ میں بے چین ہو کر نکل پڑے۔

○ اپنا سب کچھ اللہ کے لیے قربان کر دے۔

○ معاملے کی جو صورت ہو گئی تم دیکھ رہے ہو۔

○ دنیا نے اپنا رنگ بدل لیا۔ منہ پھیر لیا۔ نیکی سے خالی ہو گئی۔ ذرا تلچھٹ باقی ہے جیترسی زندگی باقی

رہ گئی ہے۔ ہوننا کی نے احاطہ کر لیا ہے۔  
 افسوس! تم دیکھتے نہیں کہ حق پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے۔ باطل پر اعلانیہ عمل کیا جا رہا ہے۔ کوئی  
 نہیں جو اس کا ہاتھ پکڑے۔

وقت آ گیا ہے کہ مومن حق کی راہ میں بقائے الہی کی خواہش کرے۔  
 میں شہادت کی موت چاہتا ہوں۔ قالموں کے ساتھ زندہ رہنا بجائے خود جرم ہے!



## حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا:



○ جس شخص کو اشیائے خفائی اور امور دنیا کی غایت کا علم ہو جائے گا وہ کبھی بد مزاج، بد دماغ اور غصے والا نہیں ہو سکتا۔

جب دوسروں کی کمزوریوں اور دنیاوی امور کی بے ثباتی کا علم و یقین ہو جائے تو پھر غصہ کیوں اور کس پر کرے۔

○ انسان کا کمال واقعی یہ ہے کہ:

۱۔ امور دین کے خفائی سے آگاہ ہو۔

۲۔ مصائب پر صبر کرنے۔ اور

۳۔ ایسا انداز سے اپنی زندگی گزارے۔

○ انسان ہر ایک مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو عادل و منصف سمجھے اور مصیبت کے لمحات میں کبھی مضطرب نہ ہو۔

○ جو بندہ تکبر کرتا ہے وہ گویا خدا کی صفت اس سے چھیننے کے درپے ہے۔ دیگر صفات الہیہ میں

سے انسان کو کچھ مل سکتا ہے یعنی علم، عدل، رحم و غیرہ لیکن تکبر انسان کے لیے نہیں ہے۔

○ حتیٰ کو لے کر کھڑا ہو۔

○ جو تجھ کو فائدہ نہ پہنچائے اس کو چھوڑ دے۔

○ اپنے دشمن سے پرہیز کر۔ اور اپنے دوست سے بھی ڈرتا رہ۔

○ فاجر سے صحبت نہ رکھ اور اپنے بھید سے اسے آگاہ نہ کر۔

- اپنے امور میں ان لوگوں سے مشورہ لے جو خدا سے ڈرتے ہیں۔
- اگر تم آپس میں ایک دوسرے کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھتے ہو تو امتدادِ زمانہ کے ساتھ نفرت کی یہ خلیج بڑھتی جائے گی۔
- اگر ہو سکے تو معاملہ ایسے شخص کے ساتھ کر جس پر تجھ کو فضیلت حاصل ہے۔
- دنیا و آخرت کی بزرگی تین چیزوں سے حاصل ہوتی ہے:
- ۱۔ جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو۔
  - ۲۔ جو تم سے قطع رحم کرے اس سے صلہ رحم کر دو۔
  - ۳۔ تم علم سے کام لو جب لوگ تم سے جاہلانہ برتاؤ کریں۔
- تین قسم کے ظلم ہیں:
- ۱۔ ایک وہ جسے خدا معاف نہیں کرے گا۔ وہ ہے شرک۔
  - ۲۔ دوسرا وہ جس کو خدا معاف کر دے گا یعنی وہ ظلم جو انسان نے اپنے نفس پر اس امر پر کیا جو اس کے اور خدا کے درمیان تھا۔
  - ۳۔ تیسرا وہ ہے جسے خدا نظر انداز نہیں کرے گا یعنی ایک بندے کا دوسرے بندے پر ظلم کرنا۔
- جو شخص نیک کاموں میں بغرضِ ثواب اپنا وہ مال خرچ نہیں کرتا جو وہ خرچ کرنے کی استطاعت رکھتا ہے تو پھر رُے کاموں میں اس سے دُگنا مال خرچ ہو جاتا ہے۔
- خداوند تعالیٰ کراہتِ محسوس کرتا ہے کہ لوگ اپنی حاجتوں کے لیے انسانوں کے سامنے آہ و زاری کریں۔ لیکن اپنے نفس کے لیے وہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اپنی حاجتیں الحاح و زاری کر کے اس سے مانگیں۔
- خدا اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے۔
- جس کو خدا نے اتنی توفیق نہیں دی کہ وہ اپنے ہی نفس کو اپنا داعیِ ترارد سے تو پھر لوگوں کے مواعظ اور نصائح اسے کچھ فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔
- اس کا میزانِ عمل ہلکا ہے جس کا ظاہر اچھا ہے باطن سے!
- بشاش و ہنس نگہ چہرے سے محبت پیدا ہوتی ہے اور قربِ خدا حاصل ہوتا ہے۔ سرکہ بجیس اور ترشروٹی سے نفرت اور خدا سے دوری حاصل ہوتی ہے۔

○ جیاد ایمان ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔ جب ایک چلا جاتا ہے تو دوسرا بھی اس کے ساتھ ہی چلا جاتا ہے۔

○ جس نے لوگوں کو ہدایت کی باتیں سکھائیں تو اس کو ہدایت پر عمل کرنے والوں کا اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کمی نہ ہوگی۔

○ جس نے لوگوں کو بری باتیں سکھائیں تو اس ضلالت پر چلنے والوں کا بوجھ ہوگا اور ضلالت پر چلنے والوں کے بوجھ میں سے کچھ کمی نہ ہوگی۔

○ تم کو چاہیے کہ:

۱۔ زہد و اجتناد اور صدق زبانی کو اختیار کرو۔

۲۔ ادا اٹے امانت کرو اس کو جس نے تمہارے پاس امانت رکھی۔

اگر میرے جدِ بزرگوار حضرت علیؑ ابن ابی طالب کا تعلق بھی میرے پاس امانت رکھواتے تو میں اس کو ہی واپس کروں گا۔

○ صلہ رحم:

۱۔ اعمال کو پاک کرتا ہے۔

۲۔ اموال کو بڑھاتا ہے۔

۳۔ بلا کو دور کرتا ہے۔

۴۔ قیامت کے حساب کو آسان کرتا ہے۔ اور اس سے

۱۵۔ اجل میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

○ جو نیکی تو دوسروں کے ساتھ کرتا ہے وہ تیرے ہی نفس کے لیے ہے۔ پس اس نیکی کے شکر کا دوسروں

سے متمنی نہ ہو کیونکہ اس نیکی کا فائدہ تیرے نفس کو پہنچا ہے اور تیری آبرو بڑھی ہے۔ جان لے کہ جس نے تجھ سے اپنی حاجت بیان کی اس نے اپنی آبرو نہیں بڑھائی۔ پس تو اپنی آبرو اس کی حاجت کو پورا کرنے کے بڑھا۔

○ نیکی کے چار خزانے ہیں:

۱۔ حاجت کو چھانا

۲۔ صدقہ کو چھانا

۳۔ اپنے دین کو چھانا

## ۴۔ معیبت کو چھپانا

○ صدقِ زبان سے عملِ پاک و طاہر ہوتا ہے۔

○ حسنِ نیت سے رزق بڑھتا ہے۔

○ اپنے اہل و عیال سے نیکی کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔

○ تو واضح یہ ہے کہ:

اپنی خوشی سے اپنے درجے سے کمتر جگہ پر بیٹھے۔

جو پیلے پہلے اسے خود سلام کرے۔

دوسروں کی خاطر اپنا خوش گواری طعام چھوڑ دے۔

○ ایک مومن دوسرے کا بھائی ہے لہذا اس کی برائی کرے۔ نہ اسے چھوڑے اور نہ ہی اس سے

سو باطن رکھے۔

○ خدا نے انسان کے جسم کیلئے عقوبتیں مقرر کر رکھی ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ تنگیِ رزق

۲۔ سستی درعبادت

۳۔ فسادِ قلب سے سخت تر کوئی عقوبت نہیں ہے!

○ انسان کی زبان خیر و شر کی گنجی ہے۔ مومن کو چاہیے کہ اپنی زبان پر اسی طرح مہر لگائے جیسے وہ اپنے

سونے چاندی پر مہر لگاتا ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

خدا رحم کرے اس مومن پر جو اپنی زبان کو مہر ایک ثمر سے روکتا ہے کیونکہ یہ خیرات ہے اس

کے نفس کی!

○ خداوند تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے:

اے ابنِ آدم!

جو شے میں نے تیرے اوپر حرام کی ہے وہ تو چھوڑ دے تاکہ سب سے زیادہ زہد والا ہو جائے۔

○ سب سے افضل عبادت بطن و شرم گاہ کی عفت ہے۔ یعنی رزقِ حرام و زنا سے بچنا۔

○ لوگ ایک دوسرے سے عتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ختمار سے دشمن کو سرنگوں کرے۔ حالانکہ ان کا دشمن خدا

ہے کیونکہ وہ اس کے نافرمان ہیں۔

○ کوئی شخص عالم نہیں ہو سکتا جب تک وہ رشک و عزت کی نگاہ سے اس کو نہ دیکھے جو علم میں اس سے بڑھ کر ہے۔

○ نئے امیر (نود و لیتے) کی طرف حاجت لے کر جانا ایسا ہی ہے جیسا کہ افغی کے منہ سے درہم لینا کہ تو چاہتا بھی ہے کہ درہم حاصل کرے مگر تجھے اس سے خطرہ بھی ہے۔

○ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جن کا وہاں اپنے مرنے سے پہلے ان خصلتوں کا مالک دیکھ لیتا ہے :

۱۔ نافرمانی

۲۔ قطع رحم

۳۔ جھوٹی قسم جو خدا کے سامنے کھائی جائے

○ وہ عبادت جس کا ثواب جلد مل جاتا ہے صلہ رحم ہے۔ فاجر قوم بھی اگر صلہ رحم کرے گی تو اس کا مال بڑھے گا اور صاحب ثروت ہو جائے گی۔

○ جھوٹی قسم اور قطع رحم مکانوں کو ان کے مکینوں سے خالی کر دیتے ہیں یعنی جھوٹی قسم اور قطع رحم سے گھرا ہر جلتے ہیں۔

○ کوئی عمل بغیر معرفت کے اور معرفت بغیر عمل کے قبول نہ ہوں گے۔ معرفت انسان کو عمل کی طرف لے جاتی ہے۔ جس کو معرفت حاصل نہیں اس کا کوئی عمل نہیں۔

○ کسل یعنی سستی دین و دنیا کے لیے مضر ہے۔

○ اگر سائل جانتا کہ سوال کرنے میں کیا خرابی ہے تو کبھی سوال نہ کرنا اور اگر وہ شخص جس سے سوال کیا گیا ہے جانتا کہ سوال رد کرنے میں کیا خرابی ہے تو کبھی سوال رد نہ کرتا۔

○ خداوند تعالیٰ کے ایسے بھی نیک بندے ہیں جو زندگی بسر کرتے ہیں جیسا کہ زندگی بسر کرنے کا حق ہے اور لوگ ان کے سامنے ہیں رہتے ہیں اور وہ خدا کے بندوں کے درمیان مثل قطرے کے ہیں۔

○ اور ایسے بھی ملعون بندے ہیں جو نہ خود زندگی بسر کرنا جانیں نہ لوگ ان کے پاس رہ سکیں اور وہ خدا کے بندوں کے درمیان ایسے ہیں جیسے ڈنڈیاں کہ جس پر گرتے ہیں اسے اجاڑ دیتے ہیں۔

○ لوگوں سے اس طرح گفتگو خوش خلقی سے کرو جیسے تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے خوش خلقی کے ساتھ گفتگو کیا کریں۔

○ خدا تین اشخاص پر غضبناک ہوتا ہے :

۱۔ مومنین کو طعنہ دینے والا

۲۔ فاحش

۳۔ چٹ کر سوال کرنے والا

○ خداتین اشخاص کو پسند کرتا ہے:

۱۔ جیادار

۲۔ حلیم

۳۔ منصف

○ تو طمع نہ کرنا کہ ذلیل نہ ہو۔

○ سوال نہ کر کہ ہلکا نہ ہو۔

○ بخل نہ کر کہ لوگ تجھے بُرا نہ کہیں۔

○ جاہل نہ رہ تاکہ لوگ تجھ سے مخالفت نہ رکھیں۔

○ خداوندِ عالم نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں رکھا ہوا ہے:

۱۔ اپنی رضا کو اطاعت و فرمانبرداری میں۔

۲۔ اپنے غضب کو نافرمانی میں۔

۳۔ اپنے دوستوں کو مخلوق میں۔

لہذا کسی بندے کو حقیر نہ سمجھو۔ ہو سکتا ہے وہی خدا کا پسندیدہ اور محب ہو جسے تم حقارت سے دیکھ رہے ہو۔

○



## حضورت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:



○ نماز متقی لوگوں کی قربانی ہے۔

○ حج ضعیفوں کا جہاد ہے۔

○ روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے۔

○ وہ منطس نہیں ہوتا جو میانہ روی اختیار کرتا ہے۔

○ تدبیر نصف زندگی ہے۔

○ لوگوں سے محبت کرنا نصف عقل ہے۔

○ عیال کم ہونا باعث فراخی ہے۔

○ جس نے اپنے والدین کو غلگین کیا وہ عاق ہوا۔

○ جس نے اپنی معیبت کے وقت اپنے زانو کو پٹیا اس نے معیبت کا اجر کھو دیا۔

○ خداوند تعالیٰ معیبت کے وقت صبر دیتا ہے اور رزق تمہارے بارگاہت کے مطابق دیتا ہے۔

○ تقویٰ سے بہتر کوئی زادِ راہ نہیں۔

○ خاموشی سے بہتر کوئی شے نہیں۔

○ جہل سے بڑھ کر کوئی دشمن نہیں۔

○ جھوٹ سے زیادہ مضر کوئی مرض نہیں۔

○ دین کے معاملے میں خصومت نہ کرو کیونکہ جو خصومت کرتا ہے اس کا دل اس میں مشغول ہو جاتا ہے

اور نفاق پیدا ہوتا ہے۔

○ تین قسم کے لوگوں سے پرہیز کرو:

۱۔ خائن

۲۔ ظالم

۳۔ چغلی خور

اگر کبھی اس نے خیانت کر کے تم کو فائدہ پہنچایا تو وہ تمہارے ساتھ ہی خیانت کرے گا۔

اگر اس نے تمہاری خاطر کبھی علم کیا تو وہ تم پر بھی ظلم کرے گا۔

اگر وہ دوسروں کی چغلی تم سے کرتا ہے تو تمہاری چغلی دوسروں سے لے لے گا۔

○ جس نے تین چیزیں ترک کیں اسے تین چیزیں مل جاتی ہیں:

۱۔ جس نے شرک ترک کیا اسے عزت ملی

۲۔ جس نے غرور کو چھوڑا اسے کرامت حاصل ہوئی

۳۔ جس نے بخل کو ترک کیا اسے شرف ملا

○ تین چیزوں سے عداوت پیدا ہوتی ہے:

۱۔ نفاق

۲۔ ظلم

۳۔ غرور

○ جس میں یہ تین چیزیں نہ ہوں وہ بزرگ نہیں ہوتا:

۱۔ عقل کہ اسے زینت دے۔

۲۔ جدتِ فکر کہ اسے غنی کر دے۔

۳۔ اولاد و نزدیک رشتے دار کہ اسے تقویت دیں۔

○ تین چیزیں تین موقعوں پر آزمائی جاتی اور ظاہر ہوتی ہیں:

۱۔ حلم غضب کے وقت

۲۔ شجاعت لڑائی کے وقت

۳۔ بھائی حاجت کے وقت

○ تین آدمی زندگی کو مکدر کر دیتے ہیں:

۱۔ ظالم آدمی

۲۔ بڑا ہمسایہ

۳۔ بد مزاج و بد زبان عورت

○ ہر شہر کے رہنے والے ان تین آدمیوں کے بغیر گزارہ نہیں کر سکتے کیونکہ دین و دنیا کے لیے ان کی ضرورت ہے :

۱۔ فقیہ عالم و پرہیزگار

۲۔ امیر جس کی اطاعت کی جائے

۳۔ طیبِ حاذق

○ دوست کا امتحان تین چیزوں سے کر سکتے ہو۔ اگر وہ ان میں پورا اترے تو سچا دوست ہے ورنہ زمانہ فراخی میں دوست رہے گا سختی میں دوست نہ رہے گا۔ وہ چیزیں یہ ہیں :

۱۔ اس سے مال مانگو

۲۔ یا مال بطور امانت اس کے سپرد کر دو

۳۔ یا مکروہ مصائب میں اس کو شریک کر دو۔

○ علم تین چیزوں کا ہوتا ہے :

۱۔ آیاتِ محکمات کا

۲۔ فریضہ عاقلہ کا

۳۔ سنتِ قائمہ کا

○ کوئی شخص ایمن نہیں ہو سکتا جب تک اس کے پاس ( اگر یہ چیزیں امانت رکھی جائیں اور وہ خیانت نہ کرے :

۱۔ اموال

۲۔ اصرار

۳۔ یعنی عورتیں

○ اگر اس نے دد کی حفاظت کی اور تیسرے کی حفاظت نہ کی تو وہ ایمن نہیں ہے۔ کبھی احمق سے مشورہ نہ کرو۔

دروغ گو سے مدد نہ چاہو۔

ملول و عاجز کی محبت پر بھروسہ نہ کرو۔

احق صرف اپنی عقل کے مطابق مشورہ دے گا اور مقصد کو نہ پہنچے گا۔  
دروغ گو تمہیں بعید کو قریب اور قریب کو بعید کر کے دکھا دے گا۔

○ جس میں یہ تین خصلتیں ہوں وہ سردار ہوگا:

۱۔ غصہ کو پی جانا

۲۔ خطا سے درگزر کرنا

۳۔ جان و مال سے فائدہ پہنچانا

○ تین چیزوں میں نجات ہے:

۱۔ اپنی زبان پر قابو رکھنا

۲۔ اپنی خطاؤں پر نادام ہونا

۳۔ اپنے دسترخوان کو بسیج کرنا

○ جس میں یہ تین خصال ہوں گے ان کا وبال اسی پر پڑے گا:

۱۔ مکر

۲۔ نقصِ عہد

۳۔ سرکشی

○ تین چیزیں انسان کو بلندی حاصل کرنے سے روکتی ہیں:

۱۔ ہمت کی کمی

۲۔ حیا کی کمی

۳۔ ضعفِ رائے

○ انسان کی خوشی کا باعث تین چیزیں ہیں:

۱۔ زوجہ اپنی طبیعت کے موافق ہو۔

۲۔ اولاد نیک ہو۔

۳۔ دوست صاف دل ہو۔

○ نکتہ چینی سے عداوت پیدا ہوتی ہے۔

○ بے صبری باعثِ ظہیمت ہے۔

○ رازداری نہ کرنے سے انسان نظروں سے گر جاتا ہے۔

○ سخاوت سے بزرگی ملتی ہے۔

○ زیادہ ملامت کرنے سے تغافل پیدا ہوتا ہے۔

○ تین چیزوں سے محبت پیدا ہوتی ہے:

۲۔ تواضع

۱۔ دین

۳۔ سخاوت

○ نیکی تین باتوں سے کامل ہوتی ہے:

۱۔ جلد دینے سے۔

۲۔ عطیہ کو حیف نہ سمجھنے سے۔

۳۔ عطیہ کے اخفا کرنے سے۔

○ جو شخص اپنی آمدنی کو اندازے سے خرچ کرتا ہے خدا اس کی روزی کو بڑھاتا ہے اور جو فضول خرچی کرتا ہے، محروم رہتا ہے۔

○ حق تعالیٰ احمقوں کو رزق دیتا ہے تاکہ عقلاء اس سے عبرت پکڑیں اور سمجھیں کہ توسیع رزق سعی و تدبیر سے ممکن نہیں ہے۔

○ میں دشمن کی حاجت بر لانا میں تعجیل کرتا ہوں کہ مبادا تاخیر کروں تو وہ مجھ سے بے نیاز ہو جائے۔

○ ایسے شخص سے لے کر نہ کھاؤ جو پہلے منہس تھا پھر مالدار ہو گیا۔ (نود و لیتے سے بچو)۔

○ لڑکیاں حسنا ہیں اور لڑکے نعمات!

○ حسنا پر ثواب ملتا ہے اور نعمات کا حلیہ ہوتا ہے۔

○ دختر مثل پھول کے ہے جسے تو سونگھتا ہے اور روزی اس کی خدا پر ہے۔

○ جو شخص دو لڑکیوں یا دو بہنوں یا دو پھوپھیوں کا یا دو خالوؤں کی خورد و نوش کا کفیل ہوتا ہے تو اسے

○ آتش دوزخ سے محفوظ رکھیں گی۔

○ چار چیزوں کا تھوڑا ہی بہت ہے:

۲۔ دشمنی

۱۔ آگ

۴۔ فقیری

۳۔ قرین

○ اچھے آدمی میں پانچ خصال ہوتے ہیں:

۱۔ نیکی کر کے خوش ہو۔

۲۔ بدی کر کے پشیمان ہو اور توبہ کرے۔

۳۔ کچھ اسے دیں تو شکر گزار ہو۔

۴۔ مصیبت میں صبر کرے۔

۵۔ کوئی اس سے بدی کرے تو بخش دے۔

○ رحمتِ خدا سے امید وار رہو مگر نہ اتنا کہ گناہوں پر دلیر ہو جاؤ۔ اور قہرِ خدا سے ڈرو لیکن نہ اتنا کہ اس کی رحمت سے مایوس ہو جاؤ۔

○ دوستی کی چند حدیں اور شرطیں ہیں۔ جب تک کہ ایک ایک کر کے وہ سب شرطیں کسی میں نہ ہوں اس کو دوست مت کہو:

۱۔ آشکار و پنهان تجھ سے نیکی کرے۔

۲۔ تیری زینت و خوبی کو اپنی ذینت و خوبی اور تیرے عیب کو اپنا عیب سمجھے۔

۳۔ اگر اس کو مال یا حکومت ہو مل جائے تو تیرے ساتھ اس کا سلوک متغیر نہ ہو۔

۴۔ جس امر سے اس کو تو اناٹا و طاقت پہنچے تجھ سے وہ دریغ نہ کرے۔

۵۔ مصیبت و بلا کے وقت تجھے نہ چھوڑے اور تیری دوستی کو منقطع نہ کرے۔

○ جو شخص تین مرتبہ تجھ میں بدی دیکھے کہ جس کی وجہ سے اس کو غصہ آئے اور پھر بھی تجھے نہ چھوڑے تو اس کو اپنی دوستی کے لیے منتخب کرے۔

○ اپنے ہر دوست پر اتنا اعتبار نہ کرو کہ اپنے سب راز اس کو بتا دو۔ ممکن ہے کبھی دوستی میں فرق آجائے تو پھر تو اس کے سامنے بے دست و پا ہو جائے گا۔

○ تمام آدمیوں کا علم چار قسم کا ہونا چاہیے:

۱۔ اپنے رب کی معرفت حاصل کرے۔

۲۔ جو احساناتِ خدا نے تیرے ساتھ کیے ہیں انہیں معلوم کرے۔

۳۔ یہ معلوم کرے کہ خدا تجھ سے کیا چاہتا ہے۔

۴۔ ان چیزوں کا علم ہونا چاہیے جو تجھ کو دین سے خارج کرتی ہیں۔

○ روٹی کی تعلیم کر دینی:

۱۔ اس کو چاقو وغیرہ سے نہ کاٹو۔

۲۔ پاؤں میں نہ کچلو اور۔

۲۔ جب روٹی دسترخوان پر حاضر ہو جائے تو پھر کسی اور کا انتظار نہ کر۔

○ جب میں ننگ دست ہو جانا ہوں تو صدقہ کے ساتھ خدا سے تجارت کرتا ہوں۔ میں صدقہ دیتا ہوں تو خدا مجھے مال دیتا ہے۔

○ دوست و احباب آپس میں تین چیزوں کے محتاج ہیں۔ اگر ان پر عمل کریں گے تو آپس میں دوستی رہے گی ورنہ عداوت ہو جائے گی:

۶۔ پھردی

۱۔ انصاف

۳۔ حسد نہ کرنا

○ تین دن ہوتے ہیں:

۱۔ وہ جو گزر گیا اور کبھی واپس نہ آئے گا۔

۲۔ جو موجود ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اس کو غنیمت سمجھے اور اس کی قدر کرے۔

۳۔ جو آنے والا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اس کا استعمال اچھا سوچ کر رکھے۔

○ اگر کسی میں یہ تین فضائل نہ ہوں تو ایمان اس کو فائدہ نہ پہنچائے گا:

۱۔ حلم، جس سے جاہل کے جہل کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔

۲۔ پرہیزگاری جو محرمات سے محفوظ رکھتی ہے۔

۳۔ حسن خلق، جس سے خدا کو راضی کیا جاتا ہے۔

○ جس میں یہ تین فضائل نہ ہوں اس کا ایمان کامل نہیں ہے:

۱۔ جب اس کو غصہ آئے تو اس کا غضب اسے حق سے نکال نہ دے۔

۲۔ جب وہ خوش اور راضی ہو تو اس کی خوشی اسے باطل کی طرف نہ لے جائے۔

۳۔ باوجود قدرت کے لوگوں سے درگزر کرے۔

○ حقیقت الایمان یہ ہے کہ تین خصلتیں موجود ہوں:

۱۔ دین کے امور میں غور و فکر۔

۲۔ ریاقت اندازہ کے ساتھ یعنی امران کرے نہ بخل۔

۳۔ صبر مصائب میں۔

○ علم سپر ہے۔

○ صدق عزت ہے۔

- جہل ذلت ہے۔
- فہم بزرگی ہے۔
- سخاوت فتح مندی ہے۔
- حسن خلق محبت کو بڑھاتا ہے۔
- جو شخص اپنے زمانہ سے واقف ہے وہ دھوکہ نہیں کھاتا۔
- احتیاط غور کے لیے چراغِ راہ ہے۔
- عالم لوگوں کو معاف کر دیتا ہے۔ جاہل دھوکہ کھاتا ہے۔
- اگر تو بزرگ ہونا چاہتا ہے تو نرمی اختیار کر۔
- اگر تو چاہتا ہے کہ لوگوں میں ذلیل ہو تو سختی اختیار کر۔
- جس کی اصل کرم ہے اس کا دل نرم ہے۔
- جس کی جہت سخت ہوتی ہے اس کا عنصر غلیظ ہوتا ہے۔
- جس نے کسی کام میں حد سے زیادتی کی وہ مشکلات میں پھنسا۔
- چھ گروہ پھخناکی سے ہلاک ہوئے :
- ۱۔ امیر و حاکم ظلم و سختی سے۔
- ۲۔ غریب و مفلس عیب جوئی سے۔
- ۳۔ اغنیاء کبر و نخوت سے۔
- ۴۔ تجار فریب و خیانت سے۔
- ۵۔ دستقان جہل و حماقت سے۔
- ۶۔ علماء حسد و عداوت سے۔

- توبہ کرنے میں تاخیر نہ کرو۔
- خدا کی مغفرت پر بھروسہ کر کے اپنے گناہوں پر اصرار نہ کرو۔
- جو شخص ان پانچ چیزوں کو قابو میں رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے عہم اس پر حرام کرتا ہے۔
- ۱۔ رغبت
- ۲۔ خوف
- ۳۔ اشتہا
- ۴۔ بھوک
- ۵۔ رضا



○ موسمِ سرما بہار ہے مومن کی۔ اس کی درازراتوں میں وہ عبادتِ خدا کرتا ہے اور کوتاہ دنوں میں روزہ رکھ سکتا ہے۔

○ اگر قافلِ حسینؑ بھی تمہارے پاس امانت رکھے تو بجنہم اسے واپس کر دو۔

○ چار چیزیں دنیا میں طلب مت کرو کیونکہ تم ان کو نہ پاؤ گے تاہم بغیر ان کے چارہ بھی نہیں:  
۱۔ ایسا عالم مت طلب کرو جو اپنے علم پر پورا پورا عمل کرے۔ ایسا نہیں ملے گا اور تم بغیر عامل کے رہ جاؤ گے۔

۲۔ ایسے عملِ خیر کے درپے نہ ہو کہ شاہدِ ریا سے خالی ہو۔ ایسا نہ ہو سکے گا اور تم بغیر عمل کے رہ جاؤ گے۔

۳۔ ایسا طعام مت تلاش کرو کہ ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک و صاف ہو۔ ایسا بہت مشکل ہے اور تم بغیر طعام کے رہ جاؤ گے۔

۴۔ ایسا دست مت ڈھونڈو جو مبرا ہو تمام عیب سے۔ یہ ناممکن ہے اور تم بغیر دست کے رہ جاؤ گے۔

## حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا:

○

- تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا، عمل کرنا اور بھیر اوروں کو سکھانا ہے۔
- شکستہ (تباہ حال) قبروں میں غور کر کہ ان میں کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے۔
- جب تک تیرا ترانا اور غصہ کرنا باقی ہے اپنے آپ کو اہل علم میں شمار نہ کر۔
- اسے عمل کرنے والے!
- اپنے آپ میں اخلاص پیدا کر ورنہ مشقت فضول ہے۔
- مستحق مائل خدا کا عطیہ ہے جو بندے کے کٹرن بھیجا جاتا ہے۔
- بدگمانی مشقت کے تمام راستے بند کر دیتی ہے۔
- وہ کیا ہی بد نصیب انسان ہے جس کے دل میں خدا تعالیٰ نے جانوروں پر رحم کرنے کی عادت پیدا نہیں کی۔
- دو چیزیں قربِ حق کی ضد ہیں:
- ۱۔ کفرانِ نعمت
- ۲۔ خود ستائی
- جو شخص اپنے نفس کا معلم نہیں ہو سکتا دوسرے کا کس طرح ہوگا۔
- علم سے مراد عمل ہے۔ اگر تم اپنے علم پر عمل کرتے تو دنیا سے بھاگتے کیونکہ علم میں کوئی شے ایسی نہیں جو محبتِ دنیا پر دلالت کرے۔
- جب عالم زاہد نہ ہو تو وہ اپنے زمانے والوں پر عذاب ہے۔

- خوش رہو اللہ کے تغیر و تبدل سے۔ جو کچھ وہ تمہارے حتیٰ میں پسند کرے۔ جب تم اس کے ساتھ ایسے رہو گے تو بالضرور وہ تمہاری وحشت کو اس سے بدل دے گا۔
- خالی تمنا حافقت کا جنگل ہے جس میں احمق ہی مارا مارا پھرتا ہے۔
- حیات کے دروازے کو، جب تک کھلا ہے غنیمت جانو۔ وہ جلد ہی ہی تم پر بند کیا جائے گا اور نیکی کے کاموں کو، جب تک تمہیں قدرت ہے غنیمت جانو۔
- تکبر، نخوت اور اترانے کو چھوڑ۔
- اپنی خوشی کو کم کر اور حزن کو بڑھا کر تو دارالحرزن یعنی دنیا میں قید ہے۔
- گناہی کو پسند کر کہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے۔
- شروع کرنا تیرا کام ہے اور تکمیل کرنا خدا کا۔
- تیرا غل تیرے عقاید و نظریات کی دلیل ہے۔
- تیرا ظاہر تیرے باطن کی علامت ہے۔
- جلد بازی سے کام نہ لو۔ ناامید نہ ہو کہ اجابت کا وعدہ حق ہے۔
- باہم محبت رکھو اور اپنی نفسانی خواہش کھلیے دشمن نہ بنو۔
- دو چیزوں میں تاخیر نہ کرو:
- ۱۔ گناہوں سے توبہ کرنے میں۔
- ۲۔ غفلت کو ترک کرنے میں۔
- تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں معروف ہے اور وہ تجھے برباد کرنے میں۔
- اسے دیکھو جو دیکھتا ہے۔
- اس سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتا ہے۔
- اس کی سسٹو جو تمہاری سنت ہے۔
- اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دو جو تھامنے کے لیے تیار ہے۔
- جب غل میں تجھ کو طاوت سنہ آٹے تو سمجھ کہ تونے وہ غل کیا ہی نہیں۔
- بے ادب خالق و مخلوق دونوں کا معتوب ہے۔
- خدا کے دشمنوں کو راضی رکھنا عقل و دانش سے دور ہے۔
- عاقل پہلے قلب سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے۔

اے منافقو!

عنقریب تم عذابِ خداوندی کو دنیا و آخرت میں دیکھو گے۔ زمانہ جلد ہی ہے۔ جلد ہی تم کو نظر آئے گا کہ اس سے کیا پیدا ہوتا ہے۔

امیروں کے ساتھ عزت اور غلبہ سے ملے۔ اور فیروں کے ساتھ عاجزی اور نروتنی سے۔

میانِ روی نصف روزی ہے۔

حسنِ اخلاق نصف دین ہے۔

معصیتوں کو چھپا۔ قربِ حق نصیب ہوگا۔

اگر تو خالق کے ساتھ ہے تو پھر خالق کا بندہ ہے۔ اگر تو مخلوق کے ساتھ ہے تو پھر مخلوق کا

بند ہے۔

مومن جس قدر بڑھا ہوتا ہے اس کا ایمان طاقتور ہوتا ہے

تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے بڑے ہم نشین ہیں۔

یہ وصیت ہے:

۱۔ اطاعتِ خداوندی کو لازم کر۔

۲۔ نہ کسی سے خوف کرنے طمع رکھ۔

۳۔ ماری حاجتیں اللہ تعالیٰ کے حوالے کر۔ اسی سے مانگ اور اس کے سوا کسی

پر بھروسہ نہ رکھ۔

بہترین عمل دوسروں کو دینا ہے نہ کہ دوسروں سے لینا۔

خالق کے ساتھ ادب کا دعویٰ مطلق ہے جب تک تو مخلوق کے ادب کا خیال نہ رکھے۔

اگر صبر نہ ہو تو تنگدستی یا بیماری عذاب ہے۔

اگر صبر ہو تو کرامت اور عزت ہے۔

تنہا شخص محفوظ ہے کہ ہر گناہ کی تکمیل دو سے ہوتی ہے۔

اوروں پر ہر دم نیک گمان رکھ اور اپنے نفس پر بدظن رہ۔

عبادتِ عادت ترک کرنے کا نام ہے نہ کہ عبادت کو عادت بنا لینے کا۔

دنیا دار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔



- افلاس گناہوں سے بچاتا ہے اور تونگری مصیبت کا جال ہے۔ افلاس کو اپنا محافظ خیال کر۔
- مکانوں کے بنانے میں عجز ختم کر رہا ہے۔ ان میں رہیں گے دوسرے اور حساب دے گا تو۔
- موت کو یاد رکھنا، نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔



امام العارفين سيّد السالكين حضرت سيّد علي بن ابي طالب

المعروف وانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

○

○ نفسِ آمارہ انسان اور خدا کے درمیان بدترین حجاب ہے اور نفسِ آمارہ ہی ہر قسم کی برائی اور شر کا منبع ہے۔

○ انسان کے کسی عمل، اخلاص اور حصولِ الٰہی کا مفقود ہونا بذاتِ خود عذابِ دو ذخ کو دعوت دیتا ہے۔

○ عقائد کی صحت و صلاحیت اطمینانِ قلب کا باعث ہے۔

○ انسانی اعمال و افعال میں نیت کو بڑا دخل ہے۔ نیت ہی اعمال کی سچی اور صحیح راہنمائی کرتی ہے۔

○ دو چیزیں انسان پر فراموشی لاتی ہیں:

۱۔ نیند

۲۔ بیکاری

○ اللہ تعالیٰ کا بندے کو حکم ہے کہ وہ ہر ایک سے نیک کلام کرے۔

○ جس نے بیداری میں اچھا کام کر لیا ہو اسے نیند یا موت سے کوئی خوف نہیں۔

○ خلقت کے پاس تیری کچھ قیمت نہیں۔ اس میں دل نہ لگا اور اس کو کسی چیز کے عوض بھی قطعاً

اختیار نہ کر۔

○ جہاں تک ہو سکے حق تعالیٰ کے سوا کسی سے سوال نہ کر۔

○ جس کی خاموشی خود اس کے لیے سونا ہوتی ہے اس کا کام غیر یہ سونا بنانے والا کیمیا ہوتا ہے۔

○ ناپنا شرعاً اور عقلاً بڑا ہے اور مال ہے کہ جو لوگوں میں افضل ہیں وہ ایسی حرکت کریں۔  
○ مشاہدہ سے کام رکھو۔  
○ راستے دو ہیں:

۱۔ علم سے

۲۔ عمل سے

ایسی روش سے جو بغیر علم کے ہو اگرچہ نیک ہو، جہالت اور نقص ہوتا ہے۔

○ شریعت اور طریقت میں رقص کا کوئی اثر موجود نہیں۔

○ تو سماع کو کیا کرے گا جو منقطع ہو جائے، جب گانے والا جس سے وہ سنا جاتا ہے بد ہو جائے تو اس کا اثر بھی جلتا ہے۔

مناسب یہ ہے کہ تیرا سماع متصل ہو جس کی تاثیر منقطع نہ ہو۔ جب بندہ اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے تو سارا عالم، پتھر، مٹی اس کا سماع سنتے ہیں۔

○ عام کا اچھا اسلام یہ ہے کہ ان باتوں کو چھوڑ دے جن کی اس کو قدرت نہیں ہے۔

○ غیر ضروری باتوں میں مشغول ہونا وقت ضائع کرنا ہے۔

○ آرزو اگر حقیقی ہے تو اچھی ہے۔

○ مرید کا سماع کے غلبہ سے ایسا حال ہونا چاہیے کہ اس کا سماع بدکاروں کو بدکاری سے نجات دے۔

○ سفر خدا کے لیے کرنے کہ نفس کی متابعت کے لیے

○ دل میں اہل دنیا کی رعایت کرنے کا منکرہ۔

○ آپس میں برا نہیں کہنا چاہیے۔ پیٹھ پیچھے غیبت نہیں کرنی چاہیے۔

○ کھانے کے آداب میں یہ ہے کہ:

۱۔ لقمہ بڑا نہ اٹھائے۔

۲۔ کھانے اور چبانے میں جلدی نہ کرے، ورنہ ان باتوں سے بد معنی اور سنت کی

مخالفت کا خوف ہے۔

۳۔ جب کھانے سے فارغ ہو تو الحمد للہ پڑھے اور ہاتھ دھوئے۔

○ درویش کی دعوت کو رد نہ کر۔

○ جو فکر کا منکر ہے وہ دنیا دار ہوتا ہے اگرچہ لاچار ہی ہو۔

○ طالب حق اپنی رفتار میں جو وہ چل رہا ہے یہ جانے کہ وہ ہر ایک قدم کس لیے زمین پر رکھ اور اٹھا رہا ہے:

۱۔ اللہ کے لیے یا

۲۔ خواہش نفسانی کے لیے

○ جب ایک جماعت کے ساتھ چل رہا ہے تو اگے چلنے کا ارادہ نہ کر۔ کیونکہ زیادتی چاہنا تکبر ہے۔

○ قدموں کا صحیح ہونا دل کے حضرات کے صحیح ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

○ جو سو یا وہ غافل ہوا۔

○ جو غافل ہوا وہ حق تعالیٰ سے حجاب میں ہو گیا۔

○ جب کسی شخص کو موت زندگی سے زیادہ پسند ہو تو وہ نیند کو بیداری سے زیادہ پسند کرتا ہے۔

○ جب بندہ ایسے درجے میں پہنچ جائے کہ:

○ اس کا اضمیاء ختم ہو جائے۔

○ اس کا ہاتھ سب سے منقطع ہو جائے۔

○ اس کا مقصد غیر سے اعرافن کرے

○ تو وہ سوٹے یا بیدار رہے جس صفت میں کہ وہ عزیز ہوتا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کے افعال ثابت کرنے کا علم یہ ہے کہ تو اچھی طرح جان لے اور سمجھ لے کہ وہ تمام

○ مخلوقات کا پالنے والا اور ان کے افعال کا خالق ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کی پہچان انسان کے لیے بڑی مشکل ہے۔ اس کی راہ پر چلنے والوں کا پہلا مقام توبہ ہے

○ اگر نفس صحیح طور پر فنا ہو جائے تو فانی النفس شخص فرشتہ میرت ہو جاتا ہے۔

○ اولیاء اللہ طلب مقصد کے لیے جس راہ پر چلتے ہیں انہیں وہ راہ پہلے ہی طے کر لی ہوتی

○ ہے اور مقصد حاصل کر لیا ہوتا ہے۔

○ عمل بغیر اپنے علم کے عمل نہیں ہوتا۔ اس لیے عمل اسی وقت عمل ہوتا ہے جب وہ علم کے ساتھ

○ شامل ہو۔





○ تین افراد شیطان کے ہم نشین ہوتے ہیں:

۱۔ بادشاہ بے علم

۲۔ عالم بے عمل

۳۔ فقیر بے توکل

جب یہ تینوں بگڑ جائیں تو ساری خلقت بگڑ جاتی ہے۔

○ دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں:

۱۔ عدل ظلم کو

۲۔ نیکی بدی کو

۳۔ بیکتر علم کو

۴۔ پشیمانی سخاوت کو

۵۔ غصہ عقل کو

۶۔ صدقہ بلا کو

۷۔ غم عمر کو

۸۔ بقیہ نیک اعمال کو

۹۔ جھوٹ رزق کو

۱۰۔ توبہ گناہ کو

○ جو دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے غنی ہو۔ دنیا کا نہ ہونا اسے محتاج نہیں کرتا اور نہ دنیا کے ہونے سے وہ خوش ہوتا ہے۔

○ محبت حال ہے قال نہیں۔

○ قال کبھی حال نہیں ہو سکتا۔ یعنی زبانی محبت کا اظہار حقیقت نہیں ہو سکتا۔

○ محبت دل سے تعلق رکھتی ہے۔ بناوٹ کا اس میں دخل نہیں۔

○ حقیقی محبت عطا ہے الہی ہے۔

○ مہذبوں کو راگ اور صاع سے پرہیز کرنا چاہیے کہ یہ طریق ان کے لیے خطرناک ہے۔

○ فقیر وہ ہوتا ہے کہ جس کی اپنی کوئی چیز نہ ہو۔

○ غنی خدا کا نام ہے۔ مخلوق اس نام کی مستحق نہیں ہو سکتی۔

- عزت در حقیقت وہ ہوتی ہے جو بندے کو خدا کے دربار میں حاضر کرے۔
- ذلت وہ ہے جو بندے کو خدا سے غافل اور غایت کر دے۔
- امیروں اور بادشاہوں کی تباہی کا موجب ان کا ظلم و ستم ہے۔
- علماء کی خرابی کا باعث ان کا لالچ اور طمع ہے۔
- فساد کی بربادی کا سبب ان کی جاہ طلبی ہے۔
- جب بادشاہ علماء سے روگردانی کرنے لگتے ہیں تو تباہ ہو جاتے ہیں۔
- ولیوں کے لیے جو مقام ہے وہ نبیوں کے لیے حجاب ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی معرفت دل کی زندگی ہے اور ماسوا اللہ سے روگردانی۔
- جن لوگوں نے اپنے اخلاق اور معاملات کو فہذب بنایا اور اپنے باطن کو کفر اور شرک کی آلودگیوں سے پاک کیا ان کا نام صوفی رکھا گیا۔
- دوست وہ ہے جو:

- ۱۔ اپنی صفت کی رو سے فانی ہو اور
- ۲۔ دوست کی صفت کے ساتھ باقی ہو۔

صوفی وہ ہوتا ہے جو:

- ۱۔ اپنے آپ سے فانی ہو اور
- ۲۔ حق کے ساتھ باقی ہو۔

تصوف خوش اخلاقی کا نام ہے۔

دو چیزیں علماء کو فسق و فجور میں مبتلا کر دیتی ہیں:

- ۱۔ جاہ طلبی
- ۲۔ نفس پرستی

○ ہر شخص کی قیمت معرفتِ الہی سے ہوتی ہے جس کو معرفتِ الہی حاصل نہ ہو اس کی کوئی قیمت نہیں۔

○ اہل غفلت کا سب سے بڑا گناہ ان کا اپنے پیسوں سے بے خبر ہونا ہے۔

○ انسان کی نجات دین کی اطاعت میں ہے اور ہلاکت دین کی مخالفت میں۔

○ جو شخص فنا فی اللہ ہو اس سے نفس و طبیعت کی تمام آفات اٹھ گئیں اور اب اس کے نزدیک صوفی یا

غیر صوفی کہلانا ایک جیسا ہے۔

○ غرور و پھیروں سے پیدا ہوتا ہے :

۱۔ مخلوقات میں معزز ہو جانے کی بنا پر ان سے اپنی مدح و توصیف سننے کے سبب۔

۲۔ جب بندے کو اپنا کوئی کام بھلا اور پسندیدہ معلوم ہوتا ہے تو وہ اس پر فخر اور غرور کرنے لگتا ہے۔

○ دل کو حق کے تابع کرنا حق کے ارادت مندوں کا کام ہے۔

○ جو شخص کسی قوم کے شہر لوگوں سے میل جول رکھتا ہے وہ خود اس کی شرارت ہے اگر اس میں کچھ

بھلائی ہوتی تو وہ شہر لوگوں کے بھائے نیکوں کی صحبت اختیار کرتا۔

○ محبت کو نفاق سے کچھ واسطہ نہیں۔

○ جب معیبت آتی ہے تو غافل لوگ کہتے ہیں کہ :

”الحمد لله کہ جسم پر نہیں آتی“

اور دوستان الہی کہتے ہیں :

”الحمد لله کہ یہ معیبت بدن پر آتی اور دین پر نہیں آتی“

○ جو اللہ تعالیٰ سے خوش ہو وہ خلقت سے بے پروا ہوتا ہے۔

○

## حضرت ابوالقاسم نصر آبادی نے فرمایا:



○ ایک دن آپ نے کعبہ کے اندر کچھ لوگوں کو مشغول گفتگو دیکھ کر ٹکڑیاں جھج کرنی شروع کر دیں۔ جب لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا:

"میں آج کعبہ نذرِ آتش کیے دیتا ہوں تاکہ لوگ خود بخود اللہ کے ساتھ مشغولیت حاصل کر سکیں۔"

○ بندہ دو نسبتوں کے مابین محصور ہے:

ایک نسبت آدم ہے جو شہوت و آفت کا موجب ہونے کی وجہ سے نسبتِ بشریت سے تعلق رکھتا ہے اس لیے یہ نسبت محشر میں منقطع ہو جائے گی۔

دوسری نسبت جو حق تعالیٰ سے منسلک ہے اور جس کے ذریعے کشف و ولایت حاصل ہوتی ہے اس کا تعلق عبودیت سے ہے۔ یہ نسبت کبھی منقطع نہیں ہوتی۔ کیونکہ جب باری تعالیٰ بندے کی نسبت اپنی جانب سے منسوب کر لیتا ہے تو پھر بندے پر کسی قسم کا خوف و غم باقی نہیں رہتا۔ اور وہ اس آیت کا مصداق بن جاتا ہے:

لا خوف علیکم الیوم ولا انت تحزنون

○ جس نے خود کو خدا کے ساتھ وابستہ کر لیا وہ فتنہ و فساد اور وساوسِ شیطانی سے مکمل نجات پا گیا۔

○ جس میں خدا کو یاد رکھنے کی صلاحیت و قدرت ہوتی ہے وہ کبھی پریشان نہیں ہوتا۔

○ آپ سے پوچھا گیا کہ:

”تقویٰ کی تعریف کیا ہے؟“

آپ نے فرمایا:

”ما سوا اللہ سے گریز کرنے کا نام تقویٰ ہے۔“

○ قلب جو کچھ حاصل کرتا ہے اس کی برکتیں جسم پر ظاہر ہوتی ہیں اور روح جو کچھ حاصل کرتی ہے اس کی برکتیں قلب پر وارد ہوتی ہیں۔

○

## حضرت شیخ ابوالحسن علی بن ابراہیم جعفری نے فرمایا:

- میں صبح کے وقت اس طرح مناجات کرتا ہوں کہ:
- ”اے اللہ! میں تجھ سے راضی ہوں لیکن کیا تو مجھ سے راضی ہے؟“
- اس وقت یہ ندا آتی ہے:
- ”اے جھوٹے! اگر تو ہم سے راضی ہوتا تو ہماری رضا طلب نہ کرتا؟“
- پریشانیوں اور تفرقہ صحتی کے ساتھ ہی وابستہ ہے لیکن جب صوفی نسبت ہو جاتا ہے تو اس کو خدا کے سوانہ تو کچھ نظر آتا ہے اور نہ وہ کسی سے بات کرتا ہے۔
- جو شخص حقیقت کشیاد کا دعویٰ ہے اس کے دلائل و شواہد اس کو جھوٹا ثابت کر دیتے ہیں۔
- توفیق و عنایت الہی کے بغیر موافقت و محبت کا اظہار نہیں ہوتا اور ماسوا اللہ کو ترک کیے بغیر وصالِ خدا حاصل نہیں ہوتا۔
- حقیقت میں صوفی وہی ہے جو مخلوق سے کنارہ کش ہو کے صرن خدا کا ہو رہے اور اس کے حصولِ قرب کے بعد قربِ مخلوق سے بے نیاز ہو جائے۔



## حضرت بائزید بسطامیؒ نے فرمایا:

- اپنے آپ کو اتنا ظاہر کر دیتے تم ہو۔ یا ویسے ہو جاؤ جیسا تم اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہو۔
- بندے کو ایسا وقت ضرور نکالنا چاہیے جس میں اپنے مالک کے سوا کسی پر نظر نہ اٹھے۔
- عارف وہ ہے جو ملک و دولت کو محبوب تصور کرتا ہو لیکن اس کی عبادت کا صلہ سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہ ہو۔
- اللہ تعالیٰ جس کو مقبولیت عطا فرماتا ہے اس پر ایک ایسا فرعون مقرر کر دیتا ہے جو ہمہ وقت اسے اذیت پہنچاتا رہتا ہے۔
- جیسا تم خدا کو کل کے نیلے چاہتے ہو آج اس کے لیے ویسے بن جاؤ۔
- بُرے اعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ صریح دشمنی کے مترادف ہیں۔
- مجھے خدا کی بارگاہ سے حیرت و ہیبت کے سوا کچھ نہ مل سکا۔
- زاہد و صالح کو ایسی ہوا کی طرح تصور کرو جو تمہارے اوپر چل رہی ہے۔
- جب ترک دنیا کے بعد حب الہی اختیار کی تو اپنی ذات کو بھی دشمن تصور کرنے لگا اور جب میں نے ان جنابات کو اٹھا دیا جو میرے اور خدا کے مابین تھے تو اس نے مجھے اپنے کرم سے نواز دیا۔
- نیک بخت وہ ہے جو نیکی کرے اور ڈرے اور بد بخت وہ ہے جو بدی کرے اور مقبولیت کی امید رکھے۔
- حق کو اندھا، بہرا اور لنگڑا بن کر پہچانو۔
- خدا شناسی کے بعد میں نے خدا کو اپنے لیے کافی سمجھ لیا۔

○ دوسرے لوگوں نے تو مردوں سے علم حاصل کیا لیکن میں نے ایسی زندہ ہستی سے علم سیکھا جس کو موت ہی نہیں ہے۔

○ اللہ تعالیٰ سے محبت یہ ہے کہ دنیا و آخرت ہر دو کو دوست نہ رکھے۔

○ نفس ہمیشہ باطل کی جانب رخ کرتا ہے۔

○ بہشت کو بغیر عمل کے طلب کرنا بجائے خود ایک گناہ ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مقبول وہ شخص ہے جو:

۱۔ بارِ خلق کھینچے اور

۲۔ خوئے خویش رکھے!

○ عورتیں مجھ سے اس لیے افضل ہیں کہ وہ ماہواری کے بعد غسل کر کے پاک و صاف ہو جاتی ہیں مگر مجھے تمام عمر غسل کرتے بیت گئی لیکن پاکی حاصل نہ ہو سکی۔

○ لوگ مجھے اپنے جیسا خیال کرتے ہیں حالانکہ عالمِ غیب میں میرے اوصاف کا مشاہدہ کر لیں تو مر جائیں کیونکہ میں ایک ایسے سمندر کی طرح ہوں جس کی گہرائی کی ابتدا ہے نہ انتہا۔

○ گفتگو اور آواز و حرکت سب پر دے کے باہر کی چیزیں ہیں لیکن پر دے میں سوائے سہیت رعب اور خموشی کے کچھ بھی نہیں ہے۔

○ بندے کو جب تک قربِ الہی حاصل نہیں ہوتا اس وقت تک باتیں بناتا رہتا ہے لیکن جب حضوری حاصل ہو جاتی ہے تو سکنت طاری ہو جاتا ہے۔

○ خدا شناس خدا کو ضرور دوست رکھتا ہے کیونکہ محبت کے بغیر معرفت بے معنی ہے۔





## حضرت زین العابدینؑ نے فرمایا:



○ اگر انسان چالیس سال کی عمر تک پہنچ کر بھی گناہ نہ چھوڑے اور اپنی سرکشی سے تائب نہ ہو تو شیطان اس کے چہرے پر ماتھو پھیرتا اور کہتا ہے کہ نجات نہ پانے والے چہرے پر میں خدا ہوں!

○ دنیا مٹی کی ہے اور فنا ہی ہے اور آخرت سونے کی ہے اور فانی ہے (اس لیے) رغبت آخرت کے ساتھ ہونی چاہیے کیونکہ وہ قیمتی اور سونے کا ہے، دنیا کے ساتھ نہیں۔

○ اخروی عالم کا علم چھپا رہتا ہے اس کی پیروی کرو اور دنیوی عالم کا علم کھلا رہتا ہے اس کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کرو۔

○ جو شخص اس بات کی خبر رکھے کہ کونسی شے اس کے پیٹ میں جاتی ہے (یعنی حرام تو نہیں جاتی!) وہ خدا کے نزدیک بدبوی ہے۔

پس اسے مسکین دیکھ!

تیری خوراک کہاں سے آتی ہے؟

○ بعض لوگ جاتے طہارت میں سے پاک ہو کر باہر آتے ہیں۔ بعض لوگ خانہ کعبہ میں سے باہر آتے ہیں تو پلید کے پلید ہی ہوتے ہیں۔

○ آپ نے ہارون الرشید سے فرمایا:

"اگر نجات چاہتا ہے تو رعایا کے ضعیف العمر مسلمانوں کو اپنا پ بھڑ  
جوانوں کو اپنا بھائی سمجھ؛

چوٹوں کو اپنا فرزند سمجھ،  
عورتوں کو اپنی ماں بہن سمجھ،  
اور ان سب سے اس طرح معاملہ کر جیسے اپنے ماں باپ اور بہن بھائی سے کرتا ہے۔

○ میں اس شخص کا نہایت احسان مند ہوں جو:

۱۔ میرے پاس سے گزرے اور مجھے سلام نہ کرے۔

۲۔ بیماری کی حالت میں میری عیادت کو نہ آئے۔

○ جب شیطان انسان سے چار باتوں میں سے ایک حاصل کر لیتا ہے تو کہتا ہے: "مجھے اور کی کوئی ضرورت نہیں!"

وہ چار باتیں یہ ہیں:

۱۔ بندے کا تکبر کرنا۔

۲۔ اپنے اعمال کو زیادہ سمجھنا۔

۳۔ اپنے گناہوں کو بھول جانا۔

۴۔ پیٹ بھر کر کھانا کہ یہ سبکی جڑ ہے کیونکہ باقی تینوں خرابیاں اسی ایک سے پیدا ہوتی ہیں۔

○ تم اپنے عالموں کی تعریف کس طرح کرتے ہو حالانکہ ان کی گردنیں موٹی، ان کے جسم فریبہ ان کے پاس باریک اور ان کی خوراک مرغن اشیاء ہے۔

○ انجام کخرابی ابتدا کی برائی سے ہوتی ہے لہذا ابتدا کو اچھا بنا۔

○ وہ شخص ساتھی سے دُور ہے جس میں دو باتیں ہیں:

۱۔ تنہائی سے وحشت

۲۔ مخلوق سے موانست

○ جو اچھے کو اچھا نہ جانے وہ بُرے کو بُرا بھی نہیں سمجھتا۔

○ دین کی اصل، عقل ہے۔

○ عقل کی اصل، علم ہے۔

○ علم کی اصل، صبر ہے!

○ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اور کسی سے خوف نہیں کھاتا۔

○ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دوست بنا لیتا ہے تو اسے غم و الم سے آزمانا ہے اور جب دشمن کر لیتا ہے تو دنیا اس پر فراخ کر دیتا ہے۔

○ اعلیٰ ترین اور سچی دوستی کی علامت یہ ہے کہ دوست کی عزت اس کی منطقی میں اس کی تو نگری کی حالت سے بڑھ کر کرنے کیونکہ افلاس تو نگری سے اثر ہے لہذا منفس بھی بجا مرتبہ زیادہ اکرام کا مستحق ہے نہ کہ منفسی کی وجہ سے اس کو ذلیل سمجھا جائے۔

○

## حضرت معروف کرخیؒ نے فرمایا:

- نفس کی ابتداء خدا کی گرفت ہے۔
- جو خدا کو یاد کرتا ہے وہ اس کا محبوب ہے اور وہ جس کو محبوب بنالے اس پر خیر کے دروازے کھول کر شکر کے دروازے بند کر دیتا ہے۔
- دولت کے بھوکے کو کبھی حقیقی راحت نصیب نہیں ہو سکتی۔
- حق تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو حسنِ عمل کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے۔
- جو کوئی ہمیں اللہ تعالیٰ کے نام سے دھوکہ دے گا ہم اس سے دھوکہ کھالیں گے۔
- اگر صاحبِ بدعت کو دیکھو کہ وہ ہوا پر چلتا ہے تو بھی اس کو قبول نہ کر دو۔
- دنیا میں نیکو کار بہت مگر ان میں صدق والے بہت کم ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کسی بندے کا بھلا چاہتا ہے تو اسے اپنے سے رد گردانی نہیں کرنے دیتا اور سچے فقراء میں جگہ دیتا ہے۔
- جب وہ کسی بندے کا برا چاہتا ہے تو اسے نیک اعمال سے بیکار کر دیتا ہے۔
- علم گنہر ہے اور عمل مادہ۔ دین و دنیا کے کام ان کے ملنے سے ہیں۔
- محبت ایسی چیز ہے جو سیکھنے اور کسی کے تانے کی نہیں ہے۔
- ایسی بات میں گفتگو کرنا جس میں کسی کا فائدہ نہ ہو علامتِ عنادت و گمراہی ہے۔
- شیطان کو دو بندے سب سے زیادہ پسند اور ناپسند ہیں:
- ۱۔ اسے سب سے پیارا، تجلیل مسلمان ہے اور

۲۔ سب سے زیادہ ناپسند گنہگار سنی ہے۔

○ درویشی یہ ہے کہ:

کبھی چیز پر طمع نہ کرے۔

جب بے طلب کوئی لائے تو منع نہ کرے۔

اور جب لے لے تو جمع نہ کرے:

○ لغو باتیں مگر ابھی کی دلیل ہیں۔

○ غافل نہ ہونا حقیقتِ وفا کی نشانی ہے۔

○ شر کو نظر انداز کر کے کسی کی برائی یا بھلائی نہ کرو۔

○ حجتِ دنیا سے کنڈراکش رہنے والا صبرِ الہی کے ذائقے سے لذت حاصل کرتا ہے لیکن یہ محبت بھی اس کے کرم سے نصیب ہوا ہے۔

○ عارفین خود سراپا دولت ہیں انہیں کسی دولت کی حاجت نہیں۔

○ خدا پر توکل کرنے والا مخلوق کے غم سے محفوظ رہتا ہے۔

○ اسی چیز سے ڈرتے رہو کہ خدا کی نظر میں تم پر ہیں۔

○ امیروں کی صحبت کے نقصانات احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔ بچو! بچو!!

○ جس طرح تو برائی کو سننے کو ناپسند کرتا ہے اسی طرح مدح سرائی سے بھی اپنے آپ کو بچا۔

○ آنکھ سب کی طرف سے بند کرنے خصوصاً بڑی نگاہ سے کبھی نہ دیکھو۔

○ اعتقادِ سالم نہ ہو تو عبادت بھی بیکار ہے۔

○ پوچھا گیا:

”مصاببِ دنیا کی دو کیا ہے؟“

فرمایا:

”خلق سے دور اور خلق کے نزدیک رہنا۔“

○

## حضرت ابوالحسن شرقانی فرمایا:

○

- گو میں ان پڑھ ہوں لیکن خدا نے اپنے کرم سے مجھ کو تمام علوم سے بہرہ ور فرمایا ہے۔
- جو اظہار کرامت لگے لیے ظہور کرامت کی خواہش کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کرامت کے دروازے بند کر دیتا ہے۔
- جب تک تمہارے قلوب مردہ ہیں سکون نہیں مل سکتا۔
- کرامت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر درویش پتھر سے کوئی سوال کرے تو وہ جواب دے۔
- مردوں کو برائی سے یاد نہ کر دے کہ وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ چکے۔
- جو کچھ تو اللہ کے واسطے کرے وہ اخلاص ہے اور جو کچھ خلق کے واسطے کرے وہ ریا ہے۔
- ایسے آدمی کے پاس مت بیٹھو کہ تم اللہ تعالیٰ کو اور وہ کچھ اور کہے۔
- صدق یہ ہے کہ جو دل میں ہو وہی زبان پر آئے۔
- فقر کا خزانہ بے قراری میں ہے اور راحت جرات میں۔
- میں فردوس و دوزخ سے بے نیاز ہو کر صرف خدا کی عبادت کرتا ہوں اور صرف اسی سے خوفزدہ رہتا ہوں۔
- خدا نے میری زبان کو وہ طاقت بھی عطا نہیں کی کہ جس کے ذریعے میں اس کے بھیدوں کو ظاہر کروں۔
- میں تو شکم مادر ہی میں سب کر رکھا ہوا تھا اور پیدائش کے وقت جلا اور گھٹلا ہوا تھا۔

اور جہاں سے قبل ہی بوڑھا ہو گیا۔

- خدا اپنے محبوب بندوں کو اس مقام پر رکھتا ہے جہاں مخلوق کی رسائی نہیں ہو سکتی۔
- اللہ کی دوستی اس شخص کے دل میں نہیں ہوتی جس کو خلقت پر شفقت نہیں۔
- حق تعالیٰ کے تمام نام بزرگ ہیں لیکن بندے کا سب سے بزرگ نام نیستی ہے۔
- حضرت شبلیؒ نے آپ سے کہا:

”میں چاہتا ہوں کہ کچھ نہ چاہوں۔“

آٹ نے فرمایا:

”یہ بھی ایک خواہش ہے۔“

- ایک لمحہ کے لیے اللہ کا ہو رہنا حقائق زمین و آسمان کے اعمال سے بہتر ہے۔
- سب سے زیادہ روشن وہ دل ہے کہ جس میں خلقت نہ ہو اور سب سے زیادہ سیاہ وہ دل ہے کہ جس میں خلقت نہ ہو۔

○ بہت روڈ اور مت ہنسو۔

○ بہت خاموش رہو اور بات نہ کرو۔

○ بہت دو اور کم کھاؤ۔

○ بہت جاگو اور کم سوؤ۔

- بندوں کو چاہیے کہ خدا کے محبوب بندوں کی طرح ہر وقت اس کی عبادت میں مشغول رہیں۔
- مجھ سے خدا نے فرمایا:

”اگر تو غم و الم لے کر میرے سامنے آئے گا تو میں تجھے خوش کر دوں گا۔“

اگر فقر و نیاز کے ساتھ حاضر ہو گا تو تجھے ملکہ اور بادوں کا۔

اگر خودی سے کنارہ کش ہو کر پہنچے گا تو تیرے نفس کو تیرا مرنہ بندار کر دوں گا۔“

- ترکِ دنیا کے بعد نہ تو میں نے کبھی کسی کی طرف دیکھا اور نہ خدا نے کلام کرنے کے بعد کسی سے کلام کیا۔

○ خدا نے فرمایا:

”اے ابی الحسن! دین و دنیا میں تیرا کوئی حصہ نہیں بلکہ ان دونوں کے بدلے میں تیرے لیے ”میں“ ہوں!“

- میری حالت تو یہ ہے کہ جب سے مجھے خدا کی معیت حاصل ہوئی ہے مجھے کبھی مخلوق کی صحبت کی تمنا نہیں ہوئی۔
- نیک بندہ صرف وہی ہے جو نیکی کرنے والا یعنی نیک کہہ کہ ظاہر نہ کرے کیونکہ نیکی صرف خدا کی صفت ہے۔
- جب تک میں نے خدا کے سوا دوسروں پر بھروسہ کیا میرے عمل میں اخلاص پیدا نہ ہو سکا اور جب میں نے مخلوق کو خیر باد کہہ کر صرف خدا کی جانب دیکھا تو میری سچی کے بغیر اسی اخلاص پیدا ہو گیا۔
- کاش!
- فردوس و جہنم کا وجود نہ ہوتا تا کہ یہ معلوم ہو سکتا کہ تیرے پرستاروں کی تعداد کتنی ہے اور جہنم سے بچنے کے لیے کتنے بندے تیری عبادت کرتے ہیں۔
- میں یہ دعا کرتا رہتا ہوں کہ :
- "اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو غموں سے نجات دے کر مجھے دائمی غم عطا کر دے اور اتنی قوت برداشت دیدے کہ میں اس بارِ عظیم کو سنبھال سکوں۔"
- جو امر وہی ہے جس کو دنیا نامرد تصور کرتی ہے اور جو دنیا کے نزدیک مرد ہوتا ہے وہی درحقیقت نامرد ہے۔
- صرف مقامات طے کر لینے سے قرب الٰہی حاصل نہیں ہو جاتا بلکہ بندے نے جو کچھ اللہ تعالیٰ سے لیا ہے اس کو واپس کر دے یعنی فنا ہو جائے۔ کیونکہ فنا میت کے بعد ہی ذاتِ خداوندی سے آگاہی ہو سکتی ہے۔
- اہل اللہ کے غم اور خوشی منجانب اللہ ہوا کرتے ہیں۔
- خدا کے سوا مخلوق سے کوئی تعلق نہ رکھو کیونکہ تعلق صرف دوست سے رکھا جاتا ہے اور خدا سے بڑھ کر کوئی دوست نہیں ہو سکتا۔





## حضرت عبدالقادر گیلانیؒ نے فرمایا:



- دنیا میں آرام کے خواہاں بے وقوف اور عقل سے دور ہوتے ہیں۔
- سووتسیاں نوع انسانی کا لازمہ ہے۔
- خطا و غلطی اس جہاں کا خاتمہ ہے۔
- گناہ کے بعد نہایت بھی توبہ کی تشریح ہے۔
- عورت کا نامحرم مرد سے زرم گفتگو کرنا بھی داخل بدکاری میں ہے۔
- جس شخص میں محبت غالب ہوگی اس میں درد و حزن زیادہ ہوگا۔
- خدا کے دشمنوں سے محبت کرنا خداوند تعالیٰ کے ساتھ دشمنی ہے۔
- گوشہ نشینی بے فائدہ اشغال سے منور ہونے کا نام ہے۔
- وہ بادشاہ ہے جس کے پاس یہ چار چیزیں ہیں:

۱۔ بیوی

۲۔ گھر

۳۔ نوکر

۴۔ سواری

- خداوند تعالیٰ کے کرم پر معزور ہونا اور عفو کی امید پر گناہ کرنا شیطان کا کھلا فریب ہے۔
- دنیا ایک بنجاست ہے جو سونے میں چھپائی گئی ہے۔
- آخرت کا کام آج کر۔ دنیا کا کام کل پر چھوڑ دے۔

- سب سے زیادہ عذابِ ظالم بے عمل پر ہوگا۔
- عبادتِ ان اعمال کا نام ہے جو انسان کو خدا کا ہم آہنگ بنا دے۔
- کوئی جاہل ولی ہوا نہ ہوگا۔
- صغیرہ کا اصرار کبیرہ تک اور کبیرہ کا اصرار کفر تک پہنچا دیتا ہے۔
- گوشہ نشینی اختیار کرنے میں خیال رہے کہ:
- ۱۔ مسلمانوں کے حقوق ضائع نہ ہوں۔
- ۲۔ خود خدمتِ خلق سے محروم نہ رہے۔
- ناراض ہونے کے خیال سے حق بات دوست کو نہ بتانا حتیٰ دوستی نہیں۔
- تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ محتاج، انسان ہے۔
- نفس پر دو چیزوں سے زیادہ کوئی چیز دشوار نہیں:
- ۱۔ شریعت کی پابندی
- ۲۔ نیکی کی پابندی
- اعلیٰ نصیحت یہ ہے کہ پیرویِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اختیار کر دو۔
- ہر عمل جو موافقِ شریعت ہے ذکر میں داخل ہے اگرچہ خرید و فروخت ہو۔
- خدا کو جاننا یہ ہے کہ شرک نہ کرے۔
- رسول کو رسول سمجھنا یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی پیروی نہ کی جائے۔
- جو ضرورت گناہ پر مجبور کرے شرعاً مردود ہے۔
- مومن دریافت کرنے والا ہے اور منافق فوراً گرفتار کرنے والا۔
- اہل کرم وہ ہیں جو غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھیں۔
- شریعت دنیا و آخرت کی سعادتوں کی ضمانت ہے۔
- علماء بد وہ ہیں جو خلق کے نزدیک عزت کے خواہاں ہیں۔
- علم اہم کیا جاتا ہے نیکوں کو اور بد بخت اس سے محروم رکھے جاتے ہیں۔
- زم خواہ متواضع کے لیے جہنم حرام ہے۔
- جس کو نرمی عطا ہوئی دنیا و آخرت عطا ہوئی۔
- اظہارِ عجزِ عبادت ہے۔

- دل، آنکھ کے تابع ہے،
- آنکھ کے بگڑنے کے بعد دل کی حفاظت مشکل ہے،
- دل کے بگڑ جانے کے بعد شرمگاہ کی حفاظت مشکل تر ہے!
- دولت مندی سے زیادہ کوئی مسخیر ایماں میں خلل انداز نہیں ہے۔
- احسان سب جگہ بہتر ہے لیکن ہمسایہ کے ساتھ بہترین ہے۔
- خلافِ شریعت ریاضتیں اور مجاہدے خسارہ ہی خسارہ ہیں۔
- سرود و نغمہ ایک زہر ہے جو شہد میں طاہر ہے۔
- گانا بجانا زنا کا منتر ہے۔
- مجلسِ مزامیر میں شرکت حرام ہے۔



## حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا:

- صحبت بد انسان کو نیک لوگوں سے دور کر دیتی ہے۔
- بھیڑ بکریاں انسانوں سے زیادہ باخبر ہوتی ہیں کہ چرواہے کی ایک آواز پر چرنا چھوڑ دیتی ہیں اور انسان اپنی خواہشات کی خاطر احکامِ الہی کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔
- انسان کے لیے لازم ہے کہ وہ:
  - ۱۔ نافع علم
  - ۲۔ اکل علم
  - ۳۔ اخلاص و قناعت اور
  - ۴۔ صبر جمیل حاصل کرتا رہے۔
- اور جب یہ چیزیں حاصل ہو جائیں تو اس کے اخروی مراتب کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔
- جو قول مصلحت آمیز نہ ہو اس میں شر بہنا ہوتا ہے۔
- جو خموشی خالی از فکر ہو اس کو لہو و لعب اور غفلت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
- توریت میں ہے کہ:
 

"نافع شخص مخلوق سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور جس نے گوشہ نشینی اختیار کر لی وہ سلامت رہا۔ اور جس نے نفسانی خواہشات کو ترک کر دیا وہ آزاد ہو گیا اور جس نے حسد سے اجتناب کیا اس نے محبت حاصل کر لی اور جس نے صبر و سکون سے زندگی گزاری وہ مہربند ہو گیا۔"

○ اگر کوئی مجھے شراب نوشی کے لیے طلب کرے تو میں طلب دنیا سے وہاں جانے کو بہتر  
تصور کرتا ہوں۔

○ تین افراد کی غیبت درست ہے:

۱۔ لالچی کی

۲۔ فاسق کی

۳۔ ظالم بادشاہ کی

غیبت کا کفارہ اگرچہ استغفار ہی ہے لیکن جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی بھی طلب کرے۔

○ ٹامب سے پہلے اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

○ انسان کا سب سے بڑا دشمن خود اس کا نفس ہے۔

○ جسے خدا ذلیل کرنا چاہے وہ دولت کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔

○ جو کام حکمت سے خالی ہے وہ آفت ہے۔

○ جو کام خاموشی سے خالی ہے وہ غفلت ہے۔

○ جو نظر حکمت سے خالی ہے وہ ذلت ہے۔

○ غم سے روح میں توانائی آجاتی ہے۔

○ دانش مند وہی ہے جو دنیا کو خیر باد کہہ کر فکر آخرت میں لگا رہے۔

○ خدا شناس لوگ دنیا کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں جبکہ دنیا پرست خدا کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔

○ نفس سے زیادہ دنیا میں کوئی شے سرکش نہیں۔

○ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ محض دنیا کی محبت میں بتوں تک کو پوجا جاتا ہے۔

○ جو حکیم و زر سے محبت کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کو رسوائی عطا کرتا ہے۔

○ انسان کے قلبی خون کا نام خشوع ہے۔

○ خالی پیٹ شیطان کا قید خانہ ہے اور بھرا پیٹ اس کا اکلڑا۔

○ گتے میں دس خصلتیں ایسی ہیں جو ہر مومن کو اختیار کرنی چاہئیں:

۱۔ وہ بھوکا رہتا ہے۔

یہ آدابِ صالحین سے ہے اور قحطی چیز پر قناعت کرتا ہے۔ یہ علامتِ صابریں سے ہے۔

۲۔ اس کا کوئی مکان نہیں ہوتا۔ یہ علامتِ متوکلین سے ہے۔

- ۳۔ وہ رات کو بہت ہی کم سوتا ہے۔  
 یہ صفات شب بیداراں اور علاماتِ مجبٹین سے ہے۔  
 ۴۔ وہ مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا۔  
 یہ صفات زاہدین سے ہے۔  
 ۵۔ یہ اپنے مال کو نہیں چھوڑتا گو وہ اس پر جفا کرے اور اس کو مارے۔  
 یہ علاماتِ مریدانِ صادقین سے ہے۔  
 ۶۔ ادنیٰ جگہ پر ہی راضی ہو جاتا ہے۔  
 یہ علامتِ متواضعین سے ہے۔  
 ۷۔ اس کی جائے رہائش پر کوئی غالب ہو جاتا ہے تو اس کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔  
 یہ علامتِ راضیتین سے ہے۔  
 ۸۔ اس کو ماریں پھر ٹکڑا لیں۔ فوراً آجاتا ہے۔ مار کا کینہ نہیں رکھتا۔  
 یہ علاماتِ خاشعین سے ہے۔  
 ۹۔ کھانا مانے رکھا ہو تو دور بیٹھا دیکھتا ہے۔  
 یہ علاماتِ مساکین سے ہے۔  
 ۱۰۔ کسی مکان سے کوچ کر جاتا ہے تو پھر اس کی طرف التفات نہیں کرتا۔  
 یہ علاماتِ محزونین سے ہے۔

اسے عزیز!

قناعت کا سبق گتے سے حاصل کر۔ ٹونے اکثر دیکھا ہو گا کہ شکاری کتوں کو جب گلی کو چوں کے گتے دیکھتے ہیں تو ان پر بھونکتے ہیں اور کہتے ہیں:

اے مسکینو! جب تم نے عمدہ عمدہ اور لذیذ کھانوں کی طرف رغبت کی تو تم زنجیروں کے ساتھ تید کیے گئے۔ اگر تم بھی گری پڑی اور روکھی سوکھی چھیروں پر قناعت کرتے تو ہماری طرح آزاد زندگی بسر کرتے۔

ہر فرد دنیا سے تین تمنائیں لیے ہوئے چلا جاتا ہے:

- ۱۔ جمع کرنے کی حرص
- ۲۔ جو کچھ حاصل کرنا چاہا حاصل نہ کر سکا۔

۳۔ توشہ آخرت جمع نہ کر سکا۔

## شخصیاتِ مہجرت حضرت مہجرتی نے فرمایا:

○

○ تین چیزیں تقویٰ کی پہچان ہیں :

۱۔ فرستادن

۲۔ منع کردن

۳۔ سخن گفتن

فرستادن کا مفہوم یہ ہے کہ تم خدا کے فرستادہ ہو لہذا اسی قسم کے امور انجام دو۔

منع کردن کا مفہوم یہ ہے کہ کسی سے کچھ طلب نہ کرو۔

سخن گفتن سے مراد ہے کہ ایسی بات کہو جو لوگوں و دنیا میں سود مند ہو۔

○ اپنے آپ کو غیبت سے بچاؤ۔ ایسا کام نہ کرو کہ لوگ تمہاری غیبت کریں۔

○ عالم دو طرح کے ہوتے ہیں :

۱۔ جس عالم کو علم سے حق تعالیٰ ہی مقصود ہو اس سے سب ڈرتے ہیں۔

۲۔ جس کا مقصود دنیا ہوتی ہے وہ خود سب سے ڈرتا ہے۔

○ بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرتا ہے اور زندگی کی امید پر توبہ۔

○ کوئی گناہ کسی کی رضامندی سے حلال نہیں ہوتا۔

○ عقلمند وہ ہے جو دنیا سے دست بردار ہو جائے اس سے پہلے کہ دنیا اس سے دست بردار ہو جائے۔

○ علم کا فائدہ تین باتوں پر عمل کرنے میں ہے ورنہ یہ نفع نہیں دیتا۔ اگرچہ اسی صندوق کتابوں کے

پڑھ ڈالے:

- ۱۔ نہ محبت رکھے دنیا کی کہ یہ مسلمانوں کا گھر نہیں۔
- ۲۔ نہ دوست رکھے شیطان کو کہ یہ مسلمانوں کا رفیق نہیں۔
- ۳۔ نہ تکلیف دے کسی کو کہ یہ مومن کا شیوہ نہیں۔

○ میں نے متعدد علما سے سوال کیا کہ:

”دانشور، ماہر دولت مند، مہینل، دانا اور درویش کا مفہوم کیا ہے؟“

سب نے یہی جواب دیا کہ:

دانش مند وہ ہے جو جب دنیا سے احتراز کرے۔

دولت مند وہ ہے جو تقاضا قدر پر مطمئن رہے۔

دانا وہ ہے جو فریب دنیا میں مبتلا نہ ہو سکے۔

درویش وہ ہے جو زیادہ طلب نہ کرے۔

اور مہینل وہ ہے جو دولت کو مخلوق سے زیادہ عزیز تصور کرتے ہوئے کسی کو ایک ہتہ نہ دے۔

○ لوگ چار باتوں میں اللہ کی موافقت کرتے ہیں اور عمل میں حکام:

۱۔ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بند سے ہیں لیکن عمل آزادوں جیسا کرتے ہیں۔

۲۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے رزق کا کفیل ہے مگر دل ان کے مطمئن نہیں ہیں

دنیا کی چیز سے۔

۳۔ کہتے ہیں کہ دنیا آخرت سے بہتر ہے لیکن دنیا کے لیے مال جمع کرتے ہیں اور

آخرت کے لیے گناہوں کو۔

۴۔ کہتے ہیں کہ ہم بالفرض مرنے والے ہیں لیکن عمل ایسے کرتے ہیں کہ گویا کبھی

مرنا ہی نہیں۔

○ جب سوٹے تو موت کو زیرِ بالیں رکھے اور جب جاگے تو پیشِ نظر۔

○ جس کا باطن ظاہر سے افضل ہے وہ دل اللہ ہے۔

جس کا ظاہر و باطن برابر ہے وہ عالم ہے۔

جس کا باطن ظاہر سے کمتر ہے وہ جاہل اور مکار ہے۔

○



○ بندگی کر اللہ تعالیٰ کی بقدر اپنی حاجت کے۔  
لے دنیا سے بقدر اپنی ٹم کے۔

گناہ کر اللہ تعالیٰ کا بقدر طاقتِ عذاب سہنے کے  
توشہ لے دنیا سے بقدر قبر میں ٹھہرنے کے۔

محل نیک کر بقدر جنت میں رہنے کی خواہش بگے۔

○ میرے نزدیک ہمان ہر شے سے زیادہ عزیز ہے کہ ہمان نوازی کا صلہ خدا ہی جانتا ہے۔  
○ جو شخص حصولِ نعمت کے لیے دشواری اختیار کر کے دشواری کو فراخی تصور نہ کرے وہ ہمیشہ غم  
دو جہاں میں مبتلا رہتا ہے۔ اور جس نے اس دشواری کو فراخی سمجھ لیا وہ دونوں جہاں میں خوش  
رہتا ہے۔

○ کسی سے بدلہ لینے میں غلامِ محمد نہ کر۔

○ کسی سے نیکی کرنے میں تاخیر نہ کر۔

○ جو احسان کرتا ہے اسے چپ رہنا چاہیے لیکن جس پر احسان کیا گیا ہو اسے پونا چاہیے۔

○ ظالموں اور فاسقوں کے ظلم و فسق کی وجہ سے ان کو دشمن نہ رکھنا ضعیف ایمان کی نشانی ہے۔

○ ایک بوڑھے نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

”تو بہ کرتا ہوں لیکن بہت دیر سے آیا ہوں؟“

آپ نے فرمایا:

”موت سے پہلے آجانا دیر نہیں ہے۔“

○ زبردست گناہوں کا کفارہ زیر دستوں کی امداد اور درماندگان کی دست گیری کرنے میں ہے۔

○ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سنو تو عمل کرنے کی نیت سے یاد رکھو نہ کہ روایت

کرنے کی نیت سے!

○ حضرت حاتمِ اصرم نے آپ سے نفع بخش نصیحت کرنے کی درخواست کی۔

آپ نے فرمایا:

”نام و نصیحت تو یہ ہے کہ اپنے قول کا معقول جواب سوچے بغیر کوئی بات منہ سے نہ نکال جائے اور

خاص نصیحت یہ ہے کہ جب تک تمہارے اندر بات نہ کہنے کی طاقت موجود ہے، خاموشی اختیار

کیے رہو۔

## حضرت ابوالحسن ابراہیم بن احمد خواص نے فرمایا:

○

○ ایک مرتبہ آپ کسی مرید کے ہمراہ جنگل میں تھے کہ اچانک شیر کے غرانے کی آواز آئی۔ مرید خوفزدہ ہو کر ایک درخت پر چڑھ گیا مگر اس کے باوجود اس کے خوف میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ تاہم آپ نے بے خوف ہو کر مصیبت پر نماز کی نیت باندھ لی۔ جب شیر نے قریب آ کر آپ کو مشغول عبادت پایا تو کچھ دیر ادھر ادھر چکر لگا کر واپس لوٹ گیا۔ جب مرید نیچے اترے تو آپ کچھ فاصلے پر جا چکے تھے۔ وہاں آپ کے پاؤں پر ایک ٹھہر نے ایسا کاٹا کہ آپ درد سے مضطرب ہو گئے۔

مرید نے پوچھا:

”آپ شیر سے تو ذرا بھی خوفزدہ نہ ہوئے اور ٹھہر کے کاٹنے پر اس قدر بے چین ہیں۔“

آپ نے فرمایا:

”اُس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنے آپ سے باہر کر دیا تھا اور اس وقت میں اپنے آپ میں ہونے کی وجہ سے ٹھہر کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔“

○ علم کی زیادتی سے عالم نہیں بنتا بلکہ عالم وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل پیرا ہو کر اتباع سنت

میں سرگرم عمل ہو خواہ اس کا علم کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو۔

○ جو شے اللہ نے تم پر لازم قرار دے دی ہے اس کی ادائیگی میں نہ کوتاہی کرو اور نہ اس کو

ضائع ہونے دو۔

○ جو شخص لوگوں میں ظاہر کرتا ہو کہ اس نے خواہشات و شہوات کو ترک کر دیا ہے وہ دروغ گو

اور ریاکار ہے۔

لوگوں نے سوال کیا:

○ مستوکل لالچی ہوتا ہے یا نہیں؟

آپ نے جواب دیا:

یقیناً ہوتا ہے اس لیے کہ لالچ نفس کی صفت ہے جس کا قلب میں داخل ہونا لازم ہے لیکن متوکل کا لالچ اس لیے مضر نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو لالچ پر غلبہ عطا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے لالچ اس کا محکوم بن جاتا ہے کیونکہ متوکل مخلوق سے کسی قسم کی توقعات نہیں رکھتا۔



## حضرت ماشاد وینوری نے فرمایا:



○ انسان کے لیے وہ وقت بہترین ہوتا ہے جس میں وہ مخلوق سے کنار کش ہو کر خالق سے نزدیک ہو جاتا ہے اور ان اشیاء سے قلب کو خالی کر لیتا ہے جن کی جانب سے مخلوق کا رجحان ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ جو اشیاء اہل دنیا کے نزدیک بے حد پسندیدہ ہیں وہ اشیاء ہرگز ہرگز پسندیدگی کے قابل نہیں۔

○ اہل خیر کی صحبت سے قلب میں صلح و خیر پیدا ہوتی ہے اور اہل شرک کی صحبت قلب کو فتنہ و فساد کی جانب مائل کر دیتی ہے۔

○ بتوں کی بھی مختلف قسمیں ہیں :

بعض لوگ نفس کو بت بنا کر اس کی پرستش کرتے ہیں۔ بعض دولت کو بت بنا کر اس کے پجاری بنے ہوئے ہیں۔ بعض بیوی بچوں کو بت بنا لٹے ہوئے ہیں۔ بعض صنعت و تجارت کو بت سمجھ کر اس کی پرستش میں گرفتار ہیں۔ بعض صوم و صلاۃ اور زکوٰۃ کو بت تصور کر کے ان کی پرستش کر رہے ہیں۔

اس وجہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ پوری مخلوق کسی نہ کسی شے کی پرستش میں گرفتار ہے اور کسی کو بھی پرستش سے مفر نہیں۔ البتہ اس شخص کو کسی شے کا پرستار نہیں کہا جاسکتا جو اپنے نفس کی نیکی و بدی پر نفس کی موافقت نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ نفس کو ہدفِ ملامت بنا لٹے رہتا ہے۔

○ جس شے پر نفس و قلب راضی ہو اس کو ترک کر دینا توکل ہے۔

○ خدا کا راستہ بہت دور اور صبر کرنا بہت دشوار ہے۔ ○

## حضرت معین الدین چشتیؒ نے فرمایا:

○

- غزوه کے رنج میں شریک ہونا عین طاعت و عبادت ہے۔
- خدا اور انسان کے درمیان ایک ہی حجاب ہے جس کا نام ہے "نفس"۔
- دانا، خدا کا دوست اور دنیا کا دشمن ہے۔
- والدین کے چہروں پر محبت سے نظر کرنا بھی خدا کی خوشنودی کا موجب ہے۔
- دشمن کو دل کی نہرانی اور احسان سے بچیتو اور دوست کو نیک سلوک سے۔

○

## تربانی

- ایک غزوہ میں حضرت عکرمہؓ، حضرت حارث بن ہشام اور حضرت سہیل بن عمروؓ زخم کھاکر زمین پر گر پڑے۔ اس حالت میں حضرت عکرمہؓ نے پانی مانگا۔
- پانی آیا تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت سہیلؓ پانی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ بولے:
- ”پیلے ان کو پانی پلاؤ۔“
- پانی حضرت سہیلؓ کے پاس آیا تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت حارثؓ کی نگاہ بھی پانی کی طرف ہے۔ بولے:
- ”پیلے پانی ان کو پلاؤ۔“
- انجام کار نتیجہ یہ ہوا کہ کسی کے حلق میں ایک قطرہ پانی کا نہ گیا اور تینوں نے پیاس کی حالت میں اللہ کے حضور جان دے دی!



## حضرت شیخ ابوالحسن صالحؒ نے فرمایا:

- معرفت کا مفہوم یہ ہے کہ :  
ہر دم اللہ کا احسان مند رہے۔  
اس کی نعمتوں کی شکرگزاری سے خود کو قائم تصور کرے۔  
اور خدا کے سوا ہر شے سے قطع تعلق کر کے سب کو اللہ تعالیٰ سے کمزور خیال کرے۔
- دلِ محبت آتشِ عشق میں بھی ان لوگوں سے زیادہ خوش رہتے ہیں جو جنت کے عیش سے خوش ہوتے ہیں۔
- اپنی ذات کو محبوب رکھنا ہلاکت کی نشانی ہے۔
- فسادِ طبع کی علامت یہ ہے کہ خواہشات و آرزو میں گرفتار رہے۔
- آپ سے سوال کیا گیا کہ :  
"غائب پر شاہد کی کیا دلیل ہے؟"  
آپ نے فرمایا :  
"عدیم المثال کے لیے کوئی دلیل قائم نہیں کی جاسکتی۔"



## حضرت ابوالفضل حسن حسینیؒ نے فرمایا:

○

○ جس کو خدا کی موافقت حاصل ہو جاتی ہے وہ کبھی اس کی مخالفت نہیں کرتا۔  
 ○ جو شخص خود اپنے نفس کو ٹوڑ نہ بنا سکے اس کو واقفِ ادب نہیں کہا جاسکتا۔  
 ○ جو آدابِ قلب سے نابلد ہو وہ کبھی ادب سے واقف نہیں ہو سکتا۔  
 ○ جو ادبِ روح سے ناواقف ہو اس کو کبھی قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔  
 ○ جب تک نفس موجود ہے تب تک اوامر و نواہی کی پابندی فروری ہے، اور اس سے کسی کو بری الذمہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اور ایسے مقامات پر ڈھٹائی سے کام نہ لینا چاہیے جب تک حرمت سے روگرداں نہ ہو

○ اسی بکف بنا واسطہ خدا پر ایمان لائے اس لیے جو امر و کھلمنے کے مستحق ہیں۔

○ مصنوعات کا وجود ہی مائع کی دلیل ہے۔

○ نہ تو عبادی کو پاؤ کرو اور نہ مستقبل کا انتظار کرو بلکہ حال ہی کو غنیمت جانو۔

○ عبودیت کی حقیقت دو چیزوں پر منحصر ہے:

۱۔ یہ کہ خود کو اللہ تعالیٰ کا محتاج تصور کرو۔ کیونکہ عبودیت کی بنیاد یہی ہے۔

۲۔ یہ کہ اتباعِ سنت کرتے رہو۔ کیونکہ اس میں راحتِ نفس نہیں ہے۔

○



## حضرت ابوالعباس الساروسیؒ نے فرمایا:

○

○ دانشوروں نے آپ سے پوچھا:

"آپ کو رزق کہاں سے ملتا ہے؟"

آپ نے فرمایا:

"اس کے یہاں سے جو بلا سبب اپنی مرضی کے مطابق لوگوں کے رزق میں تنگی و فراخی کرتا رہتا ہے۔"

سچے لوگوں کی زبان پر اللہ تعالیٰ علم و حکمت کا اجرا کر دیتا ہے۔

○ لالچ کی تاریکی نورِ مشاہدہ کے لیے حجاب بن جاتی ہے۔

○ جس پر خدا کی لہر پانی ہوتی ہے ناناہ اس پر لہر بان رہتا ہے۔ لیکن جس پر قہرِ خداوندی نازل ہوتا ہے

لوگ بھی اس سے دور بھاگ جاتے ہیں۔

○ لوگوں نے آپ سے سوال کیا:

"آپ خداوند تعالیٰ سے کیا طلب کرتے ہیں؟"

آپ نے فرمایا:

"وہ جو کچھ بھی دیدے کیونکہ میں تو گدا ہوں اور گدا کو جو بھی مل جائے وہی غنیمت ہے!"

○ سوال کیا گیا:

"مرید کے لیے بہترین ریاضت کیا ہے؟"

آپ نے فرمایا:

"مرید کے لیے افضل ترین ریاضتیں یہ ہیں کہ:

- ۱۔ شریعت کے احکام پر صبر
- ۲۔ ممنوعہ اشیاء سے احتراز
- ۳۔ صالحین کی صحبتیں، اختیار کرے۔



## حضرت شیخ ابوالعباس نہاوندیؒ نے فرمایا:



- عام لوگوں کی تویہ تمنا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہمراہ ہو لیکن میری تمنا یہ ہے کہ اللہ کی توفیق سے
- میں اپنی ذات کا مشاہدہ کر سکوں لیکن آج تک میری یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔
- مخلوق کے ساتھ قبیل اور خالقی کے ساتھ کثیر صحبت اختیار کر دو۔
- فقر کی انتہا تصوف کی ابتدا ہوتی ہے۔
- کسی نے آپ سے دعا کی درخواست کی۔
- آپ نے فرمایا:
- "خدا تجھے اچھی موت دے"۔
- تصوف ناکہ ہے اپنے مراتب کے اخفا اور مسلمانوں کی عزت کرنے کا!



## حضرت شیخ ابوالعثمان سعید بن سلامؒ نے فرمایا:

○

- جو شخص نضانی خواہش و حرص کی وجہ سے مالداروں کا کھانا کھاتا ہے اس کو نہ تو فلاح میسر آتی ہے اور نہ وہ اس سلسلہ میں کوئی عذر پیش کر سکتا ہے۔ لیکن مجبوری کی وجہ سے یہ عذر قبول ہو سکتا ہے اور مخلوق کی جانب متوجہ ہونے والا اپنے احوال کو فلاح کر دیتا ہے۔
- فقرا سے محبت منقطع کر کے مالداروں سے محبت کرنے والوں کو اذہاکر دیا جاتا ہے۔
- جب تک قلب طالب عین ذرہ بھر بھی نفس و دنیا کی محبت باقی رہتی ہے اس کو خاصانِ خدا کا درجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔
- گنہگار و دعویٰ کرنے والے سے اس لیے بہتر ہوتا ہے کہ وہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے لیکن مدعی اپنے دعویٰ میں خود ہی اسیر رہتا ہے۔
- ہر شے کو اس کی ضد ہی سے پہچانا جاتا ہے اس لیے جب تک صاحبِ اخلاص ریا کی برائی سے واقف نہ ہو وہ اخلاص کی اچھائی کو بھی نہیں سمجھ سکتا۔

○

## حضرت شیخ فرید الدین عطار (نیشاپوری) نے فرمایا:

○ ایک بزرگ صبر کی تعریف کر رہے تھے کہ:  
ایک بچھڑنے انہیں کئی جگہ سے کاٹا مگر میں نے ات تک نہ کی اور صبر کے ساتھ اس تکلیف کو برداشت کیا۔

تقریر کے بعد انہوں نے بچھڑ کو جسم سے الگ کر کے مارا۔ حاضرین مجلس نے سوال کیا:  
"آپ نے اس بچھڑ کو پلے کیوں نہ مارا؟"  
آپ نے جواب میں فرمایا:

"مجھے اس بات پر شرم آئی کہ میں آپ لوگوں کو تو صبر کی تلقین کروں اور صبر کے بارے میں بتاؤں۔  
مگر خود بے صبری کا اظہار کروں۔ اس لیے میں جب تک صبر کے بارے میں بتاتا رہا اس وقت تک بچھڑ کا ڈسنا برداشت کرتا رہا۔"  
اسے کہتے ہیں کمال صبر!

○ بول سے پہلے تول!  
جو شخص سوچے بغیر بات کرتا ہے پشیمانی اٹھاتا ہے اور نشانہ طاعت بنتا ہے۔  
○ مرد سیرت سے بنتا ہے نہ کہ صحبت سے۔ سانپ بھی خوشنما ہو سکتا ہے مگر بد سیرتی کی بدولت مار ڈالنے کے قابل ہے۔

○ خلقت پر شفقت کرنے کے تین طریقے ہیں:  
۱۔ جو کچھ وہ مانگیں انہیں رغبت و خوشی سے دیا جائے۔

- ۲۔ ناقابل برداشت بوجھ نہ ڈالا جائے۔  
 ۳۔ ایسی بات نہ کہی جائے جو وہ سمجھ نہ سکیں۔  
 فاسق سے بچ کہ وہ تجھے ایک لقمے کے بدلے پیچ ڈالے گا۔



## مولانا جلال الدین رومی نے فرمایا:

○

○ حلال اور حرام کا انسان کی روح پر براہِ راست اثر ہوتا ہے۔ حلال کی روزی سے جو ایمانداری اور محنت سے حاصل کی گئی ہو انسان کے ذہن میں علم و حکمت کا اضافہ ہوتا ہے۔ عشقِ حقیقی اور رقت پیدا ہوتی ہے۔

○ حرام کی روزی سے حدودِ بغض اور جہالت میں اضافہ ہوتا ہے۔

○ جو شخص حرام کھاتا ہے اس کے اعضاءِ آمادہٴ عصیاں ہو جاتے ہیں۔ خواہ وہ خود چاہے یا نہ چاہے۔ خواہ اس کو معلوم ہو یا نہ ہو۔

○ جس کی غذا حلال ہے اس کے اعضا اطاعت کرتے ہیں اور اس کو نیکی کی توفیق ہوتی ہے۔

○ نفس کی گہرائیوں میں کیا کیا پوشیدہ ہے؟

○ اس کا صحیح علم نہ اپنے آپ کو ہوتا ہے نہ بار و انبار کو۔ پورا علم تو خدا ہی کو ہے جس پر ہر بہنساں عیاں ہے۔

○ دانا کے پاس ایک دانہ نہیں اور جس کے پاس دلنے ہیں وہ دانائے سے محروم ہے۔

○ کم عقل کی آنکھ اول میں ہوتی ہے اور مردِ عاقل کی آنکھ آخر میں۔

○ شہوات کی غلامی کسی انسان کی غلامی سے بدتر اور سخت ہوتی ہے۔

○ حُبِ مال انسان کے گلے میں اس طرح اٹکتی ہے کہ حقیقت کا آبِ حیات اس کے حلق سے نیچے نہیں اتر سکتا۔

○ جاہ و مال کی محبت بڑھے تو سمجھو شیطان بغل گیر ہوا۔

- تمام قسم کی جنابتوں کی ہیئت کلی کا نام کرذخ ہے۔ انسان کے اندر جو بھی جنابت پائی جائے وہ اس گل کا ایک جزو ہے۔
- دنیا اور آخرت دونوں جگہ انسان کی زندگی اس کے باطنی افکار سے مترتب ہوتی ہے۔ انسان کے اندر باقی جو کچھ ہے وہ استخوان اور گوشت پوست ہے جو جانور میں بھی موجود ہے۔
- دوسروں کے متعلق دل میں اپنے خیالات ہی کو جگہ دے کر اس سے تمہارا دل بھی پاکیزہ رہے گا۔



## حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا:

○

○ جب میں کسی سے مناظرہ کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اللہ حق کو اسی کے ہاتھ پر ظاہر کرے۔  
○ ہزار دوست کا دوستی کو ایک شخص کی عداوت کے بدلے نہ خریدو۔  
○ ایماندا تاجر عابد سے بہتر ہے کیونکہ تجارت میں ابانت سخت مشکل کا ہے۔  
○ خلیفہ ہارون الرشید اور اس کی بیوی میں کسی بات پر تکرار ہو گئی۔ زبیدہ نے کہا:

”تم جہنمی ہو۔“

ہارون الرشید نے کہا:

”اگر میں جہنمی ہوں تو تیرے اوپر طلاق ہے۔“

یہ کہہ کر بیوی سے کنار کشی اختیار کر لی لیکن محبت کی زیادتی کا وجہ سے جب جدائی برداشت نہ ہوئی  
تو تمام علماء کو بلا کر پوچھا کہ:

”میں جہنمی ہوں یا جنتی؟“

لیکن کسی کے پاس اس کا جواب نہ تھا۔ امام شافعیؒ بھی کسی کے باوجود ان علماء کے ساتھ تھے۔ آپ نے  
اس مسئلے پر فرمایا:

”اگر اجازت ہو تو میں اس کا جواب دوں۔“

اجازت کے بعد خلیفہ سے پوچھا:

”آپ کو میری ضرورت ہے یا مجھے آپ کی؟“

ہارون الرشید نے کہا: ”مجھے آپ کی ضرورت ہے۔“



آپ نے فرمایا:

"تم تخت سے نیچے آ جاؤ کیونکہ علماء کا مرتبہ تم سے بلند ہے۔"

چنانچہ اس نے نیچے آ کر آپ کو تخت پر بٹھا دیا۔ پھر آپ نے سوال کیا:

"کیا تمہیں کبھی ایسا موقع بھی ملا ہے کہ گناہ پر قادر ہونے کے باوجود تم خوفِ الہی سے گناہ کرنے سے باز رہے ہو۔"

اس نے تسمیہ عرض کیا کہ:

"ہاں۔ ایسے مواقع بھی آئے ہیں۔"

آپ نے فرمایا:

"پھر تم جنتی ہو۔"

جب علمائے آپ سے حجت طلب کی تو آپ نے فرمایا:

"تصدیق گناہ کے بعد جو شخص خوفِ خدا سے گناہ سے رک گیا اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔"

○ سب سے زیادہ جاہل وہ ہے جو گناہ سے باخبر ہوتے ہوئے بھی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

○ اہلِ مروت کے لیے دنیا میں آرام طلب کرنا درست نہیں کیونکہ ایسے لوگ تمام ننانہ مصیبت میں رہتے ہیں۔



## امام غزالیؒ نے فرمایا:

○ پانچ چیزیں انسان کے لیے ناگوار ہیں:

۱۔ سفر میں بیماری

۲۔ ضعیفی میں محتاجی

۳۔ جوانی میں موت

۴۔ بنیادی کے بعد اندھا پن

۵۔ تنگی کے بعد مفلسی اور تنگ دستی

○ مذاق اکثر قطع دوستی، دل شکنی اور دشمنی کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے دل میں حسد پیدا ہوتا ہے۔

○ اپنے آپ کو عظمت اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کا نام عجب ہے۔

○ اگر دل پاک ہے تو جسم پاک ہے۔ اگر دل صاف نہیں ہے تو تمام جسم میں فساد ہوگا۔

○ تین چیزیں انسان کو تباہ کر دیتی ہیں:

۱۔ غرور

۲۔ حسد

۳۔ حرص

○ سخت کلامی سے ابریشم جیسے نرم دل بھی سخت ہو جاتے ہیں۔

○ انسان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ وہ اپنے دل اور زبان کو قابو میں رکھے۔

○

- ضیاعِ وقتِ عبادت، روح کی جسم سے مفارقت سے بہتر ہے کیونکہ انتقالِ روح سے انساؤں سے جدائی ہوتی ہے اور عبادت کا وقت ضائع ہونے سے آدمی خالق سے جدا ہوتا ہے۔
- نیک نصیحت کے ماننے کی طرف طبیعت کا مائل نہ ہونا اور اپنی باتوں کی تردید سے رنجیدہ ہونا کبر ہے عجب و کبر اور فخر نہایت سنگین بیماریاں ہیں۔
- وہ دوست جو صرف تمہاری اچھی حالت کا دوست ہو اور آڑ سے وقت میں کام نہ آئے اس سے بچو کہ وہ تمہارا سب سے بڑا دشمن ہے۔

○ علمِ دین وہ ہے جو:

خدا کے تعالیٰ کا خوف زیادہ کرے۔

ذاتی برائیوں سے واقف کرے۔

خداوند تعالیٰ کی عبادت کا شوق دل میں پیدا کرے۔

دنیا کی طرف سے ہٹائے۔ دین کی طرف لگائے۔

افعال سے بچائے۔

○ اپنے معاملات سے ہوشیار اور چوکنا رہنا اور سوچ سمجھ کر کام کرنا سعادت کی کنجی ہے۔

○ نیکی اور بدی کے درمیان اتنی باریک کبیر ہوتی ہے کہ نظر نہیں آتی۔

○ کلام میں نرمی اختیار کرے کیونکہ الفاظ کی نسبت لہجے کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔

○ دنیا کی مثال ایک مسافر کے راستے کی ہے جس کی ابتدا گوارہ اور جس کی انتہا لحد ہے بہر حال،

ہمیشہ اور دن، میل اور فرسنگ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

○ کھانا جتنا عمدہ ہو اتنا ہی زیادہ ثقیل بھی ہوتا ہے۔

○ لذت دنیا جتنی زیادہ ہوگی اتنی ہی آخرت میں رسوائی بھی زیادہ ہوگی۔

○ دنیا کی اصل تین چیزیں ہیں:

۱۔ لباس

۲۔ طعام

۳۔ مسکن

○ یاد رکھو کہ دنیا کا اولین جادو یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو تیرے سامنے یوں ظاہر کرتی ہے گویا وہ

تیری ہی ہے۔ اور بس تجھی سے انس و محبت رکھتی ہے اور سکون پذیر ہے لیکن دراصل ایسا ہے

نہیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ تجھ سے گریزاں رہتی ہے۔

- اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھ لینا حماقت ہے۔
- بدعتی، ظالم اور متکبر و فاسق کی دعوت مت قبول کر۔
- دنیا اپنے آپ کو خوب بنائے سنوارے رکھتی ہے اور جتنی باتیں اور مصائب ہیں انہیں چھپائے رکھتی ہے تاکہ جاہل و بے خبر اس کے ظاہری بناؤ سنگھار کو دیکھیں اور اس کے امیر ہو جائیں۔
- زندگی کی حقیقت روح کی حقیقت کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتی اور روح کی حقیقت نفس کی حقیقت سے شناسائی کا نا ہے۔
- جو انمرد وہ ہے جو:
- سب کو چھوڑ کر خدا کا ہو رہے۔
- جس کے دل پر خدا کی محبت دنیا کی محبت سے زیادہ غالب ہو۔
- جو جس سے رنجیدہ ہو اسے رنج نہ پہنچائے۔
- جو پیندہ اوپر پر واز کرتا ہے وہ اگرچہ آسمان تک نہیں پہنچ پاتا مگر جاں سے ضرور محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح
- خدا کا طالب اگر کمال کو نہ پہنچے تب بھی یہ طلب اسے دنیا کے اختلاط سے بچائے رکھے گی۔
- بھوک سے قبل کھانا مکروہ بھی ہے اور مذموم بھی۔
- علم کا مطالعہ کیا کرو اور وہ علم جو اپنے دل کے حالات جاننے کا ہے۔
- اگر کوئی شخص قرص لے اور دینے کی نیت نہ ہو تو وہ چور ہے۔
- اکثر تاخیر نکاح بھی زنا کا سبب بن جاتا ہے اور اس کا وبال والدین پر ہوتا ہے۔
- نیک عورت امور دنیا سے نہیں، اسباب آخرت سے ہے۔
- غصہ شمع انسانیت کو بجھا دیتا ہے۔
- جس طرح سائل سخی کی سخاوت کا محتاج ہوتا ہے۔ اسی طرح سخی کی سخاوت کو سائل کے حاضر ہونے کی
- احتیاج ہوتی ہے لہذا اگر سائل صابر و شاکر ہے تو سخی کی سخاوت خود اس کی تلاش میں مصروف ہو گی۔
- اور وہ جہاں بھی ہو گا اسے ڈھونڈ کر پہنچائے گی کیونکہ کریم کا صبر و توقف اس کا نقص ہے اور مفلس و
- نادار کا صبر و استقلال اس کا کمال ہے۔
- بلند آواز سے رونا بے صبری اور فتنہ مار کر ہنسنا سفاہت کی دلیل ہے۔
- بد خلقی نجاست باطنی کی دلیل ہے۔
- نماز میں حضور قلب کی تدبیر یہ ہے کہ الفاظ کے معانی پر خیال رکھے۔

○ دنیا اپنے آپ کو تیرا دوست ظاہر کرتی ہے اور بظاہر یوں دکھائی دیتی ہے کہ وہ تیری ہی ہو کر رہے گی اور کسی دوسرے کے پاس نہ جائے گی لیکن پھر چانگ تیری دشمن ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال اس بدکار عورت جیسی ہے کہ پہلے تو مردوں کے دل موہ لیتی ہے تاکہ وہ اس کے دامِ عشق میں گرفتار ہو جائیں اور پھر انہیں گھرنے مارنے مارنے لگتی ہے۔

○ جس شخص کے پاس نعمتِ دنیا کی فراوانی ہو۔ باغِ بلبل، کینریں اور نظامِ بکثرت ہوں۔ مرنے چاندی کے انبار ہوں۔ نزع کے وقت ان کی جہانِ کار بچ بھی اسے آنا ہی ہوگا۔

○ عمل کا اثر و طرح سے ہوتا ہے:

- ۱۔ ایک تو جو ہر دل کی پاکیزگی اور صفائی جو ترکِ گناہ سے حاصل ہوتی ہے۔
- ۲۔ ذکرِ الہی سے انس و محبت جو عبادت پر سدا قائم رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔



## حکیم بوعلی سینا نے کہا:

○

○ روح امرِ دبت ہے۔ یہ ایک مقررہ میعاد تک جسمِ انسان میں فروزاں رہتی ہے اور اسخراپنے کُل کے ساتھ بطور ایک جزو کے جاہلتی ہے۔

○ روحِ انسانی کو ذاتِ ربانی سے ایسی ہی نسبت ہے جیسی دھوپ کو سورج سے یا کوزہ کو آب سے جس طرح پانی کا کوزہ دریا نہیں ہو سکتا اسی طرح روحِ انسانی ذاتِ ربانی نہیں ہو سکتی۔

○ زندگی میں تین چیزیں نہایت سخت ہیں:

۱۔ خوفِ مرگ      ۲۔ ذلتِ مَرَم

۳۔ شدتِ مَرَم

○ زیادہ خوشحالی اور زیادہ بدحالی دونوں ہی برائی کی طرف لے جاتی ہیں۔

○ مباحثہ عقل کے لیے صیقل اور جاہل کے لیے تخمِ عداوت ہے۔

○ محبت کے لحاظ سے ہر باپ یعقوب اور ہر بیٹا یوسف ہے۔

○ جو شخص اپنے دوستوں کی ہر خطا پر عتاب کرے اس کے دشمن بہت ہوں گے۔

○ خواہشِ نفس تجھے طاثر فی النفس بناتی ہے۔ اس کو مٹا کر حقیقی آزادی کا لطف اٹھا۔

○ زاہد وہ ہے کہ جو:

دینا سے احتراز کرے۔

اپنی قسمت پر رفا مند رہے۔

مقدارِ عمل سے زیادہ بات نہ کہے۔

- اتنا کھاؤ جتنا مفہم کر سکو۔  
 ○ اتنا پڑھو جتنا جذب کر سکو۔  
 ○ مفاسد تو نگری مصائب افلاس سے بدرجہا شدید تر ہیں۔  
 ○ دل آزاری سب سے بڑی معصیت ہے۔  
 ○ غیر کے آگے دل کا بھید ظاہر کرنا اور دوست سے اس کا پھپھانا، نادانی ہے۔  
 ○ بغیر بھوک کے غذا نہ کھاؤ اور جب بھوک تیز ہو جائے تو بھوکے نہ رہو۔  
 ○ شیریں غذا بدن کو گرم کرتی ہے۔ اور نمکین غذا بدن کو خشک اور دبا کرتی ہے۔  
 ○ قلتِ عقل کا اندازہ کثرتِ کلام سے ہوتا ہے۔  
 ○ حقیقتی جو بصورتی کا سرچشمہ دل ہے۔ اگر یہ سیاہ ہو تو چمکتی آنکھیں بھی کچھ کام نہیں دیتیں۔  
 ○ جب آٹے دن تمہاری راتے بدلتی رہتی ہے تو پھر اپنی راتے کیوں بدلتے رہتے ہو۔  
 ○ خاموشی لغت گو کا حصہ ہے۔

○ پوچھا گیا:

”بھائی بہتر ہے یا ایار؟“

○ آپ نے جواب دیا:

”بھائی — اگر ایار ہو۔“

- بہترین قولِ ذکر، بہترین فعلِ عبادت اور بہترین خصلتِ علم ہے۔  
 ○ نظر اس وقت تک پاک ہے جب تک یہ اٹھائی نہ جائے۔  
 ○ ناقص عقل گناہ کے وقت محافظت نہیں کر سکتی۔  
 ○ اپنے سے بد صورت، بد شکل یا منطس یا بے ہنر آدمی کو دیکھ کر غمزہ کرو اور اسے حقارت سے نہ دیکھو۔  
 ○ بلکہ شکر کرو کہ خالق نے تمہیں اس سے اچھا بنایا۔ اور کیا معلوم کہ وہ خالق کے نزدیک اچھا ہو۔



## شاعر ابن کین نے کہا:

- زمانے کی گردش سے پریشان ہو کر بد مزاج اور بد خو ہونا اچھا نہیں۔
- آزاد منش لوگوں کی عیب جوئی کرنا اچھا نہیں۔
- جو شخص تجھ سے بدول ہو اس کی دلجوئی میں دیر کرنا اچھا نہیں۔
- پرانے دوستوں کو حرفوں سے یارانہ گا نٹھنے کے لیے پھوڑ دینا اچھا نہیں۔
- یہ جانتے ہوئے کہ بدی کتنی بڑی ہے، پھر بھی لکھنے بچنا اچھا نہیں۔





## فردوسی طوسی نے کہا:

- شیر کا بچہ یقیناً شیر ہی بنے گا۔ خواہ تربیت اس کی کہیں بھی ہو۔
- دریا کا جوش اور مرد کی جوانی یکساں اہمیت کی حامل ہے۔
- حق پر چلنے والے کا پاؤں شیطان کے سینے پر ہوتا ہے۔
- بادشاہوں سے کیا خوف، خوف تو بادشاہوں کے بادشاہ سے ہوتا ہے۔
- عشقِ حقیقی اسے کہتے ہیں جو جذبہ حقیقی کو بھڑکا دے۔



## علامہ عنایت اللہ المشرقی نے کہا:



- ہمارے قومی زوال کا سب سے بڑا سبب فرقہ بندی ہے اور اس روگ کا آخری اور قطعی مفرح خاموشی ہے، بحث، تکرار اور مناظرہ نہیں۔
- یہ دنیا دار العمل ہے یہاں صرف عمل کا صلہ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عقاید، لباس، رنگ اور نسل کو نہیں صرف اعمال کو دیکھتا ہے۔
- عمل کرو۔ میدان میں کٹ مرو مگر پیٹھ نہ دکھاؤ اور فرقہ بندی چھوڑ کر سیدھے پلائی ڈیوار بن جاؤ۔
- ترقی کارازنگا تار عمل اور تکرار عمل میں پوشیدہ ہے۔
- دنیا کی تمام تاریخ اصلاح و انقلاب میں جب کسی کسی قوم کا عروج ہوا فرد واحد کی بدولت ہوا۔ فرد واحد اپنے ہمیر کی آواز کا پابند ہے۔ نتائج کا انتظار اس کو مضرب رکھتا ہے اور اس کا ہر عمل منزل کی طرف ایک قدم ہے۔



## حکیم ابوعلی (عالمِ معقولات و ریاضی) نے کہا:

○

○ عقل مند کی صحبت اور حکیم کی نصیحت اگر چہ تھوڑی ہو لیکن اس کے فوائد بے شمار ہوتے ہیں۔  
○ گیارہ اشخاص کی دوستی کا آتی ہے اور وہ یہ ہیں:

- |                   |                |
|-------------------|----------------|
| ۱۔ فاضل           | ۲۔ طبیب        |
| ۳۔ صاحب ہنر و کسب | ۴۔ شاعر        |
| ۵۔ راست گو        | ۶۔ مخلص مالدار |
| ۷۔ نیک سیرت حاکم  | ۸۔ واعظ        |
| ۹۔ وفادار دوست    | ۱۰۔ عابد       |
|                   | ۱۱۔ صالح عورت  |

○ پچیس آدمیوں سے نفرت کرنا سود مند ہے اور وہ یہ ہیں:

- |              |                     |
|--------------|---------------------|
| ۱۔ ناشکر     | ۲۔ بد عمل           |
| ۳۔ مفتری     | ۴۔ دروغ گو          |
| ۵۔ فاسق      | ۶۔ بے ایمان         |
| ۷۔ غاصب      | ۸۔ منافق            |
| ۹۔ شرابی     | ۱۰۔ جہاری           |
| ۱۱۔ چور      | ۱۲۔ فتنہ پرور فسادی |
| ۱۳۔ نمک حرام | ۱۴۔ غصہ ور          |

- |            |                 |
|------------|-----------------|
| ۱۶۔ بے وفا | ۱۵۔ فریبی       |
| ۱۸۔ بے علم | ۱۷۔ شہوتی       |
| ۲۰۔ بے حیا | ۱۹۔ عالم بے عمل |
| ۲۲۔ حاسد   | ۲۱۔ بے شرم      |
| ۲۴۔ زور بچ | ۲۳۔ بخیل        |

۲۵۔ مکار، غدار



## حکیم ابو علی مجوسی نے کہا:



○ اپنی عقل سے امداد پانے والا کسی کی مدد کی حاجت نہیں رکھتا اور علم کی دولت رکھنے والا کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔

○ دوست تین قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ جانی

جو دوست کو جان سے عزیز رکھے۔

۲۔ نانی

جو صرف کھانے پینے کے لیے دوست بنے۔

۳۔ زبانی

جس کا دعویٰ دوستی صرف زبانی ہو، دل سے نہ ہو۔



## حضرت ابو حمزہ محمد بن ابراہیم بغدادی نے فرمایا:

○

- تم نے اس وقت حقوق کی ادائیگی کی جب تمہارے نفس نے تم سے سلامتی حاصل کر لی۔
- جب کسی کو اللہ تعالیٰ نے اپنا راستہ دکھانا ہونا ہے تو اس کے لیے راہِ مولا پر چلنا بہت آسان ہو جاتا ہے اور جو شخص خدا کا راستہ و لامل و واسطے سے اختیار کرنا چاہتا ہے وہ کبھی توجیح راستے پر آ جاتا ہے اور کبھی غلط راہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔
- فقر آدمی دوستی اس قدر دشوار ہے کہ سولے صدیقین کے ان کی دوستی کا کوئی دستل نہیں ہو سکتا۔
- فاقہ کشی کے عالم میں میں نہیں کہتا ہوں کہ :  
"یہ بھی منجانب اللہ ایک تحفہ ہے جس کو قبول کرنا مزوری ہے"
- اور جب یہ بات میرے علم میں آتی ہے کہ دنیا میں مجھ سے زیادہ فاقہ کشی پہ نہیں ہوئے تو میں خوشی فاقہ کشی برواشت کے اس کے ساتھ موافقت اختیار کرتا ہوں۔
- سچے صوفی کی شناخت یہ ہے کہ وہ :  
عزت کے بعد ذلت  
امارت کے بعد فقر اور  
شہرت کے بعد گناہی اختیار کرے۔  
جو اس کے رکن ہو وہ جھوٹا صوفی ہے۔

○

## حضرت ابو علی احمد بن محمد رودباری نے فرمایا:



- بُروں کی صحبت نیکوں کے لیے آفت ہے۔
- مرید وہ ہے جو خدا کی رضا پر راضی رہے۔
- جو ان مرد وہ ہے جو دونوں عالم میں خدا کے سوا کسی کا طالب نہ ہو۔
- در الہی کے علاوہ تمام در چھوڑ دینے کا نام تصوف ہے۔
- صوفی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ سو مرتبہ سے بھی زائد راندہ درگاہ کر دے لیکن وہ خدا سے اپنا رشتہ قائم رکھے۔
- خدا کے سوا کسی غیر سے خوفزدہ نہ ہونے کا نام بیم ہے اور کسی سے کوئی توقع نہ رکھنے کا نام رجا ہے۔
- جیہ قلب کے لیے ناصح ہوتا ہے
- اور
- خدا سے جیا کرنا تمام اچھائیوں سے بہتر اچھائی ہے۔



حضرت شیخ ابوالحسن علی محمد بن عبدالوہاب ثقفی نے فرمایا:

○

○ جو ادب سے ناواقف ہو اس سے ادب طلب کرنا اہل اور بے معنی ہے۔

○ جو شخص اعمال و افعال کی درستگی اور اتباع سنت کا خواہاں ہو اس کے لیے باطنی خلوص کا حصول بہت ضروری ہے۔

○ مردانِ حق کے لیے چار باتیں بچی ضروری ہیں:

۱۔ قول میں صداقت

۲۔ مؤدت میں صداقت

۳۔ امانت میں صداقت

۴۔ عمل میں صداقت

○ علم حیاتِ قلب ہے کیونکہ یہ جہالت کی تاریکیوں سے دور رکھتا ہے۔

○ علم آنکھ کا نور ہے کہ یہ تاریکیوں میں منور رہتا ہے۔

○ دین کو دنیا کے معاوضے میں فروخت نہ کر دو۔

○ ایک ایسا دور بھی آنے والا ہے جب مومنین، منافقین کی صحبت سے مسرور ہوں گے۔

○

## شخص ابو علی دقاق نے فرمایا:

- اگر کوئی ظاہری چیز کا مطالبہ کرے گا تو اس کا محاسبہ کیا جائے گا لیکن اگر کوئی غائبانہ کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ محاسبہ سے بچ جائے گا۔
- اللہ تعالیٰ کے ساتھ سوءِ ادب سے کام لینے والا بہت جلد کنفیجر کردار کو پسینا جاتا ہے۔
- بد نصیب ہے وہ شخص جو آخرت کو دنیا کے مقابلے میں فروخت کر دے۔
- ایاتِ نعبہ کو پیش نظر رکھنا عین شریعت ہے  
یعنی —
- ”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں“
- اور ایاتِ نستعین امرِ حقیقی ہے۔  
یعنی —
- ”ہم تجھ سے ہی اعانت طلب کرتے ہیں“
- شاہوں کی صحت سے بچو۔ کیونکہ ان کا مزاج بچوں جیسا ہوتا ہے اور دہدہ شیروں جیسا۔





## حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا:

○

○ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو کارخانہ حکمت بنایا ہے اور ہر شخص اپنی استعداد و کشف کے مطابق فیوض سے بہرہ ور ہوتا رہتا ہے۔

○ جب تک بندہ اعتقاد و ارادہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دوستی حاصل نہیں کر لیتا اور ماسوا اللہ سے بے نیاز نہیں ہو جاتا اس وقت تک نفس کے شر سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

○ خدا تعالیٰ نے جس قدر مخلوقات تخلیق فرمائی ہیں اسی قدر اپنی جانب آنے کی راہیں بھی بتائی ہیں اور ہر فرد اپنی استعداد کے مطابق کسی ایک راستے پر گامزن ہو کر خدا تعالیٰ تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔

○ خالق کے ساتھ زیادہ ہم نشینی اختیار کرتے ہوئے مخلوق سے رابطہ کم کر دو۔

○ سب سے بہتر وہ بندہ ہے جو:

دوسروں کو اپنے سے افضل تصور کرے۔

یہ سمجھ لے کہ خدا کی جانب بہت سی جانے والی راہوں میں سب سے بہتر اسی کی راہ ہے۔

○

## حضرت ابوالحسن ابراہیم شیبانی نے فرمایا:

○

○ اپنی ہستی سے آزادی کے لیے خلوص کے ساتھ عبادتِ الہی کی ضرورت ہے کیونکہ عبادت میں ثبات قدمی ماعوا اللہ سے نجات دیتی ہے۔

○ توکل بندے اور خدا کے مابین ایک ایسا راز ہے جس کو کبھی ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔

○ خائف رہنے والے قلب میں دو چیزیں باقی نہیں رہتیں:

۱۔ دنیا کی محبت

۲۔ شہوت

○ صرف زبانی اخلاص کا دعویٰ چھوڑنا چاہیے کیونکہ اپنی عبادت میں خلوص پیدا نہیں کر سکتا اس لیے اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے اور دنیا کی نگاہوں میں رسوا کر دیتا ہے۔

○ فنا و بقا کا علم موقوف ہے وحدانیت کے اخلاص و عبودیت پر اور اس کے علاوہ ہر شے غلط راستہ پر ڈال کر محدود و نذوق بنا دیتی ہے۔

○

## شاعر مشرق علامہ محمد اقبال نے کہا:

○

- فکرِ معیشت روح کی قاتل ہے۔
- دوسروں کے سہارے زندگی بسر کرنا قرآن کی رُو سے کافری ہے۔
- مصیبت کی طرح گمراہی بھی تنہا نہیں آتی۔
- عاشق پر موت حرام ہے۔
- مشرقی اقوام کو مغربی تہذیب پر تنقید کی ضرورت ہے اس کی تقلید کی نہیں۔
- قومیں فکر سے عروم ہو کر تباہ ہو جاتی ہیں۔

## مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا:

○

- انسانی انکا کمال یہ ہے کہ وہ خدا سے مشابہ ہو جائے۔
- زبان کی پکار مٹا لی جاسکتی ہے پیر اعمال کی صدا کبھی جواب لیے بغیر نہیں رہتی۔
- غلامی کے چاہے کیسے ہی حسین نام کیوں نہ رکھے جائیں، غلامی بہر حال غلامی ہے۔
- درخت سب بولتے ہیں لیکن ہر شخص کے نصیب میں یہ نہیں ہوتا کہ پھل بھی کھائے۔ پس نہایت مبارک ہے وہ لہو جو تخم پاشی کے بعد اپنے دامن میں اس کے پھل کو بھی دیکھے!

○

## قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے فرمایا:

○

آزادی کے بعد :

○ اس میں شک نہیں کہ افق پر تاریکیاں چھائی ہوئی ہیں۔ مصیبتوں کے بادل منڈلا رہے ہیں

مشکلات کے طوفان اٹ رہے ہیں لیکن میں آپ سے اپیل کروں گا کہ:

اپنے حوصلوں اور ہمتوں کو بلند کریں۔ کیا ہمارے حوصلے پست ہو گئے ہیں۔ کیا ہمارے دل  
بچھو گئے ہیں۔ نہیں، ہرگز نہیں!

○ تاریخِ اسلام شاندار روایات و واقعات کی حامل ہے۔ ہم اعلیٰ روایات رکھتے ہیں۔ ایسی روایات

جو ہمارے عزائم کو کبھی متزلزل نہیں ہوتے دیتیں۔ قوموں کی زندگی میں ایسے واقعات آکر تے

ہیں لیکن بہادر قومیں خندہ پیشانی اور جوالمزدی سے ایسے واقعات کا مقابلہ کرتی ہیں۔

○ ریکٹوں اور ہندوؤں کی طرف سے قتل و غارت، خونریزی اور لوٹ کھسوٹ کے واقعات کی

طرف اشارا کرتے ہوئے فرمایا:

میرے لیے یہ وقت ایسا نہیں کہ میں اس وحشت و بربریت، انسانیت کشی اور حیوانیت کی

ذمہ داری کا الزام کسی قوم پر لگاؤں۔ یہ مورخین کا کام ہوگا کہ وہ تاریخ میں بتائیں کہ ان واقعات و

حالات کا ارتکاب کر کے کس قوم نے اپنے آپ کو ذلیل بنا لیا ہے۔ دنیا کی مذہب اقوام خود فیصلہ

کر لیں گی کہ اس ذلت اور انسانیت کشی کی ذمہ دار کونسی قوم ہے۔

○ اسلامی حکومت کے تصور کا یہ امتیاز پیشین نظر رکھنا چاہیے کہ اس میں اطاعت اور وفا کیشی کا

مرجع خدا کی ذات ہے جس کے لیے تمہیں کامرکز قرآن مجید کے احکام اور اصول ہیں۔

○ کفایت شعاری ایک قومی خدمت ہے۔  
○ مشین بھی اس وقت تک ٹھیک کام نہیں کرتی جب تک کہ کارگیروں کی پوری ہمدردی اور اشتراک عمل نہ ہو۔

○ جمہوریت کا مطلب یہ ہے کہ اکثریت قانون بناتی اور اسے نافذ کرتی ہے۔  
○ اشتراکیت، بالشویک یا دیگر اسی قسم کے سیاسی یا معاشی مسدک ذراصل اسلام اور اس کے نظام سیاست کی غیر مکمل اور بھونڈی نقلیں ہیں۔

○ بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے، ہم سب مملکت کے ملازم و خادما ہیں۔  
○ علم تلوار سے بھی زیادہ طاقت ور ہے اس لیے علم کا اپنے ملک میں اضافہ کریں۔ کوئی آپ کو شکست نہیں دے سکتا۔

○ مسلمان کے لیے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نجات نہیں ہو سکتا کہ صداقت کی خاطر شہادت کی موت مر جٹے۔

○ سیاست کو مذہب سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔  
○ مذہب قومیں کبھی انسانیت اور اخلاق کے بادلے کو تار تار کر کے حیوانیت میں تبدیل نہیں ہوا کرتیں۔

○ جمہوریت کے لیے مساوات اور اخوت کی ضرورت ہے۔  
○ کردار  
○ اخلاق  
○ جرأت اور  
○ استدلال:

○ یہ چار ستون ہیں جن پر انسانی زندگی کی ساری عمارت کھڑی ہے۔  
○ ہر قسم کی احتیاج کو پورا اور ہر طرح کے خوف کو دور کرنا ہی ہمارا مقصد نہیں ہونا چاہیے بلکہ وہ آزادی، وہ اخوت، وہ مساوات بھی حاصل کرنا چاہیے جس کی تعلیم اسلام نے ہمیں دی ہے۔

○ کسی بھی انسان کے پاس کیا جواز ہے کہ وہ عوام الناس کے لیے انصاف اور رواداری اور دیانندازی کے اعلیٰ معیار پر مبنی جمہوریت، مساوات اور آزادی سے گھبرائے۔

○ قدرت حالات کے مطابق ایسا آدمی پیدا کر دیا کرتی ہے جس کی وقت اور حالات کو ضرورت

ہوتی ہے۔

○ میں آپ کو مصروفِ عمل ہونے کی تاکید کرتا ہوں:

کام

کام

کام!

○

ایمانے افروز واقعات

اقوال

اور۔

ارشادات

○

نکاح میں مہر.....



فاتح خیبر حضرت علیؓ سے کسی نے نکاح کے بارے میں پوچھا۔  
آپ نے فرمایا:

”لزوم مہر نکاح میں نہرکا ہونا لازم ہے۔“

سائل نے سوال کیا: ”پھر کیا؟“

آپ نے فرمایا:

”سروِ شتر — ایک ماہ کی خوشی۔“

سائل نے پوچھا: ”پھر کیا؟“

”غموادہر — یعنی عمر بھر کے غم۔“ آپ نے جواب دیا۔

سائل نے پوچھا: ”پھر کیا؟“

آپ نے فرمایا:

”کسورِ ظہر — اس کے بعد کمر ٹوٹ کر رہ جاتی ہے۔“

سائل نے آخری بار پوچھا: ”پھر کیا؟“

آپ نے جواب دیا:

”نزولِ قبر — قبر میں اتر جانا۔“





## دنیا کی بیوفائی



○ حضرت عیسیٰؑ نے حالتِ کشف میں دنیا کو (مجموعاً حالت میں یعنی) ایک بڑھیا کے روپ میں دیکھا۔

اور اس سے پوچھا:

”کتنے خصم کر چکی ہو؟“

وہ بولی: ”بے شمار۔ لا تعداد دوسرے شمار سے عقد باندھ چکی ہوں۔“

آپ نے سوال کیا:

”وہ سب مر گئے یا انہوں نے تجھے طلاق دی۔“

وہ بولی: ”نہیں (یعنی نہ وہ مرے نہ مجھے طلاق دی بلکہ) میں نے ان سب کو ہلاک کر ڈالا۔“

آپ نے فرمایا:

(خبر وہ تو تیرے ہاتھوں ہلاک ہو ہی چکی لیکن) تعجب ہے ان دوسرے احمقوں پر کہ جو دیکھتے ہیں

کہ تو دوسروں سے کیا سلوک کر رہی ہے اور پھر بھی تیری طرف راغب ہو جاتے ہیں اور عبرت حاصل نہیں کرتے۔ اللہ ہمیں دنیا کے جادو سے محفوظ رکھے۔“



## نصیحت



○ حضرت ابو بکرؓ نے جب حضرت عمرؓ کو خلافت کے لیے نامزد فرمایا تو ان کو بلا کہ مندرجہ ذیل

نصیحت فرمائی:

”میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں۔ اگر اس کو یاد رکھو گے تو موت سے زیادہ تم کو کوئی چیز محبوب نہ ہوگی اور وہ لانا اتنی ہے اور اگر تم اس کو بھلا دو گے تو موت سے زیادہ کوئی چیز تمہارے نزدیک بغور نہیں نہ ہوگی۔ حالانکہ تم اس سے کسی طرح بچ نہیں سکتے۔“

تم پر اللہ کے حق رات میں ہیں جن کو وہ دن میں قبول نہیں کرے گا جب تک تم فرائض ادا نہیں کرو گے۔

ہلکی میزان دراصل ان لوگوں کی ہے جن کی میزان قیامت کے دن اس وجہ سے ہلکی ہوگی کہ انہوں نے

دنیا میں باطل کی پیروی کی جو بھاری اور بے وزن ہے اور جس میزان میں باطل رکھا گیا ہے اس کے لیے یہی زیبا ہے کہ وہ ہلکی ہو۔

اور بھاری میزان دراصل ان لوگوں کی ہے جو قیامت کے دن اس وجہ سے بھاری ہوگی کہ انہوں نے دنیا میں حق کی پیروی کی۔ جو بھاری ہے اور جس میزان میں صرف حق رکھا گیا ہے اس کے لیے یہی زیبا ہے کہ وہ بھاری رہے

اگر تم نے میری نصیحت یاد رکھی تو موت سے زیادہ تم کو کوئی محبوب نہ ہوگا اور وہ بہر حال تم کے رہے گی اور اگر تم نے یہ نصیحت بھلا دی تو کوئی غائب تم کو موت سے زیادہ بغرض نہ ہوگا اور تم اس سے بھاگ نہ سکو گے۔



## شومندگی



○ ایک انصاری کامنہ بولا بھائی تقفی جہاد میں گیا ہوا تھا اور اسے گھری نگرانی کے لیے چھوڑ گیا تھا۔ ایک دن وہ انصاری بازار سے سودا غیرہ خرید کر لایا۔ تقفی کی بیوی نے سودا لینے کے لیے پردے سے اپنا ہاتھ باہر نکالا تو انصاری نے بلا ارادہ اسے چوم لیا۔ اپنے اس فعل پر وہ اس قدر شرمندہ ہوا کہ پہاڑوں میں جا کر رونے پھیننے اور استغفار کرنے لگا۔ آخر اسے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدمتِ اقدس میں معافی مانگنے کے لیے لایا گیا۔ اللہ نے اس انصاری کی توبہ قبول کر لی اور آپ نے بھی اسے معاف فرما دیا۔



## فیصلہ



دو بیٹے دو باہم سفر کر رہے تھے۔ ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اور دوسرے کے پاس تین سو پیر کے وقت وہ ایک درخت کے ماتھے تلے کانا کھانے بیٹھے ہی تھے کہ ایک اور مسافر آ گیا انہوں نے اسے بھی کھانے میں شریک کر لیا۔

جب تینوں کھانا کھا چکے تو نئے نئے والے مسافر نے ان کو ۸ درہم دیے کہ یہ تم اس روٹی کی قیمت کے بدلے میں آپس میں تقسیم کر لو۔

درہم دے کر مہاجر چلا گیا تو ان دونوں نے جھگڑنا شروع کر دیا۔ جس کی پانچ روٹیاں تھیں وہ تین روٹیوں والے کو تین درہم دے رہا تھا مگر وہ چار درہم مانگ رہا تھا۔ اس پر دونوں نے ارادہ کیا کہ حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے فیصلہ کر دیا جائے۔

حضرت علیؑ نے پوری بات سننے کے بعد تین روٹیوں والے کو دس روٹیاں کہا:

”جو تم کو دیا جاتا ہے وہ لے لو۔“

لیکن وہ نہ مانا۔ اس پر حضرت علیؑ نے پوچھا:

”کیا تم تینوں نے برابر روٹی کھائی؟“

ان دونوں نے اقرار کیا تو حضرت علیؑ نے فرمایا:

”کل آٹھ روٹیوں کے چوبیس ٹکڑے بنتے ہیں۔ تین روٹیوں والے کے نو اور پانچ روٹیوں والے کے پندرہ۔ تین روٹیوں والے نے اپنی تین روٹیوں میں سے آٹھ ٹکڑے تو خود کھالیے صرف ایک ٹکڑا مسافر نے کھایا۔ اس حساب سے جو رقم بنتی ہے وہ تین روٹیوں والے کو دی جائے اور باقی ساری رقم پانچ روٹیوں والے کو دے دی جائے کیونکہ اس کے سات ٹکڑے مسافر نے کھائے۔ یہ سن کر تین روٹیوں والا بڑا سٹپٹا یا لیکن حضرت علیؑ نے جو فیصلہ کر دیا تھا وہ اسے ماننا ہی پڑا۔“



## کفن



○ وفات سے کچھ دیر قبل حضرت ابو بکر صدیقؓ نے وصیت فرمائی کہ:

”میری زمین فروخت کر کے وہ روپیہ ادا کر دیا جائے جو میں نے زمانہ خلافت میں وظیفہ خلافت کی صورت میں وصول کیا ہے۔“

چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی گئی۔

پھر اپنے کفن کے بارے میں فرمایا:

”بڑے بکڑا اس وقت میرے بدن پر ہے اسی کو دھو کر اس میں مجھے کفن دے دینا۔“

حضرت عائشہؓ نے فرمایا:

"اباجان! یہ تو پرانا ہے۔"

آپ نے جواب دیا:

"میرے لیے یہ پھٹا پرانا ہی کافی ہے۔"



## حکومت کے عناصرِ ترکیبی



ابوجعفر منصور عباسی کہتا ہے:

"حکومت کے عناصرِ ترکیبی میں چار عناصر نہایت اہم ہیں۔ ان کا انتخاب نہایت غور اور احتیاط سے کرنا چاہیے:

- ۱۔ رفاہی جو نہایت بے باک اور نڈر ہو۔ جو دنیا کی کسی طاقت سے مرعوب نہ ہو سکے۔
- ۲۔ پولیس افسر جو کمزور کی حمایت اور طاقتور کے بل نکال دینے کی قوت رکھتا ہو۔
- ۳۔ افسرِ خراج جو نہایت دیاندار ہو۔ ظلم و جور سے جس کو طبعی نفرت ہو۔
- ۴۔ افسرِ ڈاک جو صحیح حالات سے بے کم و کاست مطلع کرے اور اپنی طرف سے کوئی کٹربوت نہ کرے۔



## عظمتِ علم



○ خلیفہ ہارون الرشید عباسی کے عہد کے ایک نابینا عالم نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ: ایک بار میں نے ہارون الرشید کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ کھانے سے قبل اور بعد میں کسی نے میرے ہاتھ دھلوائے لیکن مجھے معلوم نہ ہوا کہ کس نے میرے ہاتھ دھلوائے ہیں۔ پھر ہارون الرشید نے مجھ سے کہا:

"اے معاویہ! کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کس نے دھلوائے تھے۔"

”نہیں امیر المؤمنین“

اس پر خلیفہ نے کہا:

”میں نے ہی آپ کے ہاتھ دھوائے تھے“

میں نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا:

”اے امیر المؤمنین! یہ کیوں؟“

خلیفہ نے جواب دیا:

”علم کی بزرگی اور عظمت کی خاطر“



### فراستے عمر رضی



○ حضرت عمرؓ کے عہد میں ایک نوجوان کی لاش پڑی پانی گئی۔ قاتل کا کچھ پتہ نہ چلا۔ پھر نو ماہ کے بعد اسی لاش والی جگہ پر ایک نوزائیدہ بچہ پڑا ملا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

”اب قاتل کا سراغ مل جائے گا“

چنانچہ وہ نوزائیدہ بچہ ایک دایہ کے سپرد کیا گیا اور اسے ہدایت کی گئی کہ جو کوئی بچے کو دیکھے آئے اس کا پتہ رکھے۔

چنانچہ اس دایہ کے ذریعے پتہ چلا کہ شروع میں جس نوجوان کی لاش ملی تھی اسے ایک پاک بیٹا انصاری لڑکی نے قتل کیا تھا جس سے مقتول نے زبردستی منہ کالا کیا تھا۔ پھر اس کے اس فعل کے نتیجے میں جو بچہ پیدا ہوا اسے اس انصاریہ نے قتل نہ کیا بلکہ شرمندگی مٹانے کی غرض سے مقتول والی جگہ پر ہی جا کر ڈال دیا۔

حضرت عمرؓ نے اس غیرت مند لڑکی کو بے قصور قرار دیا اور اسے کوئی سزا نہ دی۔



### علم کا دریا علیؓ



○ حضرت علیؓ منبر پر فرمایا کرتے کہ پوچھو جو پوچھنا چاہتے ہو۔ ایک شخص اس ٹوہ میں تھا کہ ایک سوال

حساب کا اس وقت لپچھوں گا جب وقت کم ہو اور جواب دینے میں حضرت ماجاب ہو جائیں۔  
 آپ مسجد سے نکلے۔ گھوڑے کو کھولا۔ سوار ہونے کو ایک پاؤں ڈکاب میں رکھا کہ سائل نے لگام  
 تھام لیا اور کہا: "اے علی! میرا ایک سوال ہے۔"

فرمایا: "کو؟"

سائل نے کہا: "مجھے وہ عدد بتائیے جس میں نصف بھی نکل سکے، تہائی بھی، چوتھائی بھی، پانچواں  
 حصہ بھی، چھٹا حصہ بھی، ساتواں، آٹھواں، نواں اور دسواں حصہ بھی اور پھر کسر بھی لازم آئے  
 یعنی دو تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو اور دس پر تقسیم ہو سکے اور باقی بھی کچھ نہ بچے۔"

آپ نے فرمایا:

"ہفتہ کے دنوں کو سال کے دنوں سے ضرب دے دو۔ وہ عدد معلوم ہو جائے گا۔"

ہفتہ کے دن : ۷      سال کے دن : ۳۶۰

۷ × ۳۶۰ : ۲۵۲۰

نصف : ۱۲۶۰      تہائی : ۸۴۰      چوتھائی : ۶۳۰      پانچواں حصہ : ۵۴۰  
 چھٹا : ۴۲۰      ساتواں : ۳۶۰      آٹھواں : ۳۱۵      نواں : ۲۸۰      دسواں : ۲۵۲



## انصاف



○ حضرت عمرو بن العاص معر کے گورنر تھے۔ ان کے بیٹے محمد نے ایک معری کو بے پناہ کوڑے مارے  
 تھک گیا تو معری سے کہا: "یہ لے میں ایک بڑے باپ کا بیٹا ہوں۔" پھر کوڑا پھینکا اور چلا گیا۔  
 عمرو بن العاص نے معری کی داد رسی کرنے کے بجائے بیٹے کی جھوٹی شکایت پر اسے بندی خانے  
 میں ڈال دیا۔

معری جب کچھ عرصے کے بعد رہا ہوا تو سیدہ ہامدینہ نے پینچا اور جو ظلم اس پر ڈھایا گیا تھا اس کی  
 شکایت حضرت عمر سے کر دی۔ حضرت عمر نے معری کو اپنے پاس روک لیا اور عمرو بن العاص اور ان کے  
 بیٹے کو معر سے بلوایا۔

دونوں مجلسِ قضا میں حاضر ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت عمر نے معری کو بلوایا اور اس کے ہاتھ

میں کوڑا دے کر فرمایا:

”لے اور اس سے اس بڑے باپ کے بیٹے کی خبر لے۔“

مصری نے عمرو بن العاص کے بیٹے کو اس قدر مارا کہ اسے ہولناک کر دیا اور اس دوران حضرت عمرؓ برابر فرماتے رہے:

”ہاں ہاں مار۔ مار اس بڑے باپ کے بیٹے کو۔“

جب مصری تھک گیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا:

”ایک کوڑا عمرو بن العاص کے سر پر بھی رسید کر کیونکہ اسی کی شہ پر اس کے پروردار نے تجھے کوڑے مارنے کی جرأت کی تھی۔“

عمرو بن العاص نے عرض کیا:

”اے امیر المومنین! بے شک انصاف کا حق ادا ہو گیا۔“

مصری نے بھی یہی کہا:

”اے امیر المومنین! میرے ساتھ جس نے زیادتی کی تھی میں اس سے بدلہ لے چکا ہوں۔ اب کسی اور سے بدلہ لینے کا خواہش مند نہیں ہوں۔“

حضرت عمرؓ نے فرمایا:

”یہ تجھے اختیار ہے ورنہ اگر تو ان کو بھی مارتا تو میں تیرے اور ان کے درمیان حائل ہونے والا نہیں تھا۔ یہاں تک کہ خود تو ان کو چھوڑ دیتا۔“

اس کے بعد عمرو بن العاص کی طرف نہایت غضب ناک انداز میں دیکھتے ہوئے فرمایا:

”عمرو! تم نے لوگوں کو غلام کب سے بنایا۔ حالانکہ ان کی ماؤں نے ان کو آزاد جنا تھا۔“



## شیطانے کا خوف



○ حضرت معاویہؓ آرام کر رہے تھے کہ کسی نے آواز دی: معاویہ اٹھ! فجر کا وقت ہو گیا ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز ادا کر۔“

حضرت معاویہؓ اٹھے۔ چاروں طرف دیکھا مگر جگہ نے اور وعظ سننے والا نظر نہ آیا۔ تب انہوں نے

پکار کر کہا:

’میاں! تم کون ہو جس نے مجھے آواز دے کر جگایا ہے؟‘  
جواب آیا: حضرت! میں شیطان ہوں۔

آپ حیران ہو کر بولے:

’شیطان کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے جگانا بڑے تعجب کی بات ہے۔ پہلے تم یہ کہو کہ اس سے تمہارا مقصد کیا ہے؟‘

آواز آئی: ’حضرت! آپ پچھلے ہفتے میں ایک دن جماعت سے رہ گئے تھے۔ اس غم میں آپ اتنا روٹے تھے کہ میں نے رحمت کے فرشتوں سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس گریہ و زاری کو قبول فرما کر آپ کو ستر جماعتوں کا ثواب عطا فرمادیا ہے۔ تو بسے معافیاً آج آپ سو رہے تھے۔ مجھے خوف ہوا کہ اگر آج بھی آپ کی نماز جماعت سے رہ گئی اور آپ نے پھر رونا شروع کر دیا تو ایسا نہ ہو کہ خدا آج پھر آپ کو ستر جماعتوں کا ثواب دیدے۔ اس لیے اٹھے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کیجیے تاکہ آپ کو ایک ہی جماعت کا ثواب ملے!‘



اُستادِ اکبر



○ اکبر الہ آبادی کی شہرت کے بعد کئی لوگوں نے ان کی شاگردی کا دعویٰ کرنا شروع کر دیا۔ مگر ایک مولوی صاحب دور کی کورٹی لائے اور خود کو اکبر کا استاد کہنا شروع کر دیا۔  
اکبر نے سنا تو کہنے لگے:

’ہاں۔ مولوی صاحب سچ کہتے ہیں۔ بچپن میں وہ مجھے علم سکھاتے تھے اور میں انہیں عقلِ مگردوںوں ناماً رہے۔ نہ مجھے علم آیا اور نہ مولوی صاحب کو عقل۔‘



خدا اور رسولؐ کیلئے محبت



○ ابو ادريس خولانی فرماتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو میری نگاہ ایک شخص پر پڑی



جس کے دانت بے حد خوبصورت اور چمکدار تھے۔ لوگ اس کے ارد گرد بیٹھتے تھے۔ جب ان میں کسی بات پر اختلاف ہوتا تو اس کی طرف رجوع کرتے۔

میں نے دریافت کیا تو بتایا گیا کہ وہ حضرت معاذ بن جبلؓ ہیں اور صحابی رسولؐ ہیں۔ اگلے دن میں سویرے ہی مسجد میں جا پہنچا۔ وہ فجر سے بھی پہلے مسجد میں آچکے تھے اور نماز پڑھ رہے تھے میں انتظار کرنے لگا یہاں تک کہ انہوں نے اپنی نماز ختم کر لی۔ پھر میں ان کے سامنے سے ان کے پاس آیا۔ سلام کیا اور کہا:

”خدا کی قسم! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔“

انہوں نے فرمایا:

”کیا خدا کے لیے؟“

میں نے جواب دیا:

”جی ہاں۔ خدا کے لیے۔“

اس پر انہوں نے میری چادر کا کونہ اپنی جانب کھینچے ہوئے کہا:

”خوش خبری حاصل کر دو بے شک میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ میرے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور میرے لیے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور میرے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میرے لیے مال خرچ کرتے ہیں ان سے محبت کرنا میرے لیے واجب ہے۔“



حضرت وسنہ نے فرمایا:

○ ”گناہ مکروہ رکھنا بہتر ہے اس بہت سی عبادت سے جس میں دل گناہ کی طرف رغبت رکھتا ہو۔“



عدل عمرؓ



○ ایک بار حضرت عبداللہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ عراق کی کسی مہم میں شریک تھے وہاں سے فارغ ہو کر

بصرہ لوٹے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ وہاں کے حاکم تھے۔ انہوں نے نہایت گرجوشی سے اور خلوص  
 قلب سے دونوں صاحبان کا استقبال کیا۔ اور ان سے کہا:  
 ”اگر مجھ سے آپ کو کوئی فائدہ پہنچ سکے تو میں حاضر ہوں۔ میرے پاس مدقے کا تھوڑا سا مال ہے  
 اور میں اسے امیر المؤمنینؓ کی خدمت میں بھیجنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ لوگ اسے لے جائیں اور دورانِ سفر  
 اس سے تجارت کریں تو جو نفع ہو وہ آپ لے لیں اور اصل مال بارگاہِ خلافت میں پہنچادیں۔  
 یہ کہہ کر روپیہ ان کے حوالے کر دیا اور حضرت عمرؓ کو اس کی اطلاع دے دی۔  
 ان دونوں نے اس مال سے راستے میں تجارت کی اور مدینہ پہنچ کر اصل مال حضرت عمرؓ کی خدمت میں  
 پیش کر دیا۔

آپ نے فرمایا:

”کیا ابو موسیٰؓ نے فوج کے تمام سپاہیوں کے ساتھ ہی طرزِ عمل رکھا ہے؟“

حضرت ابن عمرؓ نے کہا:

”کسی اور سپاہی کے ساتھ نہیں۔“

آپ نے فرمایا:

”خوف میرا لڑکا سمجھ کر تمہارے ساتھ رعایت کی ہے تو میں اور تفریق اور امتیاز کو قائم رکھنا مناسب  
 نہیں سمجھتا۔ اس لیے تم اصل اور منافع دونوں بیت المال میں داخل کر دو۔“



○ میری زبان درندہ ہے۔ اگر کھلا چھوڑ دوں تو مجھے چٹ کر جائے۔  
 : حضرت طاؤسؓ



**محمد بن سیرین نے کہا:**



○ اگر گناہ میں بو ہوتی تو کوئی شخص میرے پاس نہ بیٹھ سکتا۔  
 فقیہ کو چاہیے کہ اس کے ہاتھ ایک سقیہ (بیوتون۔ نادان۔ الحق) بھی ہو جو سقاہت (بے وقوفی)۔

کینڈین کرے۔

## غیرتِ عبدِ اشیدہ

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد کا واقعہ ہے۔  
 ایک بڑی اشیدہ بنتِ راشد جنگل میں بکریاں چرا رہی تھی۔ چادر چہرے پر نہیں تھی۔ اس کے پاس سے  
 حمل بن مالک ہذلی کا گزر ہوا۔ وہ اشیدہ کو دیکھ کر دم بخود رہ گیا۔ خوبصورت اشیدہ اس کے دل و  
 دماغ پر قابض ہو گئی۔ حمل نے اپنی اونٹنی بھٹائی اور بد نیتی سے اشیدہ کی طرف بڑھا۔ اشیدہ نے  
 اسے روکتے ہوئے کہا:

اے حمل! تحمل سے کام لو۔ میں شریف خاندان کی بڑی ہوں اور تم بھی شریف زادے ہو۔ میرے  
 والد سے درخواست کرو۔ وہ راضی ہو جائیں گے اور تم کو مجھ سے بیاہ دیں گے۔

اس بات کا حمل پر کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ دوبارہ اشیدہ پر حملہ آور ہوا اور دونوں بار اشیدہ نے اسے  
 پٹخا۔ بٹسری بار اشیدہ نے اسے گرا کر ایک پتھر اس کے سر پر دے مارا جس سے وہ بے ہوش  
 ہو گیا۔ اشیدہ بکریاں لے کر گھر کو لوٹ گئی۔

حمل کے قبیلے کے چند سوار ادبھ سے گزرے تو حمل کو ہوش میں لاکر اس سے مارا احوال پوچھا۔ حمل  
 نے اصل واقعہ نہ بتایا۔ صرف یہ کہا کہ اونٹنی سے گر پڑا تھا جس کی وجہ سے چوٹ لگ گئی۔ قبیلے والے  
 اسے اٹھا کر گھر لے گئے۔

حمل کو چوٹ شدید لگی تھی اس لیے پختہ سکا۔ مرنے سے پہلے اس نے اپنے گھروالوں کو بتایا کہ اشیدہ  
 کے گھرانے کے سوا کسی سے میرے خون کا بدلہ نہ لیا جائے۔

چنانچہ مقتول کے قبیلہ ہذلی کے لوگ بارگاہِ نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:  
 ”ہم حمل کی موت کا بدلہ ظالم سے لینا چاہتے ہیں۔“

ظالم، راشد ہی کا نام تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام بدل کر راشد رکھا تھا۔  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راشد کو طلب کیا اور فرمایا:  
 ”ہذلی تم پر خون کے دعویدار ہیں۔“

راشد نے عرض کیا: 'یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے تو حمل کو قتل نہیں کیا' وہ لوگ بولے: 'تم نے نہیں تو تمہاری بیٹی اشیہ نے یہ قتل کیا ہوگا' راشد نے کہا: 'مجھے خبر نہیں'۔

یہ کہہ کر راشد گھر گئے اور اشیہ سے پوچھا۔ اس نے جواب دیا: 'کیا کوئی عورت کسی مرد کو پونہی قتل کر سکتی ہے؟'

اس کے بعد وہ خود بارگاہِ نبویؐ میں حاضر ہوئی اور تمام واردات بیان کی ربیہ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر اسے دعا دی اور فرمایا:

"اللہ تمہاری غیرت و حمیت میں برکت دے۔"

آپ نے حمل کا خون اسے معاف فرمادیا۔



○ بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
افعال عورت دین کے لیے اچھی مددگار ہے۔



شاعر احمد کاشانی نے فرمایا:



○ تیرے لیے اسبابِ جہنم تیرے ہی ہاتھ پاؤں، آنکھ، دل اور خصوصاً زبان ہے۔



انگور کا خوشہ



○ حضرت بایزید بسطامی ایک شب عبادت میں مشغول تھے لیکن سچا ذوق پیدا نہیں ہو پارہا تھا۔ پریشان ہو کر خادم سے فرمایا:

"دیکھو گھر میں کیا چیز موجود ہے؟"

خادم نے انکو رکا ایک خوشہ پیش کرتے ہوئے عرض کی:  
 'صنور! اس کے سوا گھر میں کوئی شے موجود نہیں!'

آپ نے فرمایا:

یہ کسی کو دے دو۔ کیونکہ ہمارا گھر میوہ فروش کی دکان نہیں ہے۔  
 اس کے بعد آپ کو اطمینان قلب نصیب ہوا اور آپ عبادت الہی میں مشغول ہوئے۔



## حج کا ذوق



○ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنتِ خطبے کی حالت میں بھی حج کو قضا نہیں کرتے تھے۔ جب  
 حجاج بن یوسف اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے درمیان جنگ شروع ہوئی اور مکہ حاصرے  
 میں آ گیا تو انہوں نے اس حالت میں بھی سفرِ حج کرنا چاہا۔

صاحبزادے نے روکا تو فرمایا:

"ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمونہ موجود ہے۔ آپ حج کے لیے چلے تو کفاً  
 نے روک دیا۔ اگر مجھے بھی روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو میرے رسول نے کیا۔"



## حسابِ محشر



○ ایک صحابیؓ اللہ کے جیب، ادبی برحق، بنی اسرار الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس  
 میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "میرے دو غلام ہیں جو نہایت خائن، کذاب اور نافرمان ہیں۔ میں  
 ان کے جرائم پر نہ صرف انہیں برا بھلا کہتا ہوں بلکہ سزا بھی دیتا ہوں۔ اس معاملے میں میرا انجام  
 کیا ہوگا؟"

آپ نے فرمایا:

"ان کی خیانت، کذب اور نافرمانی کا حساب ہوگا۔ اگر تمہاری سزا ان کے جرائم سے زیادہ ہوگی تو

تم سے بدلہ لیا جائے گا۔  
 یہ سن کر وہ رونے اور پٹینے لگے اور کہا:  
 "اس سے تو بہتر یہی ہے کہ میں ان کو اپنے آپ سے جدا کر دوں۔ آپ گواہ رہیے گا کہ آج سے  
 وہ دونوں آزاد ہیں!"

## اسلام میں وسعتِ قلب

۷) ہارون الرشید کے زمانہ خلافت میں مصر کے گورنر عامر بن عمر نے جب عیاشیوں کو گرجے بنانے  
 کی عام اجازت دینا چاہی تو آپ نے لیت بن سعد اور عبید اللہ بن لہیعہ جیسے بزرگوں سے مشورہ  
 لیا۔ ان بزرگوں نے اتفاق کیا اور استدلال یہ پیش کیا کہ مصر کے تمام گرجے صحابہؓ اور تابعین  
 ہی کے زمانے کے بنے ہوئے ہیں۔

۸) ایک روز کسی بوڑھے یہودی کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھا تو بیت المال سے اس کا وظیفہ مقرر کر  
 دیا اور جزیہ کی رقم بھی معاف کر دی!

فرمایا ثنا لولاکی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے:

○

- ریاکار کو جھوڑو کہ اس میں ضمیر کم ہے۔
- رحم کرے اللہ میرے ان امتیہوں پر جو مجھے دیکھے بغیر عجب پر ایمان لائے
- اللہ نے سستی اور بے ہمتی کا دصل (جوٹھا) کیا اور ان (دونوں کے ملاپ سے) فاقہ پیدا ہوا۔
- میری امت کی عورتوں کے لیے کاتنا اچھا عمل ہے۔
- عورتوں کی بہتر نماز گھروں کے اندر ہے۔
- دنیا کا اچھا سامان نیک عورت ہے۔

○

عباسی سے بادشاہ ہارون الرشید نے کہا:

○

- تمہارا دنیا کی بادشاہت پیسے کے ایک گھونٹ کی قیمت اور ایک قطرہ پیشاب بند ہونے کی دو انہیں ہو سکتی۔

○

## حضرت شیخ ابوالعباس <sup>رح</sup> قصاب نے فرمایا:

- اللہ تعالیٰ قنابقا اور نور و ظلمت ہر شے سے برابر ہے۔
- قربِ الہی میں رہنے والے بندے مخلوق سے دور رہتے ہیں اور مخلوق کو ان کے احوال کا پتہ نہیں چلتا۔
- بندوں میں سب سے خوش نصیب وہ بندہ ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے کرم سے اس کی ہستی پر اسے آگاہ فرمادے۔
- اہل دنیا کی محبت سے زیادہ ثواب اس چیز میں ہے کہ بھوک سے ایک لقمہ کم کھایا جائے۔
- اہل دنیا جن چیزوں کو عزت و توقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں، عقبی میں ان چیزوں کی حیثیت ذرہ برابر بھی نہیں۔

## حضرت امام مالک <sup>رح</sup> نے فرمایا:

- علم کثرتِ روایات سے نہیں۔ وہ تو ایک نور ہے جو اللہ تعالیٰ دل میں رکھ دیتا ہے۔

○ ”باپ رب ہے،

اولاد عم،

بھائی اور چچا جال،

خالو و بال اور

قربت دار بچھو۔“

:(الکندکے)

- میں نے تیس ابدال کی صحبت اٹھائی۔ سب نے یہ کہا کہ خلق کی صحبت سے بچو۔ کم کھاؤ اور کم بولو۔

:(فتح موصیٰ)



حضرت قطب الدین اویان ابو اسحاق ابراہیم بن شہریار گازرونی  
نے فرمایا:



- دنیاوی بادشاہوں سے مخالفت یا بغاوت کرنے والے کا مال و اسباب ضبط کر لیا جاتا ہے اور بزرگوں کی مخالفت کرنے والے کا اللہ تعالیٰ دین تباہ کر دیتا ہے۔
- دنیا کی تمام اشیاء کو چھوڑ کر خدا کی جانب رجوع رہو کیونکہ دین و دنیا میں اس کی اطاعت کے بغیر چارہ نہیں۔
- شہوانی جذبات پر غلبہ نہ پانے والوں کے لیے نکاح کو ناہت ضروری ہے تاکہ فتنہ شہوت سے محفوظ رہ سکیں۔



حضرت ابونصر سراج نے فرمایا:



- سینہ عشاق میں ایک ایسی آگ شعلہ لگن رہتی ہے کہ اپنے شعلوں کی پیٹ میں خدا کے سوا ہر شے کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے
- اہل ادب کی تین قسمیں ہیں:

- ۱- وہ جس کو اہل دنیا نصاحت و بلاغت وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔
- ۲- وہ جن کو اہل باطن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک طہارت اور بھیدوں کی حفاظت اور اعضاء و نفس کا موڈ بنانا اور ریاضت نفس وغیرہ ادب میں شامل ہے۔
- ۳- وہ جن کو خاصانِ خدا سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک تحفظ اوقات، ایفٹے عہد، نفس پر عدم توجہی، مقامِ حضوری اور مقامِ قرب میں شائستگی اختیار کرنے کا نام ادب ہے۔



## کولرنج کھتا ہے:

- جو اچھا سامع اور کم گو ہو اس کا ہر وقت اور ہر جگہ استقبال ہوتا ہے۔
- خاموشی دانش مندی کی علامت ہے لیکن کبھی کبھی اس سے حماقت کا ثبوت بھی ملتا ہے۔
- اپنی موت کا کسے علم ہے؟

## ایک بزرگ فوجا تے ٹھیس:

- اگر بندوں کو اپنی موت معلوم ہوتی تو بڑے بڑے اور اونچے نچے محل نہ بنتے۔ نہ کبھی بازار لگتا اور نہ کبھی خرید و فروخت ہوتی۔ نہ باہمی عداوت ہوتی نہ کوئی کو توالی یا پاسبان ہوتا۔ کھلے دروازے سب آرام سے سوتے اور یاد خدا کرتے۔

- مغس وہ نہیں جس کے پاس کچھ نہیں بلکہ مغس دراصل وہ ہے جو کوئی کام نہیں کرتا۔

○ حضرت جبرائیلؑ نے ایک دن حضرت نوحؑ سے عرض کیا:  
 "آپ کی عمر سب پیغمبروں سے زیادہ ہوئی۔ آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟"  
 آپ نے فرمایا:

"مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ایک مکان کے دو دروازے ہیں۔ ایک سے میں اندر گیا اور دوسرے سے باہر چلا آیا۔"

- اصلی بڑائی وہی ہے جو تمہاری ذات میں ہے۔ بڑے اپنی بڑائی ساتھ ہی لے جایا کرتے ہیں۔

## گولہ سمیٹو

- بڑھاپا زندگی کی مسرتوں کو کم لیکن زندگی کی ہوس کو زیادہ کرتا ہے۔
- کسی فلسفی کی زبان سے نکلی ہوئی بات کبھی محل ہوتی ہے اور کبھی نہ ہوتی۔
- نکمی سے نکمی بات کی پخت کے لیے بھی کوئی نہ کوئی حمایتی نکل ہی آتا ہے۔



- اہل صفا کفار و باطن ایک ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ذات پاک کا قرب محض خالص سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اندر اور باہر سے ایک جیسے رنگِ محبت میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایمان نامی اس بات کا ہے کہ انسان کے ظاہر و باطن میں کوئی فرق نہ ہو تبھی وہ اپنے مالک کا منظور نظر ہو سکتا ہے۔



## مشاعر ابوالنظیر کے اشعار کا ترقی جمعہ:



- اے انسان!
- اگر تو اس بات کا خواہاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں تیرا شمار ہو تو تو صاف دلی اور نیک دلی کے لیے کمر باندھ۔
- اگر ہمارا باطن محبت سے خالی ہے اور ہم نے باہر سے دکھاوے کا ڈھونگ رچایا ہو ہے تو ایسا ایمان یا ایسا اسلام کسی کام کا نہیں۔ اس سے تو مطمئن نہ ہو۔



○ حصولِ عبرت اور حقیقت شناسی کے لیے قبرستان سے بہتر کوئی جگہ نہیں۔



# گوپ

○ وہ شخص جو تو ضیح اوقات کا عادی ہے ایسی گھڑی کی مثل ہے جس کی دونوں سوئیاں نہیں ہیں  
جو چلی تو کیانہ چلی تو کیا!

○ چھوٹے غم واویلا کرتے ہیں۔ بڑے غم خاموش ہوتے ہیں۔

○ عوام میں نیک نامی حاصل کرنے کے واسطے انسانیت درکار ہے صرف دولت اس وصف  
کے پانے کے لیے کافی نہیں۔

○ غصہ تھوڑی دیر کا اور غرور ہمیشہ کی دیوانگی ہے۔

○ جو انسان اپنے کسی بھائی کو گزند پہنچاتا ہے اسے یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ وہ گناہ کر رہا  
ہوئی میں چکر لگاتا ہوا کئی گنا بڑا ہو کر اس گناہ کے فاعل کے پاس ہی آ پہنچتا ہے۔  
○ مرد آزاری وہی لوگ کرتے ہیں جن کے دلوں میں غرور اور نخوت کا جذبہ موجزن ہے لیکن وہ  
نہیں جانتے کہ غرور انسان کو ہمیشہ بچاؤ کھاتا ہے۔

○ کبھی تو انسان کا دل زاہد بن جاتا ہے کبھی چور۔ کبھی دراجہ کبھی کنگال۔ کبھی عاجز اور کبھی منکسر۔  
اور کبھی لکڑی کی طرح اکڑ جاتا ہے۔ کسی وقت نفس کا بندہ اور کسی وقت نفس پر غالب۔ کسی وقت  
شیشے جیسا صاف اور کبھی کیچڑ کا سا میلا۔

○ دل کی حالت تو اس شیشے کی سی ہے کہ جس میں کئی رنگ ہوتے ہیں۔

○ گویا دل تو ایک بہرہ پیا ہے!

## لیکن نے کہا:



○ مجھے یہ خبر نہیں کہ میرا دادا کون تھا۔ مجھے اگر تشویش ہے تو صرف یہ ہے کہ اس کے پوتے کو

کیا ہونا چاہیے!

○ دنیا کی تاریخ میں کسی فلسفی کا نام ایسا نہیں جو زندگی بھر خوش رہا ہو۔

○ جو تلاش کرتا ہے اسے ملنا ضرور ہے لیکن اس کے ملنے کا سولہ ڈل کے اور کوئی مقام نہیں ہے وہ دل کے اندر ہی مل سکتا ہے۔ باقی جگہ اس (اللہ) کا تلاش بے سود ہے۔

(فنا معلوم)

○ اس دنیا میں اس زندگی کو ایک منزل خیال کرو اور خواہ کچھ بھی ہو تو اپنی دانش کا پیچھا نہ چھوڑو۔

○ خواہ آخرت ہو یا دنیا کی باتیں۔ سب میں برابر سچا رہ یعنی صدقِ دل سے کام کرو۔ اور اپنے ہاتھ۔

زبان، باطن، سب صاف رکھو۔

خدا سے ڈرنا رہو!

بس پھر خوف کی کوئی بات نہیں!

○ حتیٰ پرست لوگ سب عبادت گاہوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں۔



## کنفیوٹس نے کہا:

○

- ان سے کبھی دوستی نہ کہ جو تجھ سے بہتر نہیں۔
- جس طرح مچھلی دانے کو دیکھتی ہے دام پر اس کی نظر نہیں جاتی اسی طرح نادان نفع کو دیکھتا ہے۔
- نقصان تک اس کی نگاہ نہیں پہنچتی۔
- محتاط لوگ عموماً کم غلطیاں کرتے ہیں۔
- آنکھ دلاواہ ہے جو اپنے آپ کو دیکھے۔
- انسان تدبیر کرتا ہے۔ کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے۔
- ایک اندھا دوسرے اندھے کی قیادت کرے گا تو دونوں نار میں جا گریں گے۔
- ایک ظالم حکمران لوگوں کی نگاہ میں شیر سے زیادہ خطرناک ہے۔
- مناسب کیا ہے؟
- یہ جان لینا لیکن اس پر عمل نہ کرنا ہمت کے فقدان کی علامت ہے۔
- اپنے کردار کو اتنا بلند کر لو کہ چھوٹی چھوٹی اذیتیں تمہیں متاثر نہ کر سکیں۔
- عموماً بُرائی کی طرف مائل کرتے ہیں:
- ۱۔ جیسی زبانیں اور
- ۲۔ خوبصورت چہرے

○

## حضرت زرتشت نے فرمایا:

○

○ بزرگی کی تین نشانیاں ہیں:

- ۱- دوسرے لوگ اسے بزرگ سمجھیں۔
- ۲- وہ خود اپنے تئیں بزرگ نہ جانے۔
- ۳- مصیبتوں میں گھر جائے تو سچائی کو نہ چھوڑے۔

○ کامیاب زندگی کے لیے ذیل کی باتوں کا خیال رکھیں:

- ۱- مقصد اعلیٰ اور پاکیزہ ہو۔
- ۲- وسائل جائز اور نیک ہوں۔
- ۳- اپنی ترقی میں کسی اور کی تخریب مد نظر نہ ہو۔ دوسروں کی کمزوری یا ناکامی کا فائدہ جائز یا ناجائز کبھی نہ اٹھایا جائے۔
- ۴- دل فراخ، نظر وسیع اور خیالات بلند ہوں۔
- ۵- بیکر کے فقیر نہ بنو۔ نئی نئی تجاویز اور خیال پیدا کرو۔
- ۶- موقع کا انتظار کرتے کرتے عمر عزیز ضائع نہ کرو۔ موقع خود پیدا کرو۔
- ۷- اپنی قسمت بنانے والا انسان خود ہے۔ کاہلی سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں۔ کاہلی دوزخ کا دروازہ ہے۔
- ۸- ترقی حرکت اور جدوجہد سے ہوتی ہے۔ محنت کامیابی کی سیر طرہی ہے۔

- ۹- کسی کام کو چھوڑنا نہ سمجھو۔ چھوڑنے کا کام کو اہم بنا کر دکھاؤ۔
- ۱۰- یقین رکھو کہ کوشش کی بھی رائیگاں نہیں جاتی۔
- ۱۱- مایوسی کو نزدیک نہ بھٹکنے دو۔ خود اعتمادی پیدا کرو۔
- ۱۲- جھوٹی قناعت کے پھندے میں نہ پھنسو۔
- ۱۳- کامیابی کا اندازہ اس بات سے نہ لگاؤ کہ کتنا روپیہ جمع کیا ہے یا کیا عہدہ حاصل کیا ہے بلکہ اس بات کا پتہ لگاؤ کہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے اور اپنے خرافوں کو ادائیگی میں کہاں تک صداقت اور ایمانداری سے کوشش کی ہے۔





## فرید الدین عطار کے چند اشعار کا ترجمہ:

○

- اگر تو اپنے اعمال کو دکھاوے کے لیے نہ کرے گا تو تیرے ایمان کی شمع خوب روشن رہے گی  
لیکن اگر اعمال خالی از ریائے ہوں گے تو وہ عکس کی طرح بے سود ہیں۔
- جس کسی کے اعمال میں صدقہ دل نہیں ہے۔  
اس کا شمار خدا کے خاص بندوں میں نہیں ہو سکتا۔  
لیکن جو کوئی اپنے کام راستی اور بے ریائی سے کرتا ہے۔  
کامیابی اس کے پاؤں چومتی ہے۔
- تعلیم ایک ایسی دیوی ہے جس کا سایہ پڑتے ہی بھالت دور ہو جاتی ہے۔

○

## ہماتما بدھ نے کہا:

○

- بدھ کے تعلیم:
- رائے صحیح - تمنا صحیح - کلام صحیح - اعمال صحیح - معاش صحیح - سعی صحیح - نیک صحیح -  
توجہ صحیح!
- پیدائش دکھ، عارضہ دکھ، موت دکھ، اندوہ دکھ، درد دکھ، آہ و زاری دکھ، ناگوار کے  
ساتھ ملاپ دکھ، پیاری چیزوں کے ساتھ لگاؤ دکھ، ناکام خواہش دکھ ہے۔
- اگر ہم اپنے بدن کے ظاہری گھاؤ پر مرہم رکھتے ہیں تو روح کے گھاؤ کا علاج کیوں نہیں کرتے؟
- عزیز چیزوں سے ہی غم پیدا ہوتا ہے اور عزیز چیزوں سے ہی خوف۔ جو عزیز چیزوں کے بندھن  
سے آزاد ہے اُسے غم ہے نہ خوف۔
- اگر کسی شخص کے دل سے جہالت دور نہیں ہوتی تو نذر نذر لانے، دعا اور قربانیاں سب بیکار ہیں۔
- جو چیز بے انصافی سے حاصل ہو وہ شہ زہر ہے۔
- ہر ذی روح سے محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔
- بے اطمینانی سب سے بڑا دکھ ہے اور اطمینان سب سے بڑا سکھ۔ اسی لیے سکھ کے خواہش مند کو  
ہمیشہ مطمئن رہنا چاہیے۔
- بڑا وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آئے۔
- نفرت، نفرت سے نہیں، محبت سے کم ہوتی ہے۔
- تین گناہ جہنمی ہیں:

۱۔ قتل

۲۔ چوری

۳۔ زنا

تین گناہ زبان کے ہیں:

۱۔ جھوٹ

۲۔ بدگوئی

۳۔ بدکلامی اور بکواس

تین گناہ ذہنی ہیں:

۱۔ دولت کی خواہش

۲۔ دوسروں کی برائی کی خواہش

۳۔ تشدد اور بے رحمی



## فوشیوں واسے کے وزیر پوزر جہر نے کہا:

- نیک بخت وہ ہے جو سچی اور راست گفتار ہو۔
- اگر تم نیک نامی چاہتے ہو تو خیرات دو۔
- وہ شخص مسافرت میں بھی غریب نہیں ہوتا جو اہمت سے دور رہے۔ کسی کو دکھ نہ دے اور اذیت کو ملحوظ رکھے۔
- اصل تواضع یہ ہے کہ:
- ۱۔ اپنے سے کم درجے کے آدمی سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔
- ۲۔ فسق و فجور سے بچو۔
- مصیبت کو دور کرنے کے لیے اس شخص سے استمداد کرنا چاہیے جس میں یہ تین خصائل ہوں:
- ۱۔ دین داری
- ۲۔ صحبت نیک
- ۳۔ دانشمندی
- خدا سے ان تین چیزوں کا مانگ لینا سب کچھ حاصل ہو جانے کے مترادف ہے:
- ۱۔ تندرستی
- ۲۔ توانگری
- ۳۔ امن و امان (بے خطر زندگی)
- نیکی کرنے کا کمال یہ ہے کہ کسی بدلے کی توقع کیے بغیر کی جائے۔
- سناوت بغیر احسان کے ہو۔
- خدمت بغیر کسی معاومہ کے ہو۔

○ زندگی آرام و سکون کے ساتھ بسر کرنے کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں:

۱۔ پرہیزگاری

۲۔ بے طمعی

۳۔ بردباری

○ وہ لوگ جن سے نیکی نہیں کرنی چاہیے، تین ہیں:

۱۔ بے وقوف

۲۔ بدگو

۳۔ بد فعل

○ اس دوست کی جانب سے امن ہی امن ہے جو حاضر نہیں۔

○ اپنے کام میں مشغول رہنا انسان کے لیے بے حد مفید ہے۔

○ بہتر انسان کے لیے بہت اچھی چیز ہے مگر اس سے خود نمائی کرنا دوسروں کی نظروں میں ذلیل ہونا ہے۔

○ آدمی کو اپنا عیب معلوم نہ ہونا، اس کے لیے بے حد مضر ہے۔

○ مفلسی اور خوف موت سے ہڈ تر ہیں۔

○ چار چیزوں کی بدولت طبیب کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی:

۱۔ کم خوری

۲۔ کم گوئی

۳۔ سونے میں اعتدال اور

۴۔ ہر کس و ناکس سے میل ملاپ نہ رکھنا

○ لوگوں میں زیادہ عقل مند وہ ہے جس کا علم زیادہ ہو اور کلام کم۔

○ لوگوں سے نیکی کرنا ایسا بیج ہے جو دنیا میں بوٹیں تو یہاں بھی اس کا پھل ملتا ہے۔ اور عاقبت میں بھی خداوند تعالیٰ سے اس کا ثواب ملتا ہے۔

○ سلامتی — دامن زندگی کی بڑی نعمت ہے۔

○ تیرا مخلص دوست وہ ہے جو تیری عیب پوشی کرے اور اس عیب کے چھوڑنے کی نصیحت کرے۔

○ تیرا بھید ظاہر نہ کرے اور تیرا عیب تجھے بتا کر شرمندہ نہ کرے۔

○ لوگوں کو دوست بنانے کے لیے تین باتیں ضروری ہیں:

۱۔ معاملہ میں نیک نیتی

۲۔ سچائی

۳۔ کسی کو رنجیدہ نہ کرنا

○ علم حاصل کرنے کے تین فائدے ہیں:

۱۔ بزرگی میں ناموری •

۲۔ درویشی میں تو نگری

۳۔ شہرت میں اضافہ

○ بہت زیادہ خوشامد کرنے سے آدمی ذلیل ہوتا ہے۔

○ چار چیزیں کسی خوش قسمت ہی کو نصیب ہوتی ہیں:

۱۔ تندرستی

۲۔ سچائی

۳۔ خوشی اور

۴۔ مخلص دوست

○ آپنا کام اس کو سوچنا چاہیے جو با ادب اور شائستہ ہو۔

○ آدمی کے لیے بہتر ہے کہ:

جو انی میں عقل سکھے

اور بڑھاپے میں اس سے فائدہ حاصل کرے۔

○ بے ادب اور ناشائستہ دوست سے چھٹکارا چار طرح سے ہو سکتا ہے:

۱۔ اسے ملنے کے لیے نہ جانے سے

۲۔ اس کا حال نہ پوچھنے سے

۳۔ اس سے کسی چیز کی خواہش نہ کرنے سے

۴۔ اس کی تعریف نہ کرنے سے۔

○

## حکیم بزرگمہار نے کہا:



- کم گو، کم خور، کم آزار ہمیشہ سلامت، خوش اور مصائب سے محفوظ رہتا ہے۔
- میں نے سورج کے نور اور چاند کی روشنی سے روشنی طلب کی لیکن مجھے اپنے دل کے نور سے زیادہ کہیں روشنی نہ ملی۔
- غصہ آگ سے بھی گرم ہوتا ہے۔
- میں نے ایلو ا کھایا اور کڑھی چیزوں کو پیا مگر محتاجی سے کڑوا کسی چیز کو نہ پایا۔
- میں نے غور کیا کہ کونسی بیماری قاتل ہے اور کہاں سے آتی ہے؟
- میں نے معلوم کیا کہ وہ خداوند تعالیٰ کی نافرمانی سے آتی ہے۔
- میں شیطانوں کے ساتھ پہاڑوں پر پھرا لیکن بڑے انسانوں کے سوا کسی سے نہیں گھرا یا۔
- میں نے جنگ کے اوزاروں کو استعمال کیا اور پتھروں کو اٹھا کر ایک سے دوسری جگہ لے گیا مگر قرض سے زیادہ بوجھل میں نے کسی چیز کو نہ پایا۔
- زبان سے زیادہ مہر کوئی چیز نہیں۔
- بسا اوقات انسان کی موت اس کی خواہش میں پہنچتی ہے۔
- ہر خراب نفس کی پیداکردہ ہے۔
- جس قدر دیر میں بڑا لفظ کہا جاتا ہے اسی قدر دیر میں اچھا لفظ ادا ہو سکتا ہے۔
- میں نے اس چیز میں غور کیا جو عزت والے کو ذلیل بنا دیتی اور طاقتور کو توڑ دیتی ہے تو میں نے خاجمندوں اور فاقہ کشوں سے زیادہ ذلیل کسی کو نہیں دیکھا۔

- جس نے بھی اپنے آپ کو باعزت کیا، اپنے پیسے کو ذلیل کر کے کیا سخاوت کرنے سے عزت ملتی ہے۔
- میں نے بری عورت سے زیادہ غالب کسی کو نہیں پایا۔
- کینے سے حاجت طلب کرنا بیاباں میں تھیلی طلب کرنے کے برابر ہے۔
- میں نے ملک الموت کو جان قبض کرنے کے فرائض انجام دیتے ہوئے دیکھا لیکن قرض خواہ سے زیادہ جان نکالنے والا ملک الموت کسی کو نہ پایا۔
- میں نے ناداری اور مظہمی کے کوہ گرانبار کو اٹھایا لیکن کسی کینے کا محتاج ہونے سے ان کو ہلکا پایا۔
- میں نے درندوں اور بھیڑیوں کو جانچا۔ ان کے ساتھ رہا۔ وہ میرے ساتھ رہے۔ میں ان پر غالب آ گیا لیکن بد خلق انسان مجھ پر غالب آ گیا۔
- مجھے نیزے مارے گئے اور پتھر مارے گئے پس میں نے اس بڑے کلام سے جو حقیقتات کو طلب کرنے والے کے منہ سے نکلتی ہے کسی کو زیادہ اثر کرنے والا نہیں دیکھا۔





## کینکھسرو نے کہا:



○ رہنمائی میں چارہ گر کو تلاش کرنا چاہیے اور جو کام کہ چارہ ڈھار سے گزر جائے اس کا اندیشہ نہ کرنا چاہیے۔

○ اندوہ بے فائدہ سے اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالنا چاہیے۔ کیونکہ جو کچھ ہاتھ سے گیا وہ واپس نہیں آسکتا۔ لیکن تھوڑے عرصے میں اس کا نقصان تیری جان و تن کو بھی تباہ کر دے گا۔ جہان کے کاروبار میں تقدیر و تدبیر دونوں کو استعمال کرو۔

○ اگر لوگ اپنے اپنے حق پر راضی رہیں اور انصاف کے ساتھ زندگی بسر کریں تو کسی ملک کی ضرورت نہیں۔

○ ملک اور رعیت کی پائنداری مال سے ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ نے اس کو ہر دو جہاں کا وسیلہ حصول بھرا دیا ہے۔

○ چار افراد کو بد خوئی سے معذور سمجھو:

- |             |            |
|-------------|------------|
| ۱۔ روزہ دار | ۲۔ مسافر   |
| ۳۔ قرضدار   | ۴۔ تنگ دست |

○ جو کوئی باریبے عیب تلاش کرے وہ ہمیشہ بے یار رہے گا۔

○ جس کی دوستی سے کچھ نفع نہ پہنچے اس کی دشمنی سے بھی کچھ ضرر نہ ہوگا۔

○ پہلے دشمن کے ساتھ صلح جوئی اختیار کرو۔ اگر صلح جوئی کی بات قبول نہ کرے تو پھر مردانگی دکھا۔



○ دنیا کے حوادث و مصائب انسان کی آزمائش کے مواقع ہیں۔ عظیم تندرہ ہے جو ایسے وقت میں دل کو جگہ سے نہ ہلنے دے۔ ایسے مواقع پر عقل سے زیادہ دست گیر اور مہربان کوٹی اور استاد نہیں ہے۔

○ جہاں تک ممکن ہو مال کو عزیز رکھو اور مناسب مواقع پر خرچ کر کے دین و دنیا کا فائدہ حاصل کرو کیونکہ وقائع و حوادث کا احتمال ہمیشہ باقی ہے۔



## یونانی نئی دانشور دیو جاس کلہی نے کہا:

- انسان کی احتیاج اس کی عقل سے بہت زیادہ ہے۔
- بادشاہ جو اپنے دل کو اختیار میں رکھے۔
- انگلشیری سے فضول آدمی کی شناخت ہوتی ہے۔
- جب تو دیکھے کہ کوئی گنا اپنے مالک کو چھوڑ کر تیرے پیچھے چلا کر رہے تو بھاری بھروسوں کے ساتھ اس کو اپنے پیچھے سے لٹا دے کہ کسی دن تجھ کو بھی چھوڑ کر کسی اور کے پیچھے روانہ ہو جائے گا۔
- کسی نے پوچھا:
- ”تجھ کو کلہی کیوں کہا جاتا ہے؟“
- جواب دیا:
- اس لیے کہ کلمہ حق کو سنجھی کے ساتھ اہل باطل کے منہ پر کتا ہوں اور جاہلوں پر آواز سے کتا ہوں؟
- ایک روز پکارا: ”اے مردو!“
- لوگ اچھی بات سننے کے خیال سے اس کے گرد جمع ہو گئے۔ اس نے کہا:
- ”میں نے مردوں کو بلایا تھا۔ مردوں کو نہیں۔“
- لوگوں نے دریافت کیا:
- ”تو سب کو کیوں دشمن رکھتا ہے؟“
- جواب دیا:

”امراء کو ان کی سیرت نامحسوس کے باعث اور صاحبان اختیار کو اس لیے کہ وہ شریر لوگوں کی اصلاح یا

ان کو اپنے دیار سے دفع کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

اس سے پوچھا گیا:

”کھانے پینے کے لیے کونسا وقت بہتر ہے؟“

جواب دیا:

”جن لوگوں کو دسترس اور اسباب نہیا ہیں ان کو جب بھوک لگے اور جن کو یہ سب حاصل نہیں ان کو

جس وقت مل جائے۔“

○ آرام میں وہ ہے جس کا کوئی گھر نہیں۔

○ بوقتِ اشتہا خشک روٹی کھانا کذبِ بے حاصل سننے سے بہتر ہے۔

○ شادی کے سوال پر جواب دیا:

○ ”میں جدتِ شہوت کو صبر کے ساتھ برداشت کرنا آسان نہ خیال کرتا ہوں بجائے مشقتِ عیال کے۔“



## یونان کے عظیم اور موحد فلسفی سقراط نے کہا:

- اپنے آپ کو پرکھے بغیر زندگی بسر کرنا بے معنی بات ہے۔ اپنے آپ کو پہچانو۔
- خود کشی گناہِ عظیم ہے۔
- وہ آدمی ہی کیا جس سے اس کے دوست خائف رہتے ہوں۔
- جس شخص کو تیرا دل بُرا خیال کرے یا دشمن جانے اس سے بچنا۔
- برے کام پر اظہارِ ندامت نہ کرنا دوسری خرابی ہے۔
- مصیبتیں زندگی ہی میں برداشت کرنا پڑتی ہیں اور موت ان سے نجات دلاتی ہے۔
- عورت خود ہی فتنہ ہے اور اس کا ٹکھنا پڑھنا سیکھنا سخت ترین فتنہ۔
- تقریر ایک خاموش زبان اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔
- کامل انسان وہ ہے جس سے اس کے دوست بے خوف ہوں۔
- جس چیز کا علم نہیں اسے مت کہو۔
- جس چیز کی ضرورت نہیں اس کی جستجو مت کرو۔
- جو راستہ معلوم نہ ہو اس پر سفر مت کرو۔
- اچھی بات جو بھی کہے اسے غور سے سنو۔
- اگر ہم اپنی مصیبتوں کا تبادلہ کر سکتے تو ہر شخص اپنی ہی مصیبت کو غنیمت جانتا۔
- زندگی کا وقفہ نہایت قلیل ہے لیکن اگر مصیبت ہو تو کافی طویل ہے۔
- مخفی اور نیکی دولت سے نہیں بلکہ دولت اور خوبی نیکی سے پیدا ہوتی ہے۔

- بچپن میں شرم دیا،  
جوانی میں اعتدال اور  
پیری میں کفایت شعاری اور عاقبت اندیشی منوری ہے۔
- یاد رکھو فتح طاقت کی نہیں، صداقت کی ہوتی ہے۔
- میں صداقت کا اس طرح پیچھا کرتا ہوں جس طرح شکاری کتا شکار کا۔
- خوش مزاجی سے سلامتی پیدا ہوتی ہے۔
- لوہا صرف لڑائی کے وقت سونے سے بہتر سمجھا جاتا ہے مگر عقل ہر جگہ اور ہر وقت سونے سے زیادہ قیمتی ہے۔
- میں اپنے پاس کوئی ایسی چیز نہیں رکھتا جس کے تلف ہونے کا مجھے غم ہو۔
- بڑھاپے کا زمانہ نہایت مسرت ناک ہے بشرطیکہ صحت اور سچا دوست میسر ہو۔



## سقراط کا شاگرد رشید افلاطون (پلاٹو) کہتا ہے:

○

- اطباء کی سب سے بڑی بھول یہ ہے کہ وہ ذہن کی طرف توجہ دینے بغیر علاج کرنے لگ جاتے ہیں۔
- اپنے نفس کو فتح کرنا سب سے بڑی فتح ہے۔
- علم کی طلب میں شرم مناسب نہیں کیونکہ جمالت شرم سے بدتر ہے۔
- بڑا انسان وہ ہے جو:
- لوگوں کی بدی ظاہر کرے۔ اور
- نیکی چھپانے کی کوشش کرے۔
- خداوند کے مارے عظیموں میں سے حکمت سب سے بڑھ کر ہے اور حکیم وہ ہے کہ جس کے قول اور فعل دونوں یکساں ہوں۔
- جو شخص کسی خوبصورت گھوڑے اور قیمتی لباس سے فضیلت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ جاہل ہے کیونکہ گھوڑے کی فضیلت دوسرے گھوڑوں پر اور لباس کی فضیلت دوسرے لباسوں پر ہونگی نہ کہ خود اس کی۔
- ضعیف ترین شخص وہ ہے جو اپنے راز کو چھپانے سے قاصر ہو۔
- قوی ترین شخص وہ ہے جو اپنے غصے کو تسکین میں تبدیل کر دینے پر قادر ہو۔
- صابر ترین شخص وہ ہے جو درویشی میں صبر کر سکے۔
- قانع ترین شخص وہ ہے جو مقدر کی روزی پر صابر و شاکر رہے۔
- بہت سے نقصانات انسان کو اس وجہ سے پہنچتے ہیں کہ وہ لوگوں سے مشورہ نہیں لیتا۔

- جس شخص میں غور و فکر کی عادت ہے وہ اپنی روح سے دُوبد و کلام کرتا ہے۔
- جو چیز حاصل نہیں ہو سکتی اس کی خواہش فصول ہے۔
- وہ شخص عقلمند نہیں جو دنیاوی لذتوں سے خوش اور مصائب پر مضطرب رہے۔
- غربت اور امارت دونوں سے انسان کی استعدادِ کار میں کمی آجاتی ہے۔
- بات کو دیر سے سوچو۔ پھر اسے منہ سے نکالو اور پھر اس پر عمل کرو۔
- عقل جس جگہ کامل ہوگی، حرص و تنزنا قس ہوگا۔
- جوانی میں خدا کے وجود سے انکار کرنے والوں میں سے آج تک میں نے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا جو بڑھاپے میں اپنی بات پر قائم رہا ہو۔
- جہودیت کی دلکشی سے انکار نہیں مگر اس کی بوقلمونیاں ان انسانوں کو مساوی سطح پہلانا چاہتی ہیں، جہنمِ قدرت نے بھی مساوی پیدا نہیں کیا۔





## افلاطون کا شاگرد ارسطو (فلسفے) کہتا ہے:



- صورت بغیر سیرت کے ایک پھول ہے جس میں کانٹے زیادہ ہوں اور خوشبو بالکل نہ ہو۔
- رشک سے انسان کو بچنا چاہیے مگر جس رشک سے اصلاح کی امید ہو اسے ضرور اختیار کرنا چاہیے۔
- اپنے اعضاء کو محنت و مشقت کا عادی بنا۔ ہو چند کہ خدمت کرنے اور چلنے والے موجود ہوں۔
- اتفاقاً اگر وہ نہ رہیں تو اس وقت تو بے دست و پا رہ جائے گا اور ایسا ہونا آئینِ زمانہ سے کچھ بعید نہیں۔
- دنیا ایک خس پوش کنواں ہے۔ عقلمندوں کو ہشیاری سے قدم رکھنا چاہیے۔
- جو چیز ہماری عادت سے دور ہے وہ عقل سے بھی دور ہے۔
- ملک اور دولت کو حکما ہدایت کی خات سے زیادہ کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی۔
- نا امید نہ ہو کہ اس کا نتیجہ کم عمری ہے۔
- غربت انقلاب اور جرم کی ماں ہے۔
- زیادہ گفتگو کرنا ہر چند کہ اچھی ہو اور دلیل دیوانگی ہے۔
- غصہ ہمیشہ حماقت سے شروع ہوتا ہے اور ندامت پر ختم۔
- جو بات معلوم نہ ہو اس سے لاعلمی کے اظہار میں شرم نہ کرنی چاہیے۔
- ظالموں اور ستم گاروں سے تعلقات مت رکھو کہ جزا کے روزان کی باز پرس تجھ سے ہوگی۔
- جو شخص تحصیلِ علم کی مشکلات کا متحمل نہیں ہو سکتا اسے جل کی سختیاں عمر بھر برداشت کرنا پڑتی ہیں۔
- جواب دینے میں جلدی نہ کرو تا کہ بعد میں سخت و شرمندگی نہ ہو۔

- خاموشی سب سے زیادہ آسان کام اور سب سے زیادہ نفع بخش عادت ہے۔
- خود با عمل ہونا چاہیے کیونکہ بغیر عمل کے دوسروں پر خاطر خواہ اثر نہیں پڑ سکتا۔
- سب سے آسان کام جس کا نفع بھاری ہے کم ہوتا ہے۔
- ملازم سے اپنا راز کہنا سے ملازم سے مانگ بنا لینا ہے۔
- مصائب اور دکھ ہمیں اپنی کم ہمتی کی وجہ سے زیادہ خوف ناک نظر آتے ہیں۔
- ہر چیز اچھی نظر آتی ہے مگر دوستی جتنی پرانی ہوتی ہی عمدہ اور مضبوط ہوتی ہے۔



## حکیم جالینوس نے کہا:

- آدمی کی عقل کی دلیل اس کا قول ہے۔
- نہ زیادہ خاموشی اچھی ہے اور نہ زیادہ گوئی۔
- جہاں تک ہو سکے علم حاصل کرنا کہ مواد کو پہنچے۔
- نیک لوگوں کو دشمنوں سے بھی نفع ہوتا ہے۔
- حکیم وہ ہے کہ باوجود قدرت رکھنے کے ستم نہ کرے۔
- آدمی کو اس قدر عقل کافی ہے کہ وہ گمراہی، راست روی، شقاوت اور سعادت میں بخوبی تمیز کر سکے کیونکہ بھلائی کی تمام راہیں خطرات سے محفوظ ہیں۔
- عقل مند کی بخوبی یہ ہے کہ وہ دوسرے کو اپنے اوپر اس لیے متعین کر لے کہ وہ خطا کی صورت میں اسے تنبیہ کرے تاکہ دوبارہ اس سے یہ خطا مرزد نہ ہو۔
- یہ چار عادتیں بچوں کی اگر بڑوں میں ہوں تو وہ ابدال کا مرتبہ حاصل کر لیں:
- ۱- اگر انہیں کسی سے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ کسی سے اس کی شکایت نہیں کرتے۔
  - ۲- اپنے کھانے پینے کی فکر نہیں کرتے۔
  - ۳- جو چیز انہیں ملتی ہے اسے دوسرے وقت کے لیے نہیں بچاتے۔
  - ۴- جب رڑتے ہیں تو بعد میں باہم کینہ نہیں رکھتے۔
- ہوا ایک کتب خانہ ہے جس میں ہر انسان کے الفاظ و اعمال لکھے رکھے ہیں۔
- وہ بدتر ہے جس میں جیا کم ہو۔

○ وہ شخص تعریف کا مستحق ہے جو قوتِ حلم کے ساتھ شدتِ غضب کو زائل کر سکے۔  
○ عقل مند وہ ہے جو اپنی زبان کو دوسروں کی مذمت سے بچائے رکھے۔



## فتیانِ عورت نے کہا:



- دوستی میں شک و شبہ زہر ہے۔  
○ تمام اغوائے جہانی میں زبان سب سے بڑی نافرمان ہے۔  
○ مرد کا امتحان عورت سے اور عورت کا دولت سے ہوتا ہے۔  
○ تقدیر بہت کم تدبیر کا ساتھ دیتی ہے۔  
○ نفسِ طاہر، اوقاتِ خلوت میں دوسروں کی نسبت اپنے آپ سے زیادہ شرم ظاہر کرتا ہے۔  
○ نجل و اسراف دونوں مذموم ہیں لیکن اسراف نسبتاً اس لیے بہتر ہے کہ اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچتا ہے۔  
○ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افعالِ حکما بہتر ہیں نہ کہ اقوال۔  
○ جو شخص تمہارے پیسوں سے تمہیں مطلع کرے وہ اس سے بہتر ہے جو غلط تعریف کر کے تمہارا دماغ بگاڑ دے۔  
○ اس بات کی کوشش کر کہ افعالِ ناکردنی کا خیال تیرے دل میں نہ گزرے۔  
○ انسان برسوں میں جو ان ہوتا ہے لیکن اگر وہ وقت کو بہترین طریقے پر صرف کرے تو گھنٹوں میں بوڑھا یعنی تجزیہ کار ہو جاتا ہے۔  
○ وہی کام کر جو تجھے کرنا چاہیے نہ کہ وہ جسے تیرا دل چاہے۔  
○ ایک کار آمد چیز کے مقابلے میں ناکارہ دوست نہ بناؤ۔



## حکیم بقراط نے کہا:

- علم بے شمار ہیں لیکن تو وہ علم سیکھ جس سے سب علم آجائیں۔
- میری فضیلت کا حاصل یہی ہے کہ میں نے اپنے جہل سے اطلاع پائی۔
- چھ اشیاء ہم نکھوں کے نور کو نقصان پہنچاتی ہیں:

۱- زیادہ گرم کھانا

۲- گرم پانی سر پر ڈالنا

۳- چشمہ آفتاب کی طرف دیکھنا

۴- دشمن کا چہرہ دیکھنا

۵- کثرتِ گرہ یہ

۶- استعمالِ منشیات

- جھوٹ تمام گناہوں کی ماں اور سب براہیوں کا علاج ہے۔
- ہم دولت سے کتابیں حاصل کر سکتے ہیں، علم نہیں۔
- جو نفس کو زندہ رکھنا پسند کرے اسے لازم ہے کہ نفس مارے۔
- انسان کو لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو ایسا سخت پتھر بنائے جس پر رنج و اندوہ کی جھونک نہ لگ سکے۔
- جو حسد کو دوست رکھتا ہے اس کا نفس دائم قائم نہیں رہتا بلکہ وہ انسان کو موت سے پہلے ہی مار دیتا ہے۔

- آسمان اور زمین کے مابین اتنے فاصلے نہیں جتنے انسانوں کی طبیعتوں میں ہیں۔

○ مفلس کو بہت کم چیزوں کی ضرورت ہے۔

○ آسودہ حال کو بہت چیزوں کی۔

○ اور لالچی کو کُل چیزوں کی!

○ لوہا لڑائی کے دوران سونے سے قیمتی خیال کیا جاتا ہے حالانکہ سونا ہر دور میں قیمتی ہے۔

○ مایوسی انسان کی سب سے بڑی دشمن اور خدا کا عذاب ہے۔

○ جب تمہیں وراثت میں مفلسی اور تنگ دستی ملیں تو دو چیزوں کو اپنا سرمایہ بناؤ:

○ ۱۔ نیکی ۲۔ شرافت

○ جس کو عبرت حاصل کرنے کا شوق ہو اس کے لیے ہر نئی چیز موجب عبرت ہے۔

○ عورتوں کے کہے پر کبھی عمل نہ کرو۔ تمام آفاتِ زمانہ سے محفوظ رہے گا۔

○ سب سے زیادہ مفلس اور تہی دست وہ ہے جس کے پاس اعمالِ صالحہ نہ ہوں۔

○ اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنی فرصت کو مت ضائع کرو۔

○ غصہ کبھی بھی ذہین اور قابل انسان کو بے وقوف بنا سکتا ہے۔

○ جس بیماری کا سبب معلوم ہو اس کی شفا بھی موجود ہے۔

○ جب تک تم بھوک سے بے تاب نہ ہو جاؤ کبھی کھانا نہ کھاؤ۔

○ دنیا کو سر لٹے، جہان اور قضا کو میزبان شمار کرو۔ اگر کھانے کو کچھ دیا جائے تو کالو۔ اگر واپس

○ لے لیا جائے تو طلب نہ کرو۔

○ آنکھیں تین قسم کی ہوتی ہیں:

○ ۱۔ جسمانی آنکھ

○ جو انسان اور حیوان دونوں کو حاصل ہے۔ اس کا فعل صرف دیکھنا ہے۔

○ ۲۔ عقلی آنکھ

○ بصیرت کہلاتی ہے جو صرف انسان کے ساتھ مخصوص ہے۔

○ ۳۔ ربانی آنکھ:

○ خدا پرستوں کی ملکیت ہے جو دنیا کے علاوہ عالمِ بالا کا بھی نظارہ کرتی ہے۔



## حکیم اقلیدس نے کہا:

- ایک آزرده دل تمام انجن کو افسردہ کر دیتا ہے۔
- جو شخص اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکتا وہ بہت سے لوگوں کو کیا قابو کرے گا۔
- جو شخص کسی ایسی چیز کی تعریف کرے جو درحقیقت تجھ میں نہ ہو، وہ ایسی برائی بھی تجھ سے منسوب کر دے گا جو تجھ میں نہ ہوگی۔
- اللہ کی بہترین نعمت مخلص دوست ہے۔
- شہوت ایسی شیرینی ہے جو چکھنے والے کو ہلاک کر دیتی ہے۔
- وانا کون ہے؟
- جو گردشِ ایام سے دل تنگ نہ ہو۔
- کسی نے پوچھا:
- کیا مذہب رکھتا ہے؟
- جواب دیا:
- ”دہقان۔ جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔“
- ایک شخص نے کہا:
- ”میں اس کوشش میں ہوں کہ تیری حیات کو زائل کر دوں۔“
- جواب دیا:
- ”اور میں اس کوشش میں ہوں کہ تیرا غضب تجھ سے زائل کر دوں۔“

- علم کو روٹی بنانے کا ذریعہ نہ بناؤ۔ علم اپنا صلہ آپ ہے۔
- جو چیزیں نقصان کرنے والی ہیں۔ ان سے پرہیز کرنے والے تھوڑے ہیں اور جو چیزیں نقصان پہنچا چکی ہیں۔ ان سے شفا چاہنے والے بہت ہیں۔
- جو عالم ہو اور اپنے علم پر عمل نہ کرے۔ وہ ایسا بیمار ہے کہ جس کے پاس دوا تو ہے مگر اس سے علاج نہیں کرتا۔
- جبکہ تیری روزی دوسروں کی روزی سے بدلہ ہے تو پھر یہ رنج و عنایت بے سودہ کیوں ہے؟





## بطلیموس نے کہا:

- حکمتِ علی قوتِ بازو سے زیادہ کام کرتی ہے۔
- حکمت ایک درخت ہے جو دل سے اگتا ہے اور زبان سے پھل دیتا ہے۔
- جو شخص دوسروں کے واقعات سے نصیحت حاصل نہیں کرتا۔ دوسرے اس کے واقعات سے نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اس لیے کہ نمونہ بہت بڑا معلم ہے اگرچہ خاموش ہے۔
- تین آدمی میرے دوست ہیں:
- ۱۔ جو مجھ سے محبت کرتا ہے۔
- ۲۔ جو مجھ سے نفرت کرتا ہے۔
- ۳۔ جو مجھ سے کوئی واسطہ ہی نہیں رکھتا۔
- کیونکہ پیدا محبت کا سبق، دوسرا احتیاط کا اور تیسرا خود اعتبار ہی سکھاتا ہے۔
- جو بگاڑے حیات کو دوست رکھتا ہے اسے چاہیے کہ دل کو شداؤد و مصائب کے تحمل کے لیے آمادہ رکھے۔
- جب تک تیری رائے تیرے غصہ سے مغلوب ہے اور تو متابعتِ شہوات کرتا ہے، اپنے آپ کو انسان نہ سمجھ۔
- ضروریات کو کم کر لینا سب سے بڑی مالداری ہے۔
- زندگی بغیر محنت کے مصیبت اور بغیر عقل کے حیوانیت ہے۔
- انسانی زندگی دنیا میں اس شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہے۔

○ اگر کوئی چیز تہدے قبضہ سے نکل کر دوسرے کے پاس چلی جائے تو یہ مت کہو کہ :

”میرا مال میرے پاس سے چلا گیا“

بلکہ یہ کہو کہ :

”عادتاً تھی جو چند روز مجھ کو قلدہ پہنچا کر چلی گئی۔ اگر یہ درحقیقت میرا مال ہوتا تو دوسروں کے

پاس سے میرے پاس نہ آتا اور میرے پاس سے دوسروں کے پاس نہ جاتا“

○ کاہل کے لیے سب سے اچھی بات خاموشی ہے۔

○ جھوٹ بولنے سے سچی بات کا اعتبار بھی جاتا رہتا ہے اور سچائی کا فائدہ یہ ہے کہ جھوٹ کے اثر سے

محفوظ رہتا ہے۔



## گرونانک نے کہا:



- سب سے بہتر جاؤ اور جو آئندہ نسلوں کے لیے پھوڑی جاسکتی ہے وہ اچھا چل چلن اور نیک اور بلند کردار ہے۔
- دن اور رات دو دایاں ہیں جن کی گود میں سارا زمانہ کھیل رہا ہے۔ صبح سے شام۔ شام سے صبح ہو جاتی ہے اور سارا زمانہ اپنی عمر گزار بیٹھتا ہے۔
- چاہے سلطان ہو یا خان یا بادشاہ۔ کسی نے بھی اس دنیا میں نہیں رہنا ہے۔ یہ تو چلا چلی کا میڈہ ہے۔ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے۔
- سینے والے سے رہا ہے اور لینے والے لیے جاتے ہیں۔ خوبی کی بات یہ ہے کہ دینے والا نہیں ٹھکتا لینے والے ہی تھک جاتے ہیں۔
- اگر دل میلا ہے تو سب کچھ ناپاک ہے۔ جسم دھونے سے دل پاکیزہ نہیں ہو جاتا۔
- زبانی جمع خرچ میں ہم بہت تیز ہیں مگر ہماری سوچ اور فکر بڑی ہے۔ ہمارے دل کالے ہیں مگر باہر کی پوشاک سفید ہے۔ زبانی باتوں میں شیر مگر گل نام کو بھی نہیں۔
- جو کسی گناہ کا مرتکب ہو اسے آدمی سمجھو۔
- جو گناہ کر کے نادام و پشیمان ہو اسے ولی سمجھو۔
- اور جو گناہ کر کے اتر لے اسے شیطان سمجھو۔



## مشہور ڈرامہ نگار شکسپیر نے کہا:

- عقل استعداں اور تحمل کا نام ہے یعنی مشکل مسائل حل کرنے کے لیے رگاتار غور کرنا چاہیے۔
- تمہیں کیا چاہیے؟
- جو کچھ بھی چاہیے اسے مسکراہٹ کی طاقت سے حاصل کرو نہ کہ تلوار کی۔
- ہر کسی کی بدگوئی سن لو لیکن اپنا فیصلہ محفوظ رکھو۔
- بزدل انسان موت سے پہلے ہی کٹی مرتبہ مرتبہ ہے لیکن بہادر آدمی صرف ایک بار ہی مرتبہ ہے۔
- تجربہ شاہد ہے کہ ضرورت کے وقت مستحکم ارادہ پوری طرح مدد کرتا ہے۔
- یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ مجلسی نوجوانوں کی اعلیٰ خواہشات کا زینہ ہوتی ہے۔
- سب سے زیادہ اسی کو ملتا ہے جو مطمئن ہے۔
- ہمارے اندھے پڑ فریب ہیں اور ہمیں ان اچھائیوں سے محروم رکھتے ہیں جنہیں ہم کوشش کر کے حاصل کر لیتے ہیں۔
- بے داغ سے بڑھ کر کون سا ذرہ بگتر مضبوط ہو سکتا ہے جس شخص کا معاملہ سچائی کی بنیاد پر قائم ہے۔ وہ گویا نہایت ہی عمدہ ہتھیاروں سے آراستہ ہے۔
- جس کا ضمیر بے انصافی کی وجہ سے مگد رہ گیا ہو خواہ وہ سر سے پاؤں تک آراستہ کیوں نہ ہو وہ خریاں ہے۔
- دنیا کی ہر چیز کا تریاق اسی میں مضمر ہے لیکن عورت، عورت کو شکست نہیں دے سکتی۔
- گلے سڑے سببوں میں انتخاب کی گنجائش نہیں۔

- بہت زیادہ کھا کر بیمار ہونے والوں کی تعداد بھی اتنی ہی ہے جتنی کہ فاقہ کشی سے بیمار ہونے والوں کی۔
- نصیحت سچی خیر خواہی ہے جسے ہم نہیں سنتے لیکن خوشامد بدترین دھوکا ہے جس پر پوری توجہ دیتے ہیں۔
- اگر کام کرنا، یہ جاننے کی نسبت بہتر ہوتا کہ کیا کام کرنا چاہیے تو غریبوں کے حقیر جھونپڑے بادشاہوں کے محل ہوتے۔
- دانش مندی کا تقاضا ہے کہ تفصیل پر اختصار کو ترجیح دی جائے کیونکہ تفصیل ہمیشہ صبر آزما ہوتی ہے۔
- کوئی فلسفی ایسا نہیں گزرا جو دانت کے درد کو صبر سے برداشت کر سکے۔
- نام میں کیا دھرا ہے؟
- گلاب کو کسی بھی نام سے پکاریں اس کی نگہت اور رنگینی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔
- جو اونچی جگہوں پر کھڑے ہوتے ہیں انہیں زیادہ طوفانوں اور آندھیوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔
- قسمت اپنی عنایات دونوں ہاتھوں سے تقسیم نہیں کرتی؛
- وہ غریبوں کو معذہ دیتی ہے لیکن خوراک نہیں دیتی۔
- امیروں کو خوراک دیتی ہے لیکن معذہ نہیں دیتی اور تمام آوازاتِ زندگی پانے کے باوجود وہ اس سے لطف نہیں اٹھا سکتے۔
- بن بلاٹے زمانوں کا خیر مقدم اس وقت ہوتا ہے جب وہ جاچکے ہوتے ہیں۔
- میرے خیال میں ہم اجنبیوں کی حیثیت سے نہتر اور اچھی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔
- خواہ کچھ بھی ہو مصیبت کے دن گزر ہی جاتے ہیں ورنہ انسان خود تو گزر ہی جاتا ہے۔



## و کٹر، سیوگو کہتا ہے:

- مصیبت انسان بناتی ہے اور مال و دولت شیطان۔
- احتیاط و انشمندی کی سب سے بڑی بیٹی ہے۔
- پرانا دوست سب سے بہتر آئینہ ہے۔
- جب جیب خیرات کر کے خالی ہو جاتی ہے تو دل خوشی اور انبساط سے بھر جاتا ہے۔
- خدا اگر انسان کو سکون دے دیتا تو وہ کبھی خدا کی پرستش نہ کرتا۔



## ماؤز سے تنگ نے کہا:



- وہ اشیاء جو ایک دوسرے کی مخالفت کرتی ہیں وہی ایک دوسرے کی تکمیل بھی کرتی ہیں۔
- ہمیں مسائل کو ایک ہی نقطہ نظر کے بجائے مختلف پہلوؤں سے دیکھنا چاہیے۔
- جب ہم عقیدہ پرستی پر تنقید کرتے ہیں تو ساتھ ہی ساتھ ہمیں ترمیم پسندی پر بھی تنقید کرنی چاہیے۔
- کسی ترقی کی بنیاد خارجی نہیں اور اعلیٰ ہوتی ہے۔
- علم، عمل سے حاصل ہوتا ہے اور نظریاتی علم جو عمل کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اسے دوبارہ عمل میں آنا چاہیے۔



## والیٹر کہتا ہے:

- مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ۔ دشمنوں سے بچنے کا انتظام میں خود کروں گا۔
- جس کی زندگی کا مقصد ملک و قوم کی خدمت ہوتا ہے اسے شرف کی چنداں احتیاج نہیں۔
- دوستی کے بندھن کو مضبوط بنانا ہے تو دوستوں سے ملتے رہیے۔ اگر بہت ہی مضبوط بنانا ہے تو کبھی کبھار بیٹے۔
- آپ کو ہر اس دوست کے ساتھ جسے آپ خریدتے ہیں ایک دشمن مفت میں مل جاتا ہے۔
- تاریخ انسانی جرائم، ظلم و ستم اور بد نصیبیوں کی تصویر ہے
- جو شخص صرف عقلمند ہی ہے قابلِ رحم زندگی بسر کرتا ہے۔
- ہر ناکامی اپنے دامن میں کامرانی کا پھول لیے ہوئے ہے بشرطیکہ ہم کانٹوں میں الجھ کر نہ رہ جائیں۔
- ایسا طریق تعلیم کس کام کا جو لڑکیوں کو روزی کا ناسکھاتا ہے لیکن سلیقے سے زندگی بسر کرنا نہیں سیکھتا۔
- زندگی کی مصیبتوں کو کم کرنا ہے تو زیادہ سے زیادہ مشغول و مصروف رہو۔



## ایڈولف ہٹلر نے کہا:

○

- بزدل کے پاس خواہ کتنا ہی بڑا ہتھیار ہو، وقت آنے پر وہ اسے استعمال نہیں کر سکتا۔ لیکن
- بہادر بے دست و پا بھی میدان فتح کر لے گا
- ناقابل اعتماد دوستوں سے تنہائی بہتر ہے۔
- جو قوم اپنی مرضی سے مطیع ہو جاتی ہے وہ اپنی سیرت کی جڑیں خود کمزور کر بیٹتی ہے۔

○

## ٹینیسن کہتا ہے:

○

- ایک شریفانہ جواب تحمل اور خاموشی ہے۔
- جس شے کا وجود نہیں اسے ہم اعتماد سے پیدا نہیں کر سکتے۔
- ایک ذہین آدمی کبھی بھی دیکھ بات نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا عمل اس کے قول کا پرہ تو ہوتا ہے۔
- خوش مزاج وہ ہے جو دوسروں کو خوش مزاجی عطا کرے۔

○



## خلیل جبران نے کہا:

- آرزو نصف زندگی ہے اور بے صمی نصف موت۔
- کتنی زیادہ ہیں یہ عورتیں جو مرد کا دل لہھا سکتی ہیں۔ کتنی کم ہیں وہ عورتیں جو اس کی حفاظت کر سکتی ہیں۔
- میرے سامنے قوموں کی داستانیں نہ کہو۔ مجھے اصول اور قانون مت پڑھاؤ۔ میرے سامنے حکومتوں کا تذکرہ نہ کرو کہ میرا وطن سارا جہاں ہے۔ آؤ اس انسانیت کی باتیں کریں جو انسان کو جہنم دے کر باختر ہو گئی۔ جو دُور پھٹے پرانے چھیٹھڑوں میں بلبوس اپنے بچوں کو پکار رہی ہے۔ بچے! جو انسان سے زیادہ قوم بن گئے ہیں۔
- کتنا شریف ہے وہ غم کا رادل جس کا غم اسے شاد و خرم دلوں کے ساتھ خوشی کے راگ گانے سے روک سکے۔
- کس قدر اندھا ہے وہ شخص جو اپنی جیب سے دوسروں کا دل خریدتا ہے۔
- تمہاری شادمانی دراصل تمہارا غم ہے جسے بے نقاب کر دیا گیا ہے۔
- جب زندگی کو اپنے دل کے گیت سنانے والا کوئی گویا نہیں ملتا تو وہ اپنے دل کی جذبات کے اظہار کے لیے فلسفی پیدا کر دیتا ہے۔
- صرف گونگے ہی باتوں میں سے حد کرتے ہیں۔
- محبت — دل کے صحرایں ایک سرسبز و شاداب قطعہ زمین ہے جہاں فکر کے قافلے نہیں پہنچ سکتے۔

- جو آدمی جتنا زیادہ بولتا ہے اتنا ہی وہ کم عقل ہوتا ہے۔
- یہ زیادہ عقل مندی کی بات ہے کہ ہم خدا کی باتیں کم کریں جسے ہم سمجھ نہیں سکتے۔

اور  
انسانوں کی باتیں زیادہ کریں جنہیں ہم سمجھ سکتے ہیں۔



## گوٹے نے کہا:



- بچے گوٹوں کی مانند بہت تیز قوتِ شامہ کے مالک ہوتے ہیں اور ہر شے کا کھوج لگا لیتے ہیں خصوصاً بڑی چیزوں پر ان کی نگاہ سب سے پہلے پڑتی ہے۔
- غیر جانبدار، فریقین کی نگاہ میں بد معاشر ہوتے ہیں۔
- سب سے سکھتا ہوا ہے جس میں ہر شخص ایک دوسرے کے لیے دلی احترام کا جذبہ رکھتا ہے۔
- ان سے زیادہ قابلِ رحم کوئی غلام نہیں جو اس دہم میں مبتلا رہتے ہیں کہ وہ آزاد ہیں۔
- احسان فراموشی ایک کمزوری ہے!
- میں نے آج تک کسی اہلیتِ قابلیت کے مالک کو نہیں دیکھا جو احسان فراموش ہو۔



## سینکے نے کہا:



○ جو شخص کسی دوسرے شخص سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کا شکر یہ ادا کر دیتا ہے وہ قرصہ کی پہلی قسط ادا کر دیتا ہے۔

○ ان لوگوں سے عبرت کا سبق لو جو اوروں سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔

○ جو شخص بوالہوسی اور لذت نفسانی میں مبتلا نہیں وہ افلاس کو مصیبت نہیں سمجھتا اور جو بندہ شکم نہیں اس کو مفلسی کا خون نہیں۔

○ امیدوں کے مہار سے جینا خود کو دھوکا دینا ہے۔

○ میں لوگوں سے متاثر ہوں نتیجہ "مجھ میں دو چیزیں کم ہو گئی ہیں"

۱۔ رحم

۲۔ شفقت

○ انتقام ایک غیر انسانی لفظ ہے۔

○ انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے صرف دو چیزیں کافی ہوتی ہیں:

۱۔ تھوڑا سا دودھ

۲۔ فلائین کا ایک ٹکڑا

لیکن جوں جوں وہ آگے بڑھتا ہے دنیا کی وسعتوں کو تنگ محسوس کرتا ہے حتیٰ کہ ہفت اقلیم حاصل ہونے پر بھی قناعت نہیں کرتا۔



- اگر خدا برائی کا دیکھنے والا اور اس کو سزا دینے والا نہ بھی ہوتا تو بھی شریف اور معزز انسان برائی کو کھینچنے پر سمجھ کر ہرگز نہ افعالِ رذیلہ کا مرتکب نہ ہوتا۔
- تم مطالعہ اس لیے کرو کہ دل و دماغ کو عمدہ خیالات سے متور کر دینا اس طمع سے کہ تحصیلوں کو روپوں سے بھر پور کرو۔



## برنارڈ شائے نے کہا:



- ہوٹل کاسب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہاں خانگی زندگی سے پناہ ملتی ہے۔
- بوڑھے آدمی بے حد خطرناک ہوتے ہیں۔ ان کی بلا سے کہ دنیا کے حالات بہتر ہوتے ہیں یا بدتر۔
- کیونکہ وہ دنیا کو جلد از جلد چھوڑنے والے ہوتے ہیں۔
- وہ ہمیشہ جس میں سب سے زیادہ تضحیٰ اوقات ہوتی ہے کلر کی ہے۔
- خاموشی اظہارِ نفرت کا سب سے بہتر طریقہ ہے۔
- کامل طور پر مسرور ہونے کے لیے کامل طور پر بے وقوف ہونا چاہیے۔
- ایک شخص کی اس دنیا میں دل چسپی اس کے ذاتی مفاد تک ہی محدود رہتی ہے۔
- زندگی ایک مرض ہے۔ دوا شنخاص میں جو فرق ہے وہ صرف مرض کے درجے کا ہے۔
- زندگی ایک شعلہ ہے جو ہمیشہ جلتا رہتا ہے۔ ہر بچے کی پیدائش اس کی گھٹتی ہوئی حرارت کو بحال کرتی رہتی ہے۔
- دنیا میں سب سے بڑا گناہ افلاس ہے۔
- یہ تمام گناہ افلاس کے مقابلے میں مجسم نیکیاں ہیں:

- |              |             |
|--------------|-------------|
| ۱۔ زنا کاری  | ۲۔ قتل      |
| ۳۔ غبن       | ۴۔ ڈاکہ زنی |
| ۵۔ رشوت خوری | ۶۔ چوری     |
| ۷۔ شراب نوشی | ۸۔ جوا      |

- اگر کوئی صرف تجربوں سے ہی دانش مند بن جاتا تو لندن کے عجائب گھر کے پھراتنی مدت کے بعد دنیا کے بڑے بڑے دانشوروں سے بڑے دانش مند ہوتے۔
- جو شخص اچھی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں رکھتا وہ معراج انسانیت سے گرا ہوا ہے۔
- جب دو آدمی کسی مسئلے پر بغیر بحث کے متفق ہو جائیں تو ثابت ہوتا ہے کہ دونوں بے وقوف ہیں۔
- کسی کو نصیحت نہ کرو کیونکہ:

بے وقوف نصیحت سنا نہیں۔ اور

عقل مند کو اس کی ضرورت نہیں!



## آکر ونگلڈ نے کہا:



○ خاموشی اختیار کر کے دوسروں کی نگاہ میں احمق بننا، نہر خاموشی توڑ کر احمق پن کا ثبوت دینے سے بہتر ہے۔

○ ہم میں سے اکثر خاموشی کے مفہوم کو سمجھتے ہیں لیکن اس سے بہت کم آگاہ ہیں کہ خاموشی کب اختیار کرنی چاہیے۔

○ جمہوریت کی سادہ تعریف لوگوں کے ڈنڈے کو لوگوں کی پیٹھ پر توڑنا ہے۔

○ نصیحت ایک احمقانہ فعل ہے بلکہ بعض اوقات مہلک بھی۔

○ نصیحت کا بہترین معرّف یہ ہے کہ اسے سن کر آگے بڑھا دو۔

○ دوست کی ناکامی پر محموم ہونا اتنا دشوار نہیں جتنا اس کی کامیابی پر مسرور ہونا مشکل ہے۔

○ استقلال ایسے شخص کی آخری پناہ گاہ ہے جو پُر فکر اور صاحبِ تخیل نہ ہو۔

○ عمدہ لباس پہن کر اچھڑ لوگ بھی مذہب کھلانے کا شرف حاصل کر سکتے ہیں۔

○ بعض لوگ اپنی ابتدائی عمر زندگی کے آخری حصے کو ناخوش گوار بنانے میں صرف کرتے ہیں۔

○ عقلمند دوسروں کی اور بے وقوف اپنی غلطیوں سے سبق حاصل کرتے ہیں۔

○ انسان کلیتہً پاگل ہے وہ ایک پتہ یا حیرت سی چیز نہیں بنا سکتا لیکن بیسیوں مجبور بنا لیتا ہے۔

○ شادی کے خواہش مند نوجوانوں کو یا تو سب کچھ جاننا چاہیے یا کچھ بھی نہیں۔

○ ہم میں سے اکثر کے نزدیک حقیقی زندگی وہ ہے جسے ہم خود بسر نہیں کرتے۔



○ کسی کے لیے سر دردی کا باعث نہ بنا بہت آسان ہے۔ اپنے مخاطب کی تھوڑی سی تعریف کر دیجیے۔

○ صرف ایک ایسی چیز ہے جس سے ہم اپنی شخصیتوں کو عظمت بخش سکتے ہیں وہ ہے خلوص!

○ میرے کاروباری مشاغل اتنے پریشان کن ہیں کہ میں بعض اوقات زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہوں۔ دوسرے لوگ مجھے اپنے سے کہیں بہتر نظر آتے ہیں۔





## نپولین نے کہا:

- میں اپنے حریفوں پر اکثر اس لیے غالب آتا ہوں کہ وہ دو چار منٹ کو کچھ حقیقت نہیں سمجھتے تھے۔
- میں اس تھوڑے سے وقت کی قدر و قیمت اور اہمیت سے بخوبی آگاہ ہوں۔
- تمہارا چال چلن اس بات سے معلوم ہو سکتا ہے کہ تم کو کنسی چیز دیکھ کر خوش ہوتے ہو۔
- سچی سے سچی اور اچھی سے اچھی عقل مندی ارادہ ہے۔
- عشق کا ہل آدمی کے دل کا ہلاوا ہے۔
- تاریخ انسان کے دل کی ترجمان ہے۔
- تحفیل پوری دنیا میں حکومت کرتا ہے۔
- جسے مارنے کا خوف ہے وہ ضرور مارے گا۔
- مجھے ڈرائنگ روم اور دیوان خانوں میں بیٹھ کر بکواس کرنے والے سیاست دانوں کی رتی بھر پروا نہیں۔ میں تو صرف ایک طبقہ کی رائے کو اہمیت دیتا ہوں۔ وہ طبقہ ہے کسانوں کا۔
- انقلاب تو کھادا اور گڑے کے اس بد بودار ڈھیر کی طرح ہے جس میں اعلیٰ ترین پھول اور سبزیاں اگتی ہیں۔



## ملٹن نے کہا:



- جو شخص مصیبت کا بوجھ خوش اسلوبی سے اٹھا سکتا ہے وہی سب سے بہتر کام کر سکتا ہے۔
- ذہانت و بلاغت طبقہ امراء میں نہیں بلکہ جھونپڑوں میں بود و باش رکھنے والوں کا حصہ ہوتی ہے۔ اور تاریخ اس کی تائید کرتی ہے کہ قوم و وطن کے لیڈر ہمیشہ متوسط طبقہ کے لوگوں ہی سے نکلے ہیں۔
- جس طرح صبح کے اُٹنے میں دن کو دیکھا جاسکتا ہے اسی طرح بچپن میں انسان کے جذبات نظر آجاتے ہیں۔
- جو لوگ رہگذر پرستم کش انتظار رہتے ہیں ہم انہیں بھی بیکار نہیں کہہ سکتے۔
- مسرتیں وہیں پر وان چڑھتی ہیں جہاں اعتماد کے بیج کی آبیاری ہو۔
- اچھی کتاب زندگی کا بہترین مرہبہ ہے۔
- پرانا تجربہ نئی تعمیر کی بنیاد ہوتا ہے۔
- پہلے گناہ پر لطف معلوم ہوتا ہے۔ پھر وہ آسان ہو جاتا ہے۔ پھر اس سے مسرت ہونے لگتی ہے۔ پھر وہ بار بار کیا جاتا ہے۔ پھر وہ فطرتِ ثانیہ بن جاتا ہے۔ پھر آدمی گستاخ بن جاتا ہے اور کبھی نہ چکھتے کاتنبہ کر لیتا ہے اور تب وہ تباہ ہو جاتا ہے۔



## لانگ فیلو نے کہا:

- ہر انسانی زندگی کا ایک خاص مقصد ہے۔ اس زندگی کی آخری جاٹے پناہ قبر یا اس کا اصلی مقصد قبرستان پہنچنا ہی نہیں ہے۔
- دیوار کا ہر پتھر، خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو، اپنی قیمت رکھتا ہے۔
- مستقبل خواہ کتنا ہی دلفریب اور دلکش ہو اس پر کبھی بھروسہ نہ کر دو۔
- ماضی کی دلچسپیوں کو دل سے محو کر دو۔
- موجودہ حال میں خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے قوی دل کے ساتھ سرگرم عمل رہو۔
- موسیقی انسان کی عالمگیر زبان ہے۔
- شادی سے بہت سے جھگڑاؤں مردوں کی طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔

## سڈنی فلپ نے کہا:

- دنیا اپنی حالت پر قائم ہے اور رہے گی لیکن اس قض کے امیر ہمیشہ بدلتے رہیں گے۔
- قانون قدرت کسی جانور کو ہمیشہ قید نہیں رکھتا۔
- دنیا کے بہترین ڈاکٹر تین ہیں:
  - ۱۔ اچھی خوراک
  - ۲۔ خاموشی
  - ۳۔ خوش باشی
- تمام انسانی عادات کا آغاز نہایت ہی حقیر ابتدا سے ہوتا ہے اور ایک غیر عسوس رفتار کے ساتھ یہ نقش رفتہ رفتہ گہرا ہوتا جاتا ہے۔
- چشے سے پہلے نہایت ہی چلی سی دھار نمودار ہوتی ہے۔ بہتے بہتے یہ چشمہ آگے چل کر نالہ بن جاتا ہے

اور آگے بڑھ کر نالہ سے دریا بن جاتا ہے۔ پھر یہ عظیم الشان دریا بہ کر سمندر میں جا ملتا ہے۔  
دنیا میں کسی قسم کے لوگوں کا حافظہ ایسا تیز نہیں ہوتا جیسا فرض خواہوں گا۔



## شوہنپنہ راز کھا:



- ہر شخص کا ناس کے حدود اپنے تصور کے حدود کے مطابق متعین کرتا ہے۔
- جنگ کے بعد ملک میں تین قسم کی فوج رہ جاتی ہے:
  - ۱۔ زخمیوں اور اہل بچوں کی فوج
  - ۲۔ ماتم کرنے والوں کی فوج
  - ۳۔ چوروں اور ٹھگوں کی فوج
- حق گوئی پر الزام لگ سکتا ہے لیکن اسے شرمندہ نہیں کیا جاسکتا۔
- مزاج گفنت گو کی نیکی ہی خوراک نہیں۔
- شادی دراصل ایک جنازہ ہے جہاں دولہا اپنے ہی پھول سونگتا ہے۔
- میرے لیے سکون بخش چیز یہی ہے کہ میں شادی شدہ نہیں ہوں۔



## طاہر طائی کہتا ہے:

- ایمان طاقت اور زندگی ہے۔
- بری کتابیں روح کو مار ڈالتی ہیں۔
- کسی کا دل نہ ڈکھا کہ تو بھی دل رکھتا ہے۔
- موجودہ دور میں اپنے پڑوسی کی جیب خالی کیے بغیر کوئی شخص اپنی جیب نہیں بھر سکتا۔
- کردار انسان کا آئینہ ہے۔

## امیر حسن کہتا ہے:

- اکثر دیکھا گیا ہے کہ کتابوں کے مطالعے نے انسان کے مستقبل کو روشن کر دیا۔
- تاریخ کی سب سے بڑی شخصیت مفلسی ہے۔
- خود اعتمادی کامیابی کا سب سے بڑا راز ہے۔
- انسان کی اولین عظیم دولت اچھی صحت ہے۔
- جفا و محارادہ کر سکتا ہے اس کے لیے کچھ بھی مشکل یا ناممکن نہیں۔
- کتابیں انسان کی بہترین مولس اور رفیق ہیں۔
- میرے نزدیک سچائی ایک جامع یا طے شدہ امر نہیں۔ سچائی تغیر پذیر ہے۔ جہاں بڑھتی ہے، وہیں بدلتی بھی رہتی ہے۔
- عقل مند کی حد ہو سکتی ہے لیکن بے عقل کی کوئی حد نہیں۔
- خیال سے زیادہ ٹھوس شے پوری کائنات میں کوئی نہیں۔

## فیرینکلن نے کہا:

- برے کام صرف اس لیے بڑے نہیں کہ وہ ممنوع ہیں بلکہ اس لیے کہ وہ مضر ہیں۔
- پاؤں کی لغزش کے بعد سنبھلا جاسکتا ہے لیکن زبان کی لغزش کے بعد سنبھلنا ناممکن ہے۔
- دولت مند بننے کا نسخہ یہ ہے کہ انسان جتنا کماٹے اس سے کم خرچ کرے۔
- اگر تمہارے نصیب سوٹے ہیں تو کوئی مفالہ نہیں لیکن تم اپنی بیداری مت چھوڑو۔
- عورت کی زبان اس کی تلوار ہے اور وہ اسے کبھی زنگ آلود نہیں ہونے دیتی۔
- بہت سے دردناک واقعات افسانہ بننے سے پہلے ہی محو ہو جاتے ہیں۔
- جو شخص اپنی زندگی کو باقاعدگی اور عمدگی سے بسر کرتا ہے وہ پھلدار درخت کی مانند ہو جاتا ہے ورنہ خاردار جھاڑی ہے جس سے ہر ایک کو نفرت ہوتی ہے۔
- دلدروں کی خوشی اپنے غموں کو تازہ کرتی ہے۔
- غم اپنے غموں کو ہکا کرتا ہے۔
- محنت و مشقت کے بعد تکان بہترین تکیہ ہے۔
- شکم سیری انسان کو کند ذہن بنا دیتی ہے۔
- دنیا میں سب سے بہترین سوال یہ ہے کہ:
- "میں دنیا میں کونسی شے کر سکتا ہوں؟"
- دن کا کام رات پر اور آج کا کام کل پر مت چھوڑو بلکہ برعکس اس کے کل کا فکر آج کر کہ بجز اس کے بہتری اور کامیابی کی کوئی صورت نہیں۔

- مذہب جو امیر اور غریب کے درمیان فرق ظاہر کرے دنیا کے لیے لعنت ہے۔
- بے وقوف دعوتیں دیتے ہیں اور عقل مند کھاتے ہیں۔
- اپنے حکم کی آپ تعمیل کرو ورنہ تمام تفکرات سے چھوڑ جاؤ گے
- تجربہ ایک اچھا استاد ہے لیکن اس کی قیمت گراں ہے۔



## برٹریٹرز اسل نے کہا:



- نشہ کی حالت وقتی خود کشی ہے جو سکھ دیتی ہے۔ وہ منفی ہے۔ دکھ کی لمحاتی فراموشی۔
- اپنی خوشی کے لیے دوسروں کی مسرت کو خاک میں نہ ملاؤ۔
- جو امن باعزت نہیں وہ امن نہیں کما سکتا۔
- بلند حوصلہ انسان کے ہاتھ میں اگر مٹی بھی سونا ہو جاتی ہے۔
- محبت انسان کے اندر ایک شریف جذبہ ہے جسے نکال دیا جائے تو انسان اور حیوان میں فرق نہیں رہتا۔
- بھوکا ننگا مزدور جب جبر اور ظلم کے خلاف اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو بڑے بڑے کج کلاہوں کے تاج اس کی ٹھوکروں کی زد میں ہوتے ہیں۔
- موجودہ دور میں انسانیت کا خطرناک ترین دشمن انسان ہے۔



## باٹرن کہتا ہے:

- انسان، آنسوؤں اور مسکراہٹوں کے درمیان لٹکا ہوا پنڈولم ہے۔
- نفرت دل کا پاگل پن ہے
- وہ دل جس میں جذبہ خلوص نہ ہو اس صدف کی مانند ہے جس میں موتی نہ ہو۔
- مسرتوں سے تمام معائب اور شادی سے تمام مسرتوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
- معاشرے میں وہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

۱۔ یارِ شاطر یا

۲۔ یارِ خاطر

- معاشرہ، چند مذہب، خانہ بدوش لوگوں کے دو گروہوں کا ناکہ ہے:

۱۔ ستائے ہوئے

۲۔ ستانے والے

## ہربرٹ اسپنسر نے کہا:

- جس کو ماں باپ ادب نہیں سکھاتے اسے زمانہ سکھاتا ہے۔
- ہمیں اس مکروہ خیر خواہی کی ذرا بھی برداشت نہیں جو غفلت اور کاہلی کی سزا سے باز رکھتی اور انسان کو پناہ دیتی ہے۔
- عورت کا دل اس کے دماغ پر حکومت کرتا ہے۔
- لائق آدمیوں کی حق تلفی کر کے نالائق آدمیوں کی پرورش کرنا انصاف کے گلے پر چھری پھیرنا



- بلکہ دیدہ و دانستہ آئندہ نسلوں کے راستے میں کانٹے بونٹے ہیں۔
- آئندہ اولاد کے واسطے اس سے بڑھ کر کوئی آفت اور غضب کی بات نہیں ہو سکتی کہ ورثہ میں ان کو کمزور، آوارہ، کام چھوڑا مجرموں اور گنہ گاروں کی روزا خیزوں آبادی دی جائے۔
- بد معاشرے اور شریر آدمیوں کی تعداد میں اضافہ کرنا درحقیقت بد خواہی ہے۔ آئندہ نسلوں کے واسطے دشمنوں کی بھاری جماعت پیدا کرنا ہے۔
- جو شخص وقت کی قدر نہیں کرتا وہ اقتدار بھی حاصل نہیں کر سکتا۔
- صحت کے قوانین کی خلاف ورزی جہاں گناہ ہے۔
- دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح ہے اور سب سے سہل دوسروں پر نکتہ چینی۔
- دنیا میں حاصل کرنے کی اگر کوئی چیز ہے تو وہ ہے پابندیِ اوقالت۔
- نفرت کے قابل تین چیزیں ہیں :

۱۔ تساہل

۲۔ غفلت

۳۔ تاخیر

- امن چاہتے ہو تو آنکھ اور کان استعمال کرو لیکن زبان بند رکھو۔
- بد عادات کی قوت اور ترقی کا اندازہ تب ہوتا ہے جب ان کے خلاف کوشش کی جاتی ہے۔
- اپنے مخالف کو دلائل و براہین سے قائل کرو نہ کہ زور اور شور سے۔
- دانش مند وقت کی قدر اس کی موجودگی میں کرتے ہیں۔ اور نادان و بے تمیز اس کو کھو کر بیدار ہوتے ہیں۔



عورت،  
حُسن،  
محبت  
کے بارے میں:

## دانش ورکتے ہیں:

- عورت اپنے محبوب کی جدائی گوارا کر سکتی ہے مگر اپنے صن کی جدائی گوارا نہیں کر سکتی۔  
(شکیپر)
- نجر سے مت پوچھو کہ حسن کی شے ہے؟ یہ سوال اندھوں سے پوچھو۔ (ارسطو)
- عورت کے لیے یہ باور کر لینا بڑا ہی مشکل ہے کہ وہ حسن سے محروم ہو گئی ہے۔ (شیلے)
- عورت کے آنسو ناقابلِ اعتبار ہوتے ہیں جب تک وہ زار و قطار نہ روئے۔ (تھامس برٹن)
- عورت کا بہترین زیور دو چیزیں ہیں:
- ۱۔ اس کی شرم ۲۔ اس کی خاموشی (سپنسر)
- بے ہودہ عورت کے آنسو پونچھنا سب سے خطرناک کام ہے۔ (ڈور تھی ڈکسن)
- نیک آدمی کے گھر میں بُری عورت اس کے لیے دنیا میں جہنم کے برابر ہے۔ (سعدی)
- جس گھر میں عورت کی آواز زور سے نکلے اس گھر کے دروازے خوشی کے لیے بند ہو جاتے ہیں۔ (سعدی)
- سب سے خوش نصیب آدم تھا جس کی کوئی ماس نہیں تھی۔ (براؤن)
- اچھی عورتوں کے اقتدار کا نام تمدن ہے۔ (المیرن)

اگر عورتیں نہ بناٹی جاتیں تو انسانی سعادت کی ابتدا ہو جاتی۔

(معری)

شادی ایک طویل گفتگو کا نام ہے جس میں رہ رہ کر جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ (تھوبیو)

(ہلم)

بد صورت عورت اور کمزور مرد دنیا میں جینے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔

میں نے حسن کی تعریف سنی مگر اسے دیکھا نہیں ہے۔

(مسولینی)

جو عورت حسن سے محروم ہے وہ نصف زندگی لے کر دنیا میں آئی ہے۔

(سٹائن)

حسن کا کوئی معیار نہیں لیکن ہر شخص اس کے لیے ایک معیار مقرر کر لیتا ہے۔

(مارٹن لوتھر)

خوبصورتی کا اثر قبول نہ کرنا گناہ ہے۔

(رضیہ سلطانہ)

ہر نیکو حسن کا مرکز ہے۔

(معری)

اگر حسن ایک آئی جانی شے ہے تو پیر حسینوں کو ربخ ہی ربخ ملا ہے۔

ہم حسن کی حقیقت سے اس وقت واقف ہو سکتے ہیں جب ہم اپنے اندر خدا کے ہر کام میں

(رسکن)

حسن و جمال کا احساس کرنے لگیں۔

(کیٹس)

حسن کا بہترین حصہ وہ ہے جسے تصویر ظاہر نہیں کر سکتی۔

عورت کا اپنے حسن پر غرور کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے پاس حسن کے سوا اور کوئی

(گرامویل)

قابل فخر شے نہیں۔

(گیس)

حسن ایک جال ہے جس سے قدرت عقول کو شکار کرتی ہے۔

حسن قبضہ میں آتے ہی گھٹ جاتا ہے مگر اس کی مصیبت زندگی بھر ساتھ دیتی ہے۔ (چارلس ڈگلس)

(پینی سن)

(شیکسپیر)

پہلی محبت کے راستے میں بہت سے نشیب و فراز آتے ہیں۔

(سٹائٹ)

ذہانت پر تصور کی فتح کا نام محبت ہے۔

محبت میں دور تک جانے والے اس بکر بیکراں میں ڈوب مرتے ہیں۔

(فینا غورث)

محبت کا ایک عمدہ پہلو یہ ہے کہ یہ فکر کرنے کی عادت ڈالتی ہے۔

(لطیف موس)

جو عمدہ گفتگو کرتا ہے وہ محبت میں دیر نہیں کرتا۔

(اقلیدس)

محبت کی کوئی منزل نہیں۔ اس کی ابتدا اور انتہا ایک ہے۔

(افلاطون)

محبت مضبوط دلوں کو کمزوری کی مشق کرواتا ہے۔

- دل کی بھی ہزار آنکھیں ہیں مگر وہ محبوب کے عیبوں کو نہیں دیکھتا۔ (سقراط)
- مجھے محبت کے لفظ سے وحشت ہوتی ہے۔ (بقراط)
- محبت کرنے والے کو اندھوں کے ملک کا بادشاہ بنا دو۔ (جانس کلیبی)
- محبت ایک تلخ جام ہے لیکن اس کی حلاوت صرف اہل دل ہی محسوس کرتے ہیں۔ (سعدی)
- محبت، عشق اور جنس کے جذبات ہمارے ذہن میں پھل چاتے رہتے ہیں اور عقل مند اسی راستے سے اپنی منزل تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ (فرائڈ)
- حسن عورت آنکھ کے لیے جنت، دل کے لیے دوزخ اور جیب کے لیے نری دیرانی ہے۔ (براؤن)
- محبت انسانی عظمت کے ستون کے لیے دیکھ ہے۔ (ہٹلر)
- محبت کے کھیل میں عقل ہار جاتی ہے۔ (موسلینی)
- محبت کی صحیح قیمت وہ ہے جو اپنی بساط سے باہر ہو۔ (ڈیووک)
- محبت مرد کے بس میں تو شاید ہو سکتی ہے مگر عورت کے بس میں نہیں ہوتی۔ (پولائن)
- محبت پر قدرت پالینے سے عورت گمراہ ہو جاتی ہے اور مرد فرشتہ بن جاتا ہے۔ (رضیہ سلطانہ)
- میں نے ہمیشہ محبت سے بچنے کی کوشش کی اور ہمیشہ ہی اس کا گناہ مرتکب ہوتا رہا۔ (وارن ہسٹنگز)
- ماں اور بچے کی محبت پر میں یقین کرتا ہوں مگر عورت اور مرد کی محبت پر مجھے ہمیشہ شبہ رہا ہے۔ (الفانسو)
- عورتیں مردوں سے ان کے کردار کی بنا پر محبت کرتی ہیں مگر مردوں کو عورتوں کی شکل و صورت محبت پر مائل کرتی ہے۔ (میری کو ایلی)
- یہ انسانی فطرت ہے کہ انہیں لوگوں کے ساتھ زیادہ خوشی سے محبت کی جاتی ہے جو بہت کم اس کے طالب ہوتے ہیں۔ (برٹریڈ ریل)
- محبت کی بے چینی لطیف لہروں سے مشابہ ہے اور دل اس کا دریاب ہے۔ (میری کو ایلی)
- محبت زندگی کے تاریک بادلوں میں قوس قزح کی مانند ہے۔ (امیرسن)
- محبت انسانی جذبات کا ایک گہرا سمندر ہے جو چاروں طرف سے اخراجات سے گھرا ہوا ہے۔ (ڈیوال)

○ عورت کی ترقی اور ترقی پر ہی قوم کی ترقی یا تنزلی کا انحصار ہے۔ (ارسطو)

○ کوئی سفارش نامہ حصن سے زیادہ انسان کے واسطے نہیں۔

○ میں عورت کے بارے میں اپنی سچی رائے اس وقت دوں گا جب میرا ایک پاؤں قبر

میں ہو گا۔ پھر جب میں اپنی رائے دے چکوں گا تو تابوت میں کود کر اس کا ٹھکانا بند

کروں گا اور اندر سے پکاروں گا:

اب میرے ساتھ چوچا ہو کر لو۔ (اسٹائن)

○ محبت کا ایک گھنٹہ صبر میں کی محبت کی زندگی سے بہتر ہے۔ (شیلے)

○ خوبصورت عورت دیکھنے سے آنکھ بیکن نیک عورت دیکھنے سے دل خوش ہوتا ہے۔ (سیمونیل)

○ کوئی آئینہ ایسا نہیں جس نے عورت سے کہا ہو کہ تُو بد صورت ہے۔ (کوپرہا)

○ اگر کسی عورت سے تمہیں دکھ پہنچا ہے تو اسے قتل ہرگز نہ کرو بلکہ اس کے کان میں اکثر

یہ بھنک ڈالتے رہو کہ:

”تُو بڑھی ہو رہی ہے“

○ اس صورت میں تم ۱۴۴۰ مرتبہ اس سے اپنا انتقام لے سکتے ہو۔ (بیرس)

○ بعض عورتیں، اگر عورتیں مذہبتیں تو ناقابلِ برداشت ہوتیں۔ (لانگ فیلو)

○ شادی ضرور کیجیے۔ خوش قسمتی سے اگر آپ کو بیوی اچھی مل گئی تو زندگی پُر لطف ہو جائے گی

اور اگر اچھی بیوی نہ ملی تو آپ فلسطینی بن جائیں گے۔ (مدنی سمٹھ)

○ شادی وہی کامیاب ہو سکتی ہے جس میں خاوند بہرا اور بیوی اندھی ہو۔

○ اگر عقل مند اور بے وقوف دونوں امیر محبت ہو جائیں تو ان دونوں میں کوئی فرق نہیں

رہ جاتا۔

○ عورت سے بے نیاز ہو کر زندگی بسر کرنا ناقابلِ معافی جرم اور فطرت سے بغاوت ہے۔ (ہٹلر)

○ اگر فحش کی سرپرستی عورت نہ کرتی تو ہزاروں درزی بھوکے مرجلتے۔ (آکروٹیلڈ)

○ میٹھی سے میٹھی عورت میں بھی ترشی پائی جاتی ہے۔ (نٹشے)

○ عورت کا دل چاند کی طرح بدلتا رہتا ہے اور اس کا باعث ہمیشہ مرد ہوتا ہے۔

○ جو عورت کی خواہش کے رخ کو قوت سے بدلتا چلے آئے وہ قوت ہے۔ (سیمونیل)

○ عورت کے ساتھ زندگی بسر کرنا مشکل ہے مگر اس کے بغیر زندگی بسر کرنا اس سے بھی

(اسکروالنگڈ)

زیادہ مشکل ہے۔

(ملٹن)

○ عورت سب سے اچھا اور آحزی آسمانی تھفہ ہے۔

○ عورت نے سب سے پہلے آدم کو احمق بنایا۔ تب سے یہی ہوتا آ رہا ہے۔ آج بھی اس کا

(شوہنار)

مشاہدہ ہو سکتا ہے کہ عورت نے مرد پر حکومت کی اور شیطان نے عورت پر۔

○ عورت کی ہاں اور نہ میں اتنا قرب ہوتا ہے کہ ان کے درمیان سوئی بھی نہیں سما سکتی۔

○ یہ خیال کہ میں عورت ہوں اور تجھے کسی عورت سے شادی نہیں کرنی پڑے گی میرے

(نامعلوم)

لیے بے حد اطمینان بخش ہے۔

○ بڑے بڑے جابر فاتح اور رستم زماں عورت کے سامنے اپنے اقتدار اور حکم کو بالائے طاق

(مولانا روم)

رکھ دیتے ہیں۔

○ عورتیں عقلمند مردوں پر غالب آجاتی ہیں اور جاہل مرد عورتوں پر غلبہ پالیتے ہیں۔

(وکر ہیوگو)

○ عورت سے باتیں کرتے وقت وہ سنیے جو اس کی آنکھیں کہتی ہیں۔



مختلف

شاعروں سے،

بزرگوں سے،

والثوروب سے

اور

دورانڈیشیوں سے

کے

اقوال و ارشادات





○ متعصب شخص کا دل آنکھ کی پستی کی طرح ہوتا ہے کہ جتنی زیادہ اس پر روشنی پڑے اتنا ہی وہ زیادہ سکڑتا ہے۔

○ اے انسان!

○ اگر تجھ کو دیدارِ حق کی ضرورت ہے تو ہر بشر سے محبت کر۔  
○ جو شخص اپنے حواس کو قوتِ ارادی کے تابع رکھتا ہے وہ شخص جنت کے کھیت کا بیج بننے کا اہل ہے۔

○ وہ شخص جس کا گھر ایک اچھی بیوی سے محروم ہے وہ اپنی مردانگی کے مظاہرے سے قطعاً محروم ہے۔

○ وہ شخص صفحہ ہستی سے کبھی نہیں مٹ سکتا جو:

○ دانشمندوں کا احترام کرتا ہے۔

○ خود بھوکا رہ کر دوسروں کو کھلانا چاہے۔

○ بین اور بانسری کی آواز سے وہ سی لوگ محفوظ ہو سکتے ہیں جو اپنے بچوں کی مصوم اور دلکش

○ آوازوں کے رمز سے آشنا ہوتے ہیں۔

○ وہ امداد جو کسی غرض کو رکھ کر نہ کی جائے اس کا مقابلہ آسمان سے بھی بلند ہوتا ہے۔

○ وہ مساوات جس میں جانبداری کا عنصر شامل نہ ہو انسانی زندگی کا سب سے بڑا جوہر ہے۔



○ اشتراکیت دوہی جگہوں پر قائم ہے:

۱۔ شہد کی مکھیوں کے پھتے میں۔

۲۔ چیونٹیوں کے بل میں۔

○ آج کی تکلیفوں کا ہمت سے سامنا کرنے والے کے پاس آنے والے کل کی تکالیف آتے ہوئے گھبراتے ہیں۔

○ انسان کی خدمت انسان کا سب سے بڑا فریق ہے۔

○ بُری بات کی مخالفت باہمت آدمی ہی کا کام ہے۔

○ پیسہ نہ بھی ہو تو

۱۔ تندرستی

۲۔ علم

۳۔ سچی دوستی اور

۴۔ آزادی ———— عظیم خوش حالیاں ہیں۔

○ تم بھلے رہو اور دنیا تمہیں بُرا لگے یہ بہتر ہے بجائے اس کے کہ تم بُرے رہو اور دنیا تمہیں اچھا لگے۔

○ تمام پاکیزگیوں میں پیسے کی پاکیزگی سب سے ارفع ہے کیونکہ پاک وہی ہے جو پیسے کو

ایمانداری سے کمانا ہے وہ نہیں جو خود کو مٹی اور پانی سے پاک کرتا ہے۔

○ جب شراب انسان کے اندر داخل ہوتی ہے تو عقل کو باہر نکال دیتی ہے۔

○ تنہائی میں صرقت دو جاندار خوش رہتے ہیں:

۱۔ حیوان یا

۲۔ فرشتہ

○ جس طرح چمک کے بغیر موتی کسی کام کا نہیں ہوتا اسی طرح خوش خلقی کے بغیر انسان کسی کام کا نہیں ہو سکتا۔

○ جدوجہد ہمیں زندگی میں آگے بڑھنے کی صحیح ترغیب دیتی ہے جو لوگ جدوجہد سے گھبراتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ جنگل کی راہ لیں۔

○ اگر تم سے کوئی الفت نہیں کرتا تو یقین مانو یہ تمہارا اپنا قصور ہے۔

- محبت، نیکی اور بزرگی کا بچھڑیہ ہے کہ انسان دوسروں کی بھلائی کے لیے خود تکلیف اٹھائے۔
- اگر تمہیں دوسروں کی بھلائی کا خیال نہیں تو پھر دوسرے کیوں تمہاری بھلائی کے خواہاں ہوں۔
- اگر دنیا میں ایک بھی نیک دل انسان ہوگا تو وہ اپنا سر عزت اور فخر سے اونچا کر کے چل سکے گا وہ ساری دنیا کو شرمندہ کرے گا لیکن ساری دنیا مل کر بھی اسے شرمندہ نہیں کر سکتی۔
- وہ پہاڑ سے بھی بلند ہے جو خودی پر قابو پالیتا ہے۔
- عاجزی اور انکساری انسانی زندگی کے زیور ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ یہ امارت پر خوب بستے ہیں۔
- اچھے اخلاق انسان کی بلندی کے ضامن ہیں اس لیے زندگی سے زیادہ اخلاق کی حفاظت لازمی ہے۔
- وہ لوگ بے وقوف ہیں جو زمین کے ساتھ نہیں چلتے خواہ وہ کیسے ہی پڑھے لکھے کیوں نہ ہوں۔
- جو شخص کسی کی بیوی سے بڑا برتاؤ کرتا ہے وہ ہمیشہ رقابت، گناہ، خوف اور بدنامی میں گھرا رہتا ہے۔
- اگر اپنے اخلاق اور کردار کو زندہ جاوید بنانا چاہتے ہو تو صبر کرو۔
- اپنی شرافت سے ان لوگوں پر چھا جاؤ جن لوگوں نے اپنے غرور سے تمہیں نقصان پہنچا دیا ہے۔
- کسی کو حسد کی نظر سے نہ دیکھو۔ حسد سے چھٹکارا سب سے بڑی دولت ہے۔
- خوشامدی افراد، امیروں، حاکموں، وزیروں اور بادشاہوں کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلوبے ملا تے رہتے ہیں جو محض ناپائدار جھوٹ ہوتا ہے اور جھوٹا ہمیشہ ہدایت سے محروم رہتا ہے۔
- جس شخص میں یہ پانچ خصال نہیں وہ حکومت اور امارت کے قابل نہیں:
- ۱۔ دورانِ لیشی یعنی کام کرنے سے پہلے انجام کو سوچ لے۔
  - ۲۔ فہم رسائی اگر کوئی نام صحیح ناپسندیدہ فعل سے منع کرے تو مان لے اور اس پر بڑا نہ مانے۔
  - ۳۔ شجاعت کسی بھی معرکے سے ہرگز نہ گھبرائے۔
  - ۴۔ ایفائے عہد جو بات منہ سے نکالے اسے پورا کرے۔ وعدہ خلافی نہ کرے۔
  - ۵۔ استغنا دنیا کا زر و مال اس کی نظر میں بے قدر ہو۔

- دنیا سرائے فانی ہے اور مال و جاہ اس کا مستعار ہے۔
- سب ذخیروں سے بہتر جو دوسمخا ہے۔
- تو نگر کی قناعت میں ہے۔
- قرابت، محبت میں ہے۔
- جس طرح کوئی شخص دوسروں کی نسبت بدگمان اور بد زبان ہوگا لوگ بھی اس سے اسی طرح سے پسینہ آئیں گے۔
- بادشاہ اپنے فرمانبرداروں کی سب خطا میں معاف کر دیتے ہیں پر تین قصور معاف نہیں کرتے:
- ۱۔ ملک میں شرکت چاہنا
- ۲۔ افشائے راز
- ۳۔ بادشاہ کے تنگ و ناموس میں خیانت
- بے وقوف یقین میں اور عاقل شک میں گھرے رہتے ہیں۔
- صبر مایوسی کی وہ قسم ہے جسے خوبی کا ناکاؤ سے دیا گیا ہے۔
- گفتگو ختم کرنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب سننے والا کچھ کہے بغیر اثبات میں سر ہلا رہا ہو۔
- امید ایک خوش رنگ پرندہ ہے جو ہاتھ سے نکل کر اپنے سارے رنگ چھوڑ دیتا ہے۔
- پرندے اپنے ہاتھ پاؤں اور انسان اپنی زبان کے باعث دام میں پھنستے ہیں۔
- دلائل جتنے کمزور ہوں گے۔ الفاظ اتنے ہی سخت ہوں گے۔
- درحقیقت مصیبت اس حالت کا ناکا ہے جس میں کوئی انسان اپنے ملاحوں سے نجات پا کر اپنے آپ کی پہچان کر لے۔
- مستقل مزاج اور ثابت قدم وہ ہے جو ہوائے مخالف سے بید کے پتوں کی طرح حرکت نہ کرے
- یہ جو دن گزرتے ہیں۔ کچھ معلوم ہے کیا ہیں؟
- حقیقت میں تمہارے اگالنامے کے اوراق ہیں۔ جب تک تمہارے دست و پا کی قلم چلتی ہے اس کے ذریعے سے نیک اعمال درج کرو۔ تاکہ فرماؤاٹے قیامت کے روبرو تمہیں شرمندگی نہ ہو۔
- عقلمند کے لیے واجب ہے کہ وہ ایک لمحہ کے لیے بھی حصول سعادت میں کستی اور کاہلی سے کام نہ لے۔

- ایسے آئین و قوانین ایجاد نہ کرو جن سے لوگوں کو ضرر پہنچے۔
- کسی حال اور کسی وقت میں بھی ہاتھ سے نہ جانے دو:
- ۱- فرمانبرداری اور
- ۲- اطاعت کی شرائط
- ذرا ذرا سی بات پر خفا ہو جانا کینوں اور زلیوں کا کام ہے۔
- ہر حال میں بے جا عفو بے جا ثبوت سے بہتر ہے۔
- آبادی زندگانی اور ویرانہ موت ہے۔
- نصیحت سب چیزوں سے بہتر ہے۔
- عاقبت سب چیزوں سے پاکیزہ تر ہے۔
- میانہ روی ہر حال میں پسندیدہ ہے۔
- جو انگریزی بڑی اچھی بات ہے مگر اس حد تک کہ کمزوری اور کسب تک نوبت نہ پہنچے کہ اپنی نعمت کی نگہداشت عین مصلحت ہے۔
- انسان میں پانچ گوہر ہیں اور ان کے پانچ ہی دشمن ہیں۔
- ۱- گوہر ایمان جس کا دشمن کفر ہے۔
- ۲- گوہر عقل " " غصہ " "
- ۳- گوہر علم " " تکبر و غرور ہے۔
- ۴- گوہر فقر " " حرص " "
- ۵- گوہر سخاوت " " طمع " "
- دانا آدمی کی دوستی اختیار کرو۔ اسے نفع و نقصان میں پرکھو۔ جب ایسا رفیق ہاتھ آجائے تو اس سے دل ہانک رکھو اور مطلب براری کے لیے دوستی نہ کرو۔
- عقلمندوں سے ملک اور پرہیزگاروں سے دین رونق پاتا ہے۔
- بادشاہ داناؤں کی نصیحت کے زیادہ محتاج ہیں جبکہ داناؤں کو بادشاہوں کے قریب کی اتنی ضرورت نہیں۔
- جوانی سے بھی اچھی چیز خلقت سے حسن سلوک ہے۔
- خود کو سہ لے مگر کسی دوسرے کو رنجیدہ یا دلکھی نہ کرو۔

- جو کبھی سوچنا ختم نہیں کرتا کبھی کوئی کام شروع نہیں کرتا۔
- دل ایک پتہ ہے جو دیکھتا ہی مانگتا ہے۔
- ضد، ہٹ دھرمی اور ایذا رسانی کی عادت سخت سفر ہے خواہ وہ کسی شاہ میں ہو یا ولی اللہ میں۔
- کیونکہ ایسے افراد اڑیل ٹٹو کی مانند اپنا سفر و راز کرتے ہیں۔
- یہ سراسر ظلم ہے کہ تو اپنے بھائی کا شریبان کرے اور غصہ کے وقت اس کی نیکی کو چھپائے۔
- علم وہ ہے جس سے دنیا نظروں میں حیرت بوجھائے اور عقبی کی رغبت دل میں بڑھے جس سے آدمی دنیا کی برائی سے واقف ہو سکے اور اخلاقی برائیاں دور کر سکے۔
- جو بات کان میں کہی جائے وہ اکثر سو سو میل کے فاصلے سے سنی جاتی ہے۔
- اندھے آدمی کی جو درد من خدا کی حفاظت میں ہے
- تمہارا فرض خواہ تمہاری صحت چاہے گا اور مقروض تمہاری موت۔
- دو کار آمد غلام ہیں جو اپنے وقت پر خوف ناک آقا ہیں:
- ۱۔ آنگ
- ۲۔ پانی
- بد قسمتی گھوڑے پر سوار ہو کر آتی ہے اور پیدل جاتی ہے۔
- جاہل کے خیال اور عمل میں بہت کم وقفہ ہوتا ہے۔
- سب سے نیک انسان وہ ہے جو:
- اپنے حال پر قانع ہو۔
- جس کا دل باخبر ہو۔
- جس کا بدن معائب کش ہو۔
- خدا کا خون مخلوق کے لیے امن و امان کا باعث ہے۔
- خونِ خدا دل میں رکھتے ہوئے اس سے لاپرواہ ہو جانا کفر ہے۔
- سخاوت کرنے والے کا اگر دل بھی غنی ہو تو اس کی سخاوت بڑھتی ہی جاتی ہے۔
- تھوڑی نیکی حاصل کرنا بہت سی بدکاری ترک کرنے سے بہتر ہے۔
- مخلوق سے بے نیاز رہنے میں آزادی ہے اور مخلوق سے ڈرتے رہنا، ذات کی غلامی ہے اور محکوم ہے۔

- تعویذ بھلائی اختیار کرنے سے ماری برائی چھوڑ دینا افضل ہے۔
- اللہ تعالیٰ سے امید و ابر کرم ہونا اعلیٰ درجے کی تونگرگی اور بے نیازی ہے جس کے ہوتے ہوئے افلاس و فقر کا اندیشہ نہیں۔
- خدا سے ناامید ہونا ایسا فاقہ ہے جسے کوئی دولت دور نہیں کر سکتی۔
- جو دل کا مظنن ہو اسے بھر پور خزانہ بھی تسکین قلب نہیں دے سکتا۔
- مشکلات کا مقابلہ کرنے کا نام زندگی اور ان پر غالب آجانے کا نام کامیابی ہے۔
- جو کوئی تیرے پاس دوسروں کی برائی بیان کرتا ہے اس سے بے خوف نہ ہو۔ اس کے ساتھ نشست اور مشورہ کرنا چھوڑ دے۔
- گرے ہوئے دعا جن پر دباؤ ڈالنا مروت سے دور ہے۔ چھوٹی سے دانہ چھین لینا کینے پرندے کا نام ہے۔
- اگر مرد ہمزور ہے تو اس کا ہنز خود بول اٹھے گا۔ لے خود تک نے کی ضرورت نہیں۔
- جب صورت مٹھی بھر جو میں خیانت کرے تو تمہیں انبار گندم سے ہاتھ دھور کھنا چاہیے۔
- انسان محض علم بے عمل سے درجہ کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔
- جب تجھے علم ہے کہ دلوں کے اندر خدا کا مقابلہ ہے تو تیرا فرض ہے کہ ہر ایک دل کی دل سے تعلیم کرے۔
- جب تک تو انسانوں کی دلجوئی نہیں کرے گا تب تک تو اپنے مالک حقیقی (اللہ) کی رضا حاصل نہیں کر سکتا۔
- اگر تو چاہتا ہے کہ خداوند کریم تجھ پر رحمت کرے تو تو اس کی مخلوق کے ساتھ نیکی کر۔
- چونکہ میں انسان ہوں اس لیے جو بات بھی بنی نوع انسان سے تعلق رکھتی ہے اس کو میں اپنی ہی سمجھتا ہوں۔
- جو لوگ عادتاً دوسرے انسانوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کو اس نفرت کرنے میں لطف ملتے ہیں وہ انسانی نسل کی زبوں ترین مخلوق ہے۔
- عذاب کی تلخی گناہ کی شیرینی کو بھلا دیتی ہے۔
- جس نے صبر کی زرہ پہنی وہ شتاب کاری کے تیروں سے بچ گیا۔
- آدمی جب تنہا ہو تو اپنے خیالات کو قابو میں رکھے اور مجلس میں زبان کو۔

- جو شخص علمی و ادبی ذوق نہ رکھتا ہو اسکے روبرو علمی باتیں کرنا اسے اذیت پہنچاتا ہے۔
- دوسروں کی محنت و مشقت کو ضائع نہ کر کہ تیری بھی سعی و کوشش ضائع نہ ہو جائے۔
- اخلاص یہ ہے کہ نیک اعمال کے عوض دنیا و دین دونوں سے کچھ نہ چاہے۔
- وقت کی غلامی بہترین و انانی ہے۔
- انسان اچھے بُرے کا اگر نے کا کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈ ہی نکالتا ہے۔
- خواہشات رفتہ رفتہ ضروریات کا درجہ حاصل کر لیتی ہیں۔
- دنیا اگر ہاتھ نہیں آتی تو پھر خدا کو کیوں کھوتے ہو۔
- دنیا میں ذلت کی ہزاروں صورتیں ہیں لیکن ان میں ذلتِ قرصِ سب سے بری ہے۔
- کفر کے بعد اگر کوئی برائی ہے تو وہ بد خلقی اور زبان دراز عورت ہے۔
- اپنی عزت قائم رکھنے کا نام خود داری ہے اور وہ ان چیزوں سے قائم نہیں رہتی:

۱۔ پھکڑ بازی

۲۔ پھکڑ بازوں سے میل جول

۳۔ فحش کلامی

۴۔ بکواس

۵۔ تبسخر

○ قناعت کے معنی ہیں:

۱۔ انسان کو جس طرح بسر کرنی پڑے اسی پر خوش رہے۔

۲۔ زیادہ کالا لچ نہ کرے۔

○ قانع شخص وہی ہے جو:

۱۔ حلال کمانی پر گزراوقات کرے

۲۔ ناجائز ذرائع سے دولت جمع کرنے میں نہ لگا رہے۔

○ تمام انسان ایک ہی طرح سے کھلتے پیتے ہیں لیکن دو چیزیں ایسی ہیں جن سے ایک دوسرے میں امتیاز ہوتا ہے۔

۱۔ شرم

۲۔ حیا

- مغلی کی وجہ سے اچھے خاندان کے افراد برے کام کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔
- تمام انسانوں کی پیدائش ایک ہی طرح سے ہوتی ہے اصراف پیشوں کی وجہ سے وہ ادب اور بیخ میں بٹ گئے ہیں۔
- شراب کے عادیوں کی دنیا کبھی احترام نہیں کرتی۔ وہ اپنی عزت کھو بیٹھتے ہیں۔
- جو لوگ ہر کام میں بیوی سے مشورہ کرتے ہیں وہ کبھی بڑے کام نہیں کرتے۔
- نیکی کا آغاز مشکل لیکن انجام بخیر ہوتا ہے۔
- اپنی حقیقت جاننا چاہتے ہو تو اپنا غرض ادا کرو۔
- برسات نہیں ہوگی تو اس بھیلی ہوئی دنیا میں عوام کے لیے کی جانے والی اچھائیاں اور انسان کو گناہوں سے بچانے والی عبادتیں بھی نہیں کی جاسکیں گی۔
- وہ لوگ جو نفرت اور خواہشات سے بلند تر خدا کے قدموں میں لیرا کرتے ہیں ہمیشہ دنیا کی مصیبتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔
- سمندر سے اٹھا ہوا آبر برسات کی شکل میں پھر سے سمندر پہ نہیں برے گا تو یہ وسیع سمندر بھی خشک ہو جائے گا۔
- جس طرح مرے ہوؤں کی تعداد کا اندازہ مشکل ہے اسی طرح ان لوگوں کی بڑائی کا اندازہ بھی لگانا مشکل ہے جو خواہشات کی زندگی سے بلند ہیں۔
- جن لوگوں نے دونوں دنیاؤں کی خصوصیات کو دیکھا ہے اور اس دنیا کو اُس دنیا کے لیے سچ دیا ہے وہ زندہ جاوید ہیں۔ انہی کے دم سے دنیا میں روشنی ہے۔
- روٹھی ہوئی عورت کا تقاضا ہوتا ہے کہ مرد اس کو منائے اور اس کی دلجوئی کرے۔
- اپنی حفاظت آپ کرنا لازمی ہے اور اس کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ خود سے زیادہ پڑھے لکھے اور بڑے لوگوں کا احترام کرو۔
- وہ لوگ ناممکن کو ممکن بنا سکتے ہیں جو کسی کام کے آغاز سے پیشتر اس کے منتظر تھے مگر حاصل معلوم رکھنے والوں سے مشورہ کرتے ہیں۔
- کسی مشکل کام کا آغاز کرنے سے پہلے ان باتوں کا اندازہ لگالینا ضروری ہے :

- ۱۔ کام کی اہمیت  
۲۔ اپنی طاقت  
۳۔ دشمن کی طاقت  
۴۔ اپنے اور دشمن کے دوستوں کی طاقت



- جب ہم اپنی پسندیدہ اشیاء سے محروم ہوں تو موجود اشیاء ہی کو پسند کر لینا چاہیے۔
- انسان پاگل نہ ہو تو غرور کے علاوہ اس کی ہر بیماری کا علاج ہے۔
- کسی کام کا ادھورا چھوڑ دینا اور دشمنوں پر پوری طرح قابو نہ پانا ایسا ہی ہے کہ آگ بجھاتے ہوئے چند چنگاریوں کو سلگتا چھوڑ دیں۔ چنگاریاں آگ کے چل کر عظیم نقصان کا باعث بن سکتی ہیں۔
- اپنے خیالات کو آسان الفاظ میں روانی کے ساتھ دلیری سے پیش کرنے والا ہی بہترین مقرر ہے بحث و مباحثہ میں اس پر کوئی قابو نہیں پاسکتا۔
- جو لوگ زندگی میں آگے بڑھنے کی خواہش رکھتے ہیں انہیں ہمیشہ شہرت پر آنچ لانے والے کاموں سے احتراز کرنا چاہیے۔
- سچائی سب سے بڑی دولت ہے۔ جو لوگ اسے اپنا لیتے ہیں انہیں کوئی اور اچھا ٹی اپنانے کی ضرورت نہیں رہتی۔
- غصہ انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ یہ اس کے ہونٹوں کا بتسم اور دل کی خوشیاں پل بھر میں چھین لیتا ہے۔
- جو غصے پر قابو پالیتا ہے اس کی تمام خواہشیں پوری ہو جاتی ہیں۔
- کسی سے اپنے نقصان کا بدلہ لینا آسان ہے لیکن اس سے احتراز ہی بہتر ہے کیونکہ بدلہ لینے کے بعد بہت سی برائیاں پیدا ہونے کا امکان ہے۔
- خوشحال زندگی گزارنے کے لیے خواہشات ترک کرنا لازم ہے۔ جو لوگ خواہشات مٹا دیتے ہیں، اچھائیاں ان کے قدم چومتی ہیں اور جو ایسا نہیں کرتے مصیبتیں ان کی تاک میں رہتی ہیں۔
- کسی پر احسان کی امید پر احسان کرنا، احسان کا مذاق اڑانا ہے۔
- مصیبت اس کو چھو کر بھی نہیں گزرتی جو راستی کے دامن کو تھام لیتا ہے۔
- دوسروں کی دولت پر قبضہ جانے کی خواہش ہمیشہ آدمی کو لے ڈوبتی ہے۔ اس بے جا خواہش سے چھٹکارا زندگی کی فتوحات کا پیغامبر ثابت ہوتا ہے۔
- دوسروں کے مال کو حاصل کرنے کی خواہش سے ہمیشہ دامن بچانا چاہیے کیونکہ اس سے حاصل ہونے والی خوشیاں ہمیشہ تلخ ہوتی ہیں۔
- جو لوگ گناہ کے عادی ہو جاتے ہیں وہ برائی سے کبھی نہیں گھبراتے، لیکن نیک لوگ ان سے دور بھاگتے ہیں۔

- اچھے آدمی کی دولت اس پھلدار درخت کی مانند ہوتی ہے جو گاؤں والوں کی امیدوں کا سہارا ہوتا ہے۔
- کسی کے آگے ہاتھ بھیلانا ایسا ہی ہے جیسے اپنی بے عزتی کی سبیل پیدا کرنا۔
- وہ شخص جو کسی کی غیبت کرتا ہے اپنے ضمیر کو دھوکا دیتا ہے۔
- جس کی فضول باتوں سے لوگ تنگ آجاتے ہیں وہ لوگوں کی نظروں میں بہت جلد گمراہ جاتا ہے۔
- لینے میں ہمیشہ برائی ہے خواہ اس سے جنت ہی کیوں نہ ملے۔ دینے میں ہمیشہ بڑائی ہے۔ اس سے جنت نہ بھی ملے تو کوئی بات نہیں۔
- غریبوں کی حاجت روائی کرنا گویا اپنے وقار کو بلند کرنا ہے۔ زندگی میں اس سے بڑھ کر کوئی شے مفید نہیں ہے۔
- سب سے بڑی دولت وہ دل ہے جس میں رحم بتا ہے۔ مال و دولت اس کے سامنے بیچ ہیں۔
- سنگدل سے رحم کی امید ایسی ہی ہے جیسے ایک بے ہوش سے ہوش مندی کی توقع۔
- اپنے دکھ درد کو ہنستے ہوئے سہنا اور دوسروں کو تکلیف نہ دینا۔ یہی نفس کشی ہے۔
- جو لوگ بے لوث کرتے ہیں وہی اپنے فرائض کا انجام دہی سے واقف ہوتے ہیں۔ جو لوگ اس سے دور رہتے ہیں وہ بے جا خواہشات کے بھنور میں چکر لگاتے ہیں اور انہیں اپنے فرائض کا احساس نہیں ہوتا۔
- ضمیر سب سے بڑا مہی سب ہے۔
- جو شخص فریب زدہ اور منافقانہ زندگی بسر کرتا ہے۔ لوگ اس کی سیاہ زندگی سے واقف ہوں یا نہ ہوں اس کے حواسِ خمسہ اندر ہی اندر اس کی سیاہ زندگی کا مذاق اڑاتے ہیں۔
- جو شخص اچھٹی کا جامہ پہن کر رُے کام کرتا ہے اس کی مثال اس شکاری کی سی ہے جو فریب دام پھینکا کر پسند سے شکار کرتا ہے۔
- ظاہر میں تیر سیدھا ہوتا ہے لیکن جان لیوا ہوتا ہے۔
- بین بیڑھی ہوتی ہے لیکن اس سے روح پرور نغمے ابلتے ہیں۔
- آدمی کی پہچان اس کے اعمال سے ہونی چاہیے نہ کہ اس کے ظاہر سے۔
- جھوٹوں کو اپنے ضمیر کو دھوکا دینا ہے۔ جو لوگ اپنے ضمیر کو دھوکہ دیتے ہیں دراصل وہ خود اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔
- غصہ ہر حالت میں خطرناک ہوتا ہے۔ غصہ سے احتراز کرنے میں ہی بھلائی ہے کیونکہ اس سے

نہاں برا بیوں کے راستے نکلتے ہیں۔

- وہ لوگ جو ہمیشہ چوری کر کے اپنی زندگی کو سنوارنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اپنی حد سے بڑھتی ہوئی خواہشات کی آگ میں جل کر ختم ہو جاتے ہیں۔
- بڑے لوگ وہی ہیں جو ہمیشہ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے پرہیز کرتے ہیں خواہ انہیں دولت اور شہرت سے دستبردار ہی کیوں نہ ہونا پڑے۔
- یہ دنیا سنی لیے قائم ہے کہ اس کے بسنے والے میں رحم دلی موجود ہے۔
- اگر ہمت ہے تو کچھ ہے۔ اگر ہمت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ چاہے دنیا بھر کی دولت ہی کیوں نہ پاس موجود ہو۔

○ دنیا میں چار چیزیں بڑی سخت ہیں:

- ۱۔ بڑھاپا۔ تنہائی اور بے کسی میں
- ۲۔ بیماری اور مرض، غربت میں
- ۳۔ قرض، مفلسی میں
- ۴۔ لمبا سفر، پیادگی میں! •

○ اے بندے!

خدا کو پہچان۔ اگر تو خدا شناس نہیں ہے تو خود پرست نہ بن۔ کیونکہ جب تو خود میں نہ ہو گا تو خدا میں بن جلائے گا۔

○ بڑے بڑے کام نا تجربہ کار لوگوں کے حوالے نہ کر دو۔ سخت اٹھاؤ گے۔

○ چور دو قسم کے ہوتے ہیں:

ایک، تیرکان اور دوسرے ہتھیاروں سے صحراؤں اور راہوں میں لوٹ مار کرتے پھرتے ہیں۔

دوسرے، پیمانے اور ترازو لے کر بازاروں میں بیٹھے ہیں۔ وہ انہیں سے کم تول کر لوگوں کو لوٹتے ہیں۔

○ صحت اور تندرستی زندگی کی اولین منزل ہے۔ جو اس طرف سے غافل ہے اسے زندگی میں سوائے رونے دھونے کے کچھ حاصل نہ ہو گا۔

○ صرف دشمنوں پر قابو پانے کے لیے نہیں، ہر کام کے لیے ایک مناسب وقت درکار ہے اور وقت

- کی اہمیت کو سمجھ کر ہر ایک کام مناسب وقت پر انجام دینا گویا اپنے آپ کو تباہی سے بچانا ہے جس طرح کسی کام کے لیے طاقت اور وقت کا اندازہ کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح مناسب جگہ کا تعین بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے
- جو لوگ سچائی کے راستے پر چل کر خدا کی تلاش میں رہتے ہیں، سچائی ان کا رہبری کرتی ہے اور راستے کے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں۔
- ہمیشہ ایک اعلیٰ مقصد اپنے سامنے رکھو۔ اس کے حاصل کرنے کا تصور شب و روز ذہن میں رکھو۔ چلتے پھرتے اسی کا خیال دل میں جمائے رکھو۔ دنیا کی کوئی چیز احاطہ کوشش سے باہر نہیں۔ انسان کی اپنی ہی کم ہمتی اور پست نظری اس میں مانع رہتی ہے۔
- وہ لوگ بہت بڑی غلطی پر ہیں جو فانی کو فانی سمجھ بیٹھے ہیں۔ جسم فنا ہو جاتا ہے لیکن روح فنا نہیں ہوتی۔ موت دراصل ایک ابدی نیند ہے اور زندگی بیدار ہو جانے کا نام ہے۔
- "میں" اور "میرا"۔ ان دو لفظوں سے جو لوگ رشتہ جوڑ لیتے ہیں دنیا کے معائب بھی ان سے رشتہ جوڑ لیتے ہیں۔ جو دو اشخاص ایک دوسرے کے موافق نہ ہوں، ان کو ایک ہی کام پر لگا دینا چاہیے۔ اس لیے کہ وہ خیانت کرنے میں باہم موافقت نہ کریں گے۔ ورنہ ایک چور بنے گا اور دوسرا اس کا پروردہ۔
- عقلمند بادشاہ جو اپنی رعایا کو آزار نہیں پہنچاتا، بیرونی دشمن کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔
- نشان و شوکت والے آدمی کو جب قید کرو تو اس کی حرمت و عزت کا خیال رکھو اور اسے یہ چیزیں ضرور تمیما کرو:
- ۱۔ خوراک  
۲۔ لباس  
۳۔ مشروب  
۴۔ ندیم  
۵۔ معاش
- جس ملازم کو ناراض ہو کر الگ کر دیں اس کے پرانے حق خدمت کو نہ بھلائیں۔



- بینائی کو چار چیزوں سے خائذہ پہنچتا ہے۔ ان کا مشاہدہ کرو:
- ۱۔ خیر خواہ دوستوں کا دیدار جن کے ملنے کا شوق ہو۔
  - ۲۔ خوبصورت اشیاء کی دید، جن سے روح کو فرحت حاصل ہو۔
  - ۳۔ چاند کی طرف نظر کرنا۔ چاندنی کا نظارہ بڑا دلکش ہوتا ہے۔
  - ۴۔ سبزہ و گلزار کا دیکھنا۔ اس سے چشم و دل کو تراوت ملتی ہے۔
- فضائل کی چار قسمیں ہیں۔ بادی النظر میں زرائع کی تعداد بھی چار ہے:

- ۱۔ جہل ضد ہے حکمت کی۔
- ۲۔ بزدلی و نامردی ضد ہے شجاعت و جوانمردی کی۔
- ۳۔ حرص اور مالچ ضد ہے عفت و پرہیزگاری کی۔
- ۴۔ جور و ظلم ضد ہے عدالت کی۔

○ جب اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا تو اس نے کہا:

”خدا یا! مجھے مضبوط بنا دے“

اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے حسن خلق اور سخاوت سے قوی کر دیا۔

اور جب کفر کو پیدا کیا تو اس نے بھی کہا:

”خدا یا! مجھے قوی بنا دے“

سو حق تعالیٰ نے اسے بد خلقی اور بخل سے مضبوط بنا دیا۔

○ رازگوں سے زبان درازی نہ کرو۔ ان کی خوشنودی حاصل کرو۔

○ عورت کے بارے میں ہمیشہ یاد رکھو کہ:

- ۱۔ عورت کو بھید نہ دو۔
- ۲۔ ہنر اس کی دلیر اور دلجوئی ہر بات میں مد نظر رکھو۔
- ۳۔ اس کے دل پر اپنا رعب قائم رکھو۔
- ۴۔ اسے کبھی نڈر نہ ہونے دو۔
- ۵۔ گھر کے کام میں اس سے مصلحت اختیار کرو۔
- ۶۔ اسے زیادہ اختیار نہ دو۔
- ۷۔ بڑی صحبت سے بچائے رکھو۔

○ منطقی سے بڑھ کر اگر دنیا میں کوئی افلاس ہے تو وہ مزید منطقی ہی ہے۔

○ دنیا میں پانچ چیزیں اچھی ہیں لیکن .....

۱۔ بادشاہی اگر اس میں عدل نہ ہو تو وہ ایسے بادل کی طرح ہے جس میں پانی نہ ہو۔

۲۔ فقیری اگر اس میں صبر نہ ہو تو بے آب کنوئیں کی طرح ہے۔

۳۔ جوانی اگر اس میں علم حاصل نہ کیا جائے تو بے چراغ گھر کی طرح ہے۔

۴۔ حسین عورت اگر بے شرم ہو تو نانبے نلک ہے۔

۵۔ تو نگری اگر اس میں سخاوت نہ ہو تو مانند شجر بے ثمر ہے۔

○ افلاس بدترین گناہ ہے جو آدمی کی تمام خوشیوں کو ختم کر کے رکھ دیتا ہے۔

○ بہت باتیں نہ کرو اور بغیر سوچے نہ کرو۔ بغیر پوچھے نہ کرو۔

جواب دینے میں کبھی جلدی نہ کرو۔

دوسروں کی بات نہ کاٹو۔

آواز میں اعتدال مد نظر رکھو۔

جو بات تم سے مخفی رکھی جائے اس کی دریافت میں اصرار نہ کرو۔

سیخ بولو۔ حق کو باطل نہ کرو۔

باریک اور بے محل کلام نہ کرو۔

اشاروں میں بات نہ کرو۔

بولتے وقت ہاتھ اور پاؤں قابو میں رکھو۔

بے ہودہ اور نکلی بات نہ کہو۔

جواب تب دو جب پوچھا جائے۔

○ چغل خور کو مجلس میں نہ آنے دو۔

○ کسی کا بھید ظاہر کر دینا کمینگی اور بددیانتی ہے۔

○ وہ منطقی جو حرص سے پیدا ہوتی ہے دو چیزوں کو لے ڈوبتی ہے :

۱۔ خاندانی شرافت

۲۔ شہرت

○ جو دولت اپنے اور دوسروں کے کا اہنہ آٹے وہ جمع کرنے والے پر ایک مسلسل عذاب ہے۔

- عقل اور مستقل مزاجی کے تعاون سے جو لوگ اپنے خاندان کے افراد کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں، کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔
- دور کا آدمی اپنی دوستی کی وجہ سے قریب ہوتا ہے اور قریبی رشتہ دار اپنی عداوت کی وجہ سے دور ہوتا ہے۔
- اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو خیرِ زیادہ کسی چیز کے آگے سر نہ جھکاتا:

۱۔ بیماری

۲۔ ناداری

۳۔ موت

- جاننے والوں سے مشورہ لینے بغیر کسی کام کا آغاز کرنا بڑا ہی خطرناک ہوتا ہے اور زیادہ نفع حاصل کرنے کی حرص میں موجود سرمائے کو بھی ہاتھوں سے کھو دینا بڑی نادانی ہے۔ عقل مند لوگ ایسا نہیں کرتے۔

- زندگی کے لیے ضروری علوم کا حاصل کرنا لازمی ہے۔ حصولِ علم کے بعد ہی فوراً اس پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

- وہ لوگ جو بغیر علم حاصل کیے کسی محفل میں اپنی زبان کھولتے ہیں ان کی مثال اس کھلاڑی کی سی ہے جو پانسے کے تختے پر جس کی لکیروں کے نشان مٹ چکے ہیں، کھیل رہا ہے۔

- جو لوگ اچھی باتیں سنتے رہتے ہیں انہیں بھوک نہیں لگتی۔ جب سننے کے لیے کچھ نہیں رہ جاتا تو بھوک کا احساس ہونے لگتا ہے۔

- ادراک کے تین فائدے ہیں:

۱۔ ذہنی پریشانیوں سے بچاتا ہے۔

۲۔ برائیوں سے دور رکھتا ہے۔

۳۔ آدمی کو راہِ راست پر لے آتا ہے۔

- اصل میں دولت مند وہ ہے جو ان تین چیزوں سے پاک ہے:

۱۔ غرور

۲۔ غصہ

۳۔ حرص

- عزت مند ہر کم ظرف کی صحبت سے احتراز کرتے ہیں اور کم ظرف نیکوں سے اس طرح گھل جاتے ہیں

جیسے وہ ایک ہی خاندان کے افراد ہوں۔

○ زندگی کا بہترین مال نادان دوستوں کی دوستی سے چھٹکارا پاتا ہے۔

○ جاپوسی تین نفرت انگیز برائیوں کا مجموعہ ہے :

۱۔ جھوٹ

۲۔ غلامی

۳۔ فریب کاری

○ خوف خطرے کو ٹلنے کے بجائے اسے بلا لیتا ہے۔

○ چھپ کر گناہ کرنا بزدلی ہے اور سرِ عام گناہ کرنا بے شرمی۔

○ خدا مہیبتوں کو قائم رکھے کہ انہی کی بنا پر ہم اپنے دوست دشمن کو پہچانتے ہیں۔

○ دشمن اور مومن کی طرف سے لاپرواہی نہ برتو۔

○ بزدلی کی دو علامتیں ہیں :

۱۔ ظلم

۲۔ خوف

○ عقیدت کا سیدھا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ عقل سے نہیں۔ عقل عقیدت کو ختم کر دیتی ہے۔

○ قسمت کے بھروسے پر بیٹھے رہنے سے قسمت سوٹی رہتی ہے اور مہمت کر کے کھڑے ہو

جانے قسمت بھی اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

○ کینے شخص سے محبت یا دوستی کچھ بھی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ کوئلہ اگر جلتا ہوا ہے تو چھونے

سے ہاتھ جلا دیتا ہے۔ اگر ٹھنڈا ہے تو ہاتھ کا لاکر دیتا ہے۔

○ محبت قربانی سکھاتی ہے حساب نہیں۔

○ ہم جتنا مطالعہ کرتے ہیں اتنا ہی لاعلمی کا پتہ چلتا ہے۔

○ اکثر لوگ خوش حالی میں فرائض سے غفلت برتتے ہیں۔ انتہائی خوشی کے عالم میں فرائض سے

غفلت برتنے کی وجہ سے جو برائیاں پیدا ہوتی ہیں وہ ان برائیوں سے کئی درجہ زیادہ خطرناک

ہوتی ہیں جو انتہائی غصے کے عالم میں کئی غلطیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔

○ انصاف کا دامن تھا اگر جو بادشاہ حکومت کرتا ہے اس کا ملک قحط سے بچا رہتا ہے۔ اس ملک میں

بارش اور اناج کا افراط رہتی ہے۔

○ خوبصورت اور بدصورت سب خدا کی مخلوق ہیں۔ سب کا باوا آدم ایک ہے اور سب کی اصل



خاک ہے۔ پھر بد صورت سے نفرت کرنا انسانیت سے بعید ہے۔

(۵) بعض اوقات دولت مندی سے بھی بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو منطقی کے نقصانات سے بدرجہا بدتر ہوتی ہیں۔

○ خواہشات رفتہ رفتہ ضروریات کا درجہ اختیار کر لیتی ہیں۔

○ توبیت (اصلی) کا حاصل یہ ہے کہ جو کوئی راضی ہو اللہ کے دیے پر۔ آرام پایا اس نے دنیا و آخرت میں۔

○ تین عادتیں سخت مضر ہیں:

۱۔ ضد

۲۔ ہٹ دھرمی

۳۔ ایذا رسانی

خواہ یہ عادات شاہ میں ہوں یا اولیاء اللہ میں۔ کیونکہ ایسے اشخاص اڑیل ٹوٹ کی مانند اپنا سفر دراز کر لیتے ہیں۔

○ یہ روش ظلم ہے کہ تو اپنے بھائی کا شرہ بیان کرے اور غصہ کے وقت اس کی نیکی کو چھپاٹے۔

○ ہماری خوشیاں پائمال اور رنج عمیق ہیں۔

○ اندھے کا جو رُو خدا کی حفاظت میں ہے۔

○ جب آدمی گناہ کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو اس کے خیالات کے سامنے سینکڑوں بچاؤ کی صورتیں

خیر خواہی کے لباس میں آکر اسے گناہ پر ابھارتی ہیں مگر جو نبی وہ گناہ کر چکتا ہے وہ سب جھوٹے معاون دفعتاً غائب ہو جاتے ہیں اور ہر طرف سے زنجیر کی آواز سنائی دیتی ہے۔

○ جس کو عقل نہیں وہ پچھلی باتوں پر فکر کرتا ہے۔ آگ لگ جانے پر کنواں کھودنا بیکار ہے۔

○ تمہارا دشمن ریت کی رمی ہو مگر تم اسے سانپ کہہ کر پکارو۔

○ خاصانِ خدا کے ہر سانس میں ذکرِ خدا ہے۔

○ جب مومن پر ہیبتِ الہی جم جاتی ہے تو اس کی اطاعت و عبادت کو دوام ہو جاتا ہے۔

○ جس طرح مسلسل افلاس سے انسان اپنا دماغی توازن کھو بیٹھتا ہے اسی طرح خرافات سے غفلت برتنے والا اپنی عزت گنوا بیٹھتا ہے۔



- جس طرح دنیا کے ہر جاندار کی بقا برسات پر موقوف ہے اسی طرح رعایا کی بھلائی بادشاہ کی انصاف پسندی پر منحصر ہے۔
- رواداری کے بدلہ میں جو منطسی ملتی ہے وہ بہتر ہے اس امارت سے جو اپنی خودی کو زینچ کر حاصل کی جاتی ہے۔
- منجی کا دل اس وقت تک مغموم رہتا ہے جب تک کہ حاجت مند کے لبوں پر حاجت روائی کے بعد مسکراہٹ نہیں بکھرتی۔
- بھوکوں کو کھلا کر امر اپنے برے وقت میں کا آنے والی دولت کی حفاظت کرتے ہیں۔
- اور اک!
- ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے انسان دنیا کی تمام براہیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ ایک ایسا قلعہ ہے جس کو دشمن اپنی تمام قوتوں سے بھی ڈھانہیں سکتا۔
- حد سے بڑھا ہوا لالچ ایک ایسی برائی ہے جس کو دوسری برائیوں سے نہیں ملایا جاسکتا۔
- غلطی آخر غلطی ہے۔ کیا چھوٹی، کیا بڑی۔ جو لوگ آن والے ہیں وہ اگر ادنیٰ غلطی بھی کر بیٹھتے ہیں تو اس کو بہت بڑی غلطی تصور کر کے رنجیدہ ہو جاتے ہیں اور آئندہ کے لیے احتیاط کرتے ہیں۔
- جو لوگ غلطیوں کے سرزد ہونے سے پہلے ان کا تدارک نہیں کرتے وہ اس گھاس کی طرح ختم ہو جاتے ہیں جو آگ کے سامنے ہوتی ہے۔
- درختوں کی شاخوں پر آزادی سے بیٹھنے والے بندروں نے نیچے زمین پر انسانوں میں خوزریزی کا بازار گرم دیکھا تو بے اختیار بولے:
- ”خدا کا شکر ہے ہم ارتقا سے بچ گئے۔“
- نصف عمر امیدوں کے پالنے میں اور یقینہ لطف نامرادی کے ماتم میں کٹ جاتی ہے۔
- جو شخص ہر چیز کو بے یقینی کی نظر سے دیکھتا ہے وہ موقع ملنے پر میرے کو بھی پتھر سمجھ کر پھینک دیتا ہے۔
- اعتدال پر نگاہ رکھو کہ اس کی ہرزدا و اطراف میں افراط و تفریط موجود ہے۔
- اس وقت غم کرنا چاہیے جب مسرت حد سے بڑھ جائے۔
- دانت نعمت کھاتے کھاتے گھس گئے لیکن زبان شکایت کرتے کرتے نہ گھسی۔
- بدگمانی کرنا، باطن کے ناپاک ہونے کا ثبوت ہے۔

○ زبان کو سوچنے سے پہلے دوڑنے نہ دو۔

○ اپنی زندگی محبت کے بغیر ہی گزار دے۔ کیونکہ :

۱۔ اس کی ابتدا تکلیف ہے۔

۲۔ درمیانی حالت بیماری ہے۔ اور

۳۔ انجام قتل یا موت ہے۔

○ زبان اگر چہ تلوار نہیں پر تلوار سے زیادہ تیز ہے۔

بات اگر چہ تیر نہیں مگر تیر سے زیادہ زخمی کرتی ہے۔

غصہ اگر چہ شیر نہیں لیکن شیر سے زیادہ خوفناک ہے۔

نشہ اگر چہ سانپ نہیں مگر سانپ سے زیادہ خطرناک ہے۔

گناہ اگر چہ زہر نہیں لیکن زہر سے زیادہ ہلک ہے۔

○ علم سیکھے بغیر گوشہ گیری موجب تباہی ہے۔

○ متکبر کا ادنیٰ انسان یہ ہے کہ غصہ ضبط نہ کر سکے۔

○ مال دار کو بخل خراب کرتا ہے۔

حاکم کو طمع خراب کرتا ہے۔

عابد کو غرور خراب کرتا ہے۔

سخی کو افسوس خراب کرتا ہے۔

○ وہ شخص کیونکر آپ کو پیار کر سکتا ہے جس کو آپ پیار نہیں کرتے۔ کیونکہ دونوں انسان ہیں۔

○ ادراک کے دو فائدے ہیں :

۱۔ یہ دنیا کے عقل مند لوگوں سے دوستی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

۲۔ یہ مسرت و غم دونوں میں توازن قائم رکھتا ہے۔

○ ہمیشہ خود کو بڑا ثابت کرنے کی کوشش کرنا سب سے بڑی نادانی ہے۔

○ جن کاموں سے برے نتائج کا امکان ہو ان سے پرہیز لازم ہے۔

○ انکساری یہ ہے کہ آدمی کو غصہ ہی نہ آئے۔

○ بڑے لوگوں کو تکشش کر کے ان کو اپنی راہبری پر آمادہ کر لینا انسانی خصائص میں سب سے اعلیٰ

خصوصیت ہے۔

- بڑوں کی نصیحت پر عمل کرنے والا دشمنوں سے محفوظ رہتا ہے۔
- جس طرح بغیر مرگے کے منافع حاصل کرنے کی کوشش حاصل ہے اسی طرح جو لوگ عقلمندوں سے ہمت از کرتے ہیں انہیں زندگی میں اسی کام حاصل نہیں ہوتا۔
- پانی جس زمین سے نکلتا ہے لازمی طور پر اس زمین کی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے اسی طرح انسانی دماغ اسی رنگ میں رنگ جاتا ہے جس صحبت میں وہ رہتا ہے۔
- معلوم تو یہ ہوتا ہے کہ فرد جو کچھ کرتا ہے وہ اپنے دماغ سے کرتا ہے لیکن اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ فرد اپنے ماحول کے زیر اثر ہی سب کچھ کرتا ہے۔
- جس کا دل صاف ہوتا ہے کامیابی اس کا استقبال کرتی ہے۔
- جس کی صحبت اچھی ہوتی ہے نامرادی اس سے دور بھاگتی ہے۔
- دل کی صفائی جنت کی راہ دکھاتی ہے اور اچھی صحبت اس راستے میں مشعل کا کام دیتی ہے۔
- اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری دولت میں کمی نہ ہو تو اس کا ایک ہی علاج ہے کہ دوسروں کی دولت کا طمع نہ کرو۔
- کام جتنا اچھا ہوتا ہے دقتیں اس کی تکمیل میں اٹھانا پڑتی ہیں۔
- ناکامی و محرومی کا باعث ستاروں یا قسمت کی خرابی نہیں بلکہ دو چیزیں ہیں:
- ۱۔ بے تدبیری
- ۲۔ تلون مزاجی
- ہمت نامرادی کی حد تک پہنچ کر اپنے اعضا اور دماغ کو معطل کر بیٹھتے ہیں مگر عالی ہمت، خدا کی بخشش ہوتی طاقتوں سے کام لیتے ہیں۔
- گنہ گار بہتر ہے غیبت کرنے والے سے۔
- چغلی کھانا سب سے بڑا گناہ ہے۔ یہ زمین ہی کا دل گردہ ہے کہ غیبت کرنے والوں کا بوجھ بھی سنبھالتی ہے۔
- ان بھلائیوں کو بھی بڑے لوگ یا سچ سمجھتے ہیں جو کسی کی جان لینے سے حاصل ہوتی ہیں۔
- قیمت جب کسی پر مسکراتی ہے تو دنیا کی تمام نعمتیں اس کے حصے میں آجاتی ہیں اور جب یہ روٹھ جاتی ہے تو بنے بنائے کام بھی بگڑ جاتے ہیں۔



○ قسمت سے بڑی کوئی حقیقت نہیں۔ انسان لاکھ اس سے دامن بچائے لیکن یہ کبھی جدا نہیں ہوتی۔ ہمیشہ ساتھ ساتھ چلتی ہے۔

○ بے علم خواہ کتنی ہی دولت والے کیوں نہ ہوں ہمیشہ عالم کے دست نگر ہوتے ہیں جس طرح غریب تمام سہولتوں کے باوجود بھی امیروں کے دروازوں کو تکتے رہتے ہیں اسی طرح علم والوں کے دروازوں پر ہمیشہ بے علموں کا ہجوم رہتا ہے۔

○ جاہل بظاہر کہتے ہی اچھے کیوں نہ ہوں ان کی خوبصورتی مٹی کی گڑبائی کی خوبصورتی جیسی بناوٹی ہوتی ہے۔

○ جو کوئی اپنے دل سے نفرت کے جذبے کو یکسر نکال پھینکتا ہے کامیابی اس پر مسکراتی ہے، جو ایسا نہیں کرتا بدبختی اس کا انتظار کرتی ہے۔

○ شریف آدمی کی دو چیزیں ہمیشہ بڑھتی ہیں گھٹتی نہیں:

۱۔ دوستی

۲۔ نشے کی عادت

○ دنیا میں نصف سے زیادہ گناہ کسی نہ کسی نشے کی بدولت سرزد ہوتے ہیں۔

○ دنیا کی تمام اشیاء ضائع ہو جانے کے بعد پھر دستیاب ہو سکتی ہیں لیکن دو چیزیں ایسی ہیں جو واپس نہیں آ سکتیں:

۱۔ وقت ضائع شدہ

۲۔ زندگی

○ اگر کسان ہل جوتے سے رہ جائیں تو دنیا میں تمام خواہشات کو چھوڑنے والے بھی زندگی بسر نہ کر سکیں گے۔

○ بات کرتے وقت خیال رکھو کہ:

۱۔ سننے والے توجہ سے سن رہے ہیں یا نہیں۔

۲۔ مجلس پر تمہاری باتوں سے بڑا اثر تو نہیں پڑتا۔

○ تم کہتے ہو وقت گزر جاتا ہے!

یہ خیال خفا ہے۔ وقت ٹھہرا رہا ہے تم گزر جاتے ہو۔

○ وقت کے پاؤں کی آہٹ سنی نہیں جاسکتی۔

- علم کے لیے کوئی تخصیص نہیں ہے۔ یہ اسی کا ہے جو اسے حاصل کرتا ہے۔
- وہ جاہل بھی جس کا تعلق اعلیٰ طبقہ سے ہو، اس عالم کے سامنے ایسے ہی ہے جو بظاہر چھوٹے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔
- جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے انہیں چاہیے کہ وہ علم و اقوال کی صحبت میں رہیں۔ اور ان کی اچھی باتوں کو سنتے رہیں۔
- عالموں کی باتیں سن کر جو علم حاصل ہوتا ہے وہ مصیبت میں مشعلِ راہ ثابت ہوتا ہے۔
- وقت خداوند تعالیٰ کی امانت ہے۔
- وقت کا ایک لمحہ بھی ضائع کرنا مجرمانہ خیانت ہے۔
- وقت ایک سونا ہے۔
- سلطنتِ کفر سے نہیں ظلم سے جاتی ہے۔
- عورتوں سے خلوت کرنا ہی معصیت ہے اگرچہ زنا نہ کرے بلکہ ایسی جگہ کھڑا ہونا بھی گناہ ہے جو عورتوں کی گزرگاہ ہو۔
- لوگ اپنی برائی سے نہیں، برائی کے نتائج بد سے بچنا چاہتے ہیں۔
- عادت انسان کے ماتحت نہیں، انسان عادت کے ماتحت ہو جاتا ہے۔
- اگر کوئی دانستہ جھگڑا کر بیٹھے تو اس سے انتقام نہ لو، خود کو قابو میں رکھو۔
- بھلائی اسی میں ہے کہ نفرت کے جذبے کو دل میں جگہ نہ دیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کے لیے خرابی یقینی ہے۔
- جو ان تین خصوصیات سے عاری ہوتا ہے وہ آسانی سے دشمنوں کا شکار ہو جاتا ہے:
- ۱۔ شجاعت
- ۲۔ فطانت
- ۳۔ رواداری
- وہ پاگل سے بدتر ہے جو:
- ۱۔ تنہا ہے
- ۲۔ اور کئی آدمیوں سے دشمنی رکھتا ہے۔
- دوستِ نادر دشمن سے احتیاط لازمی ہے۔
- عالم وہی ہیں جن کی صحبت میں لوگ علم کے نکات حل کرتے ہیں۔

○ عالم وہی ہیں جن سے جدا ہوتے وقت لوگوں کی آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں۔

○ خوش خلقی فائدہ مند تجارت ہے۔

○ قناعت خزانہ ہے۔

○ دنیا کی محبت میں گرفتار نہ رہنا! آبرو ہے۔

○ توکل پناہ ہے۔

○ عقل، کشتی نجات ہے۔

○ بد عادات میں اگر زوال نہ ہو سکے تو اعتدال ہی غنیمت ہے۔

○ جس طرح شبنم سے کواں نہیں بھر سکتا اسی طرح لالچی کی آنکھ کا کامہ دنیا کی بے شمار نعمتوں سے نہیں بھر سکتا۔

○ ضمیر صرف حق و راستی کا دوسرا نام ہے۔

○ تکلیفوں کو خاک پر مگر مہربانیوں کو سنگِ مرمر پر لکھو۔

○ وہ لوگ جو خود کو دھوکہ کھانے والوں میں شامل نہیں کرنا چاہتے، وہ ہر کام سوچ سمجھ کر کرتے ہیں۔

○ ایک بے وقوف اور اس کا روپیہ جلد ہی جدا ہو جاتے ہیں۔

○ وہی کام کرو جس سے لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔

○ صرف بے وقوف ہی ایک گڑھے میں دو مرتبہ گرتا ہے۔

○ اپنے کام کا اندازہ لگا کر جو لوگ اس کی انجام دہی پر استقلال کے ساتھ کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔

○ ان کے لیے ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔

○ عقلمند وہ ہے جو:

۱۔ اپنے غصے کو فوراً پی جاتے ہیں۔

۲۔ بدلہ لینے کے لیے مناسب وقت کا انتظار کرتے ہیں۔

○ دولت اس کی ہے جو اس کو کھاتا ہے نہ کہ اس کی جو اس کو کھاتا ہے۔

○ اس سے زیادہ بد بخت کوئی نہیں جو مصیبت میں بھی رجوع الی اللہ نہیں ہوتا۔

○ دنیا میں سب سے زیادہ دو باتیں عجیب ہیں:

۱۔ انسان خود کو باقی سمجھتا ہے۔

۲۔ باقی سب کو فانی سمجھتا ہے۔





لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ  
(الاحزاب - ۲۱)

البتہ تمہارے لیے رسول اللہ میں بہترین نمونہ موجود ہے

تَلْذِيبُ

سُورَةُ الْاِنْشَامِ

تصنیف:

ابو محمد عبد الملک بن ہشام المعافری

تلذیب و تلخیص

شیخ عبد السلام ہارون

ترجمہ و تفسیر

غلام احمد حریری

مَكْتَبَةُ الْقُرْآنِ

چوک اردو بازار - لاہور - 2 - فون: 224665